UNIVERSAL LIBRARY

OU_222055

UNIVERSAL LIBRARY

مرنالنی

Checked 1965

جسکو

جناب منشی جوالا پرشاد صاحب برق - بی - اے - سب جج لکھنؤ

مصنف معشوقۂ فرنگ - فیروز گلنار - آتھیلو - دروہنی وغیرہ

نے

بابو بنکم چندر چٹرجی کے مشہور ناول مرنالنی

سے

نہایت فصیح اور سلیس بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۲۱ء

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شایقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب			نام کتاب	
کتب ناول مرغوب دل اُردو			طویلہ کی بلا بندر کے سر۔	
جام زہر۔			فریب نیرنگ۔	
تسخیر۔			طلسم نارنج۔	
عیاروں کا عیار			روح افزیا	
مارگیرٹ۔			کارزار صلیبیہ۔	
وقایع نادری۔			ملک العزیز ورجنا۔	
خوش نصیب۔			غلط فہمی۔	
لال کپتان۔			شام جوانی	
ناشاد۔			عقل کے کرشمے۔	
ہم خرما وہم ثواب۔			رخسار حسینہ	
نئی نویلی۔			شاہراہ کامیابی۔	
حرمان خانم۔			دلچسپ۔ حصہ اول	
			ایضاً۔ حصۂ دوم	

نام کتاب

بہشت برین-
دربار اودھ- کامل-
اسیر حسن-
احمق الذین-
نئی دلھن-
دلدوز-
بنگالی دلھن- ناول پونی چو دھرانی
بابو بنکیم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ منشی
جوالا پرشاد صاحب برق- بی- اے
سب جج مصنّف معشوقۂ فرنگ
و مثنوی بہار وردہنی وغیرہ-
روہنی- مترجمہ بابو صاحب موصوف-
خدائی فوجدار- ترجمۂ کتاب
ڈائن کوئکساٹ ڈی لامان جلد
اول و دوم- یکجائی مترجمۂ پنڈت
رتن ناتھ صاحب-
ناول زیب النسا- مصنفۂ بابو
راجی داس صاحب بھارگو-
فسانۂ آزاد- کامل ہر چہار جلد
مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی

نام کتاب

یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک
دلچسپ اور مشہور افسانہ ہی- اور متفرق
جلدین بھی بنابر فروخت ذیل مین درج ہین
۱- جلد اول
۲- جلد دوم-
۳- جلد سوم-
۴- جلد چہارم-
سیر کوہسار- کامل در دو جلد
از پنڈت رتن ناتھ صاحب در
اس کتاب مین مضامین نصیحت
کو افسانہ کے پیرایہ مین لائق
مصنّف نے ظاہر فرمایا ہی
اور رئیسان خام کار اور اُن کے
رفقاے غدار و مکار کا نمونہ
ناظرین کے پیشکش کیا ہی ایک
رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین
کی ابلہ فریبیان مندرج ہین-
جام سرشار- باتصویر جسکا پہلے
نام فسانۂ جدید تھا بنظر ثانی پنڈت
صاحب موصوف چھپا-

	نام کتاب
	جذبۂ عشق۔
	ارنسٹ مالٹر یورس۔
	وینس کی شہزادی۔
	غریب الوطن۔
	فریب حسن۔ ترجمہ ناول نوسٹ زآر ملڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی۔
	اسرار آسیہ۔ مصنفہ مولوی محمد حسن نگرامی۔
	ناول روز ایمبرٹ۔ مترجمہ منشی امراد مرزا صاحب حیرت دہلوی حصہ اول۔
	ایضاً۔ حصہ دوم۔
	خون ناحق۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب اس مین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہی۔
	دلستان۔ مترجمہ بابو راجی داس

	نام کتاب
	بھار گو اس کی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہی۔
	شہید جفا
	ناول سیتا۔
	ناول زن مرید۔
	فسانۂ دو جہان۔
	فسانۂ لارنس در وتھ۔ کامل
	الف لیلہ اُردو نثر۔ بطرز ناول مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب اس مین قصص راتون کی ترتیب سے نمبروار درج ہین۔ جلد اول
	ایضاً۔ جلد دوم
	ہشو۔ مصنفہ پنڈت رتن ناتھ۔
	راز عشق۔ اس مین حال خفیہ پولیس کی کارروائی کا درج ہی۔
	گناہ بے لذت۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب

مرنالنی

پہلا حصہ

پہلا باب

آچارج

پراگ کا تیرتھ۔ گنگا جمنا کا سنگم۔ برسات کی سرور بخش شام کا سہانا سماں عجب لطف دے رہا تھا۔ برسات کا زمانہ مگر بادل ندارد۔ ہاں کچھ ہلکے ہلکے بادل پچھم کی طرف آسمان پر منڈلا رہے تھے۔ سورج نے غروب ہونے کے لیے اُسی طرف رُخ کیا۔ بارش کے پانی سے گنگا جمنا لب بھری ہوئی تھیں جوانی میں دونوں مست معلوم ہوتا تھا کہ دونوں بہنیں بڑے جوش و خروش سے ایک دوسرے سے چنچل دامن کی طرح پانی کی لہریں ہوا کے تھپیڑوں سے تلملا کر کناروں سے ٹکراتی تھیں۔

ایک چھوٹی سی کشتی پر دو آدمی سوار۔ جمنا کی زوردار لہروں کو کاٹتی ہوئی وہ کشتی کنارے آلگی ایک شخص اُسی پر بیٹھا رہا۔ دوسرا کنارے اُترا۔ جو شخص اترا تھا اُسکی اُٹھتی ہوئی جوانی گٹھا ہوا چھریرا بدن سپاہیانہ وضع سر پر کلغی دار پگڑی جسم پر زرہ۔ ہاتھ میں کمان پیٹھ پر ترکش۔ پاؤں میں جنگلی موزے صورت شکل نہایت حسین۔ اُس گھاٹ پر بہت سے تارک الدنیا ریاضت کیش عابدوں کے جھونپڑے تھے۔ اُنمیں سے ایک چھوٹی جھونپڑی میں یہ جوان داخل ہوا۔

اُس جھونپڑی میں ایک برہمن گھاس پر بیٹھا ہوا جپ کر رہا تھا۔ برہمن کے ہاتھ پاؤں لمبے چوڑے مگر جسم سوکھا ما کھا۔ چہرے پر سفید نورانی داڑھی چمکتی ہوئی پیشانی پر بھبھوت لگی ہوئی۔ چہرہ سنجیدہ۔ نگاہ تیز صورت سے یہ تو نہ معلوم ہوتا تھا کہ بے رحم یا سنگدل ہے مگر دل میں دہشت ضرور معلوم ہوتی تھی۔ آنیوالے کو دیکھکر اُسکے چہرے پر کچھ ملائمت سی آگئی۔

آنیوالے نے جھک کر ڈنڈوت کی۔ اور سامنے کھڑا ہوگیا۔ برہمن نے دعا دیکر کہا۔

"بیٹا ہیم چندر - مین بہت دنون سے تمھاری راہ دیکھ رہا تھا"

ہیم چندر نے نہایت عاجزی سے جواب دیا "معاف کیجیے - دہلی مین کام پورا نہ ہوا آتے وقت ایک مسلمان مخبر میرے پیچھے پیچھے ہو لیا - اس وجہ سے ضرورت پڑی کہ پھیر کھا کر یہان آؤن اسی باعث سے دیر ہو گئی -"

برہمن - مین نے دہلی کی کیفیتین سب سنی ہین - اگر بختیار خلجی کو ہاتھی مار ڈالتا تو اچھا ہی تھا دیوتاؤن کے دشمن کی موت ایک جانور کے ہاتھ سے ہوتی - تم کیون اسکی جان بچانے گئے؟

ہیم چندر - اس لیے کہ اسکی موت میرے ہاتھون ہو - وہ میرے باپ کا دشمن - میری موروثی ریاست کا غاصب - مناسب یہی ہے کہ وہ میرے ہاتھون قتل ہو -

برہمن - جب ہاتھی نے بختیار پر بگڑ کر حملہ کیا تو تمنے بختیار کو چھوڑ کر اس ہاتھی کو کیون مار ڈالا

ہیم چندر - تو کیا مین چورون کی طرح بغیر جنگ کیے اپنے دشمن کو مارتا - مین مگدھ دیس کے فاتح سپاہ ان جنگ مین نیچا دکھا کر اپنا ملک واپس لونگا - اگر مجھسے یہ نہ ہوگا تو میرے راجپوت ہونے پر

برہمن (کسی قدر سختی سے) بہر حال دہلی کے ان واقعات کو عرصہ گذر گیا اسکے بعد ہی تم یہان آسکتے تمنے اتنی دیر کیون کی - کیا متھرا گئے تھے (ہیم چندر کو ست پٹا یا ہوا دیکھ کر) معلوم ہوا کہ تم متھرا ہو کر آئے ہو - مجبورا میرا کہنا نہ مانا - جس کے ملنے کے شوق مین متھرا گئے تھے اس سے ملاقات ہوئی -

ہیم چندر نے کسی قدر رکھائی سے جواب دیا "ملاقات نہین ہوئی - اور یہ آپ ہی کی مہربانی تھی مرنالنی کو آپ نے کہان بھیجدیا"

برہمن - تمنے یہ کیونکر سمجھ لیا کہ مین نے انہین بھیجدیا -

ہیم چندر - آپ کے سوا اور کسکو ان باتون کی فکر پڑی تھی - مرنالنی کی خادمہ سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری انگوٹھی کو دیکھ کر کسی طرف کو گئی اور پھر اسکا پتا نہ چلا - وہ انگوٹھی آپ ہی نے مجھسے مانگ لی تھی کہ شاید سفر مین خرچ کی تکلیف ہو تو کام آسکے - اور چیزین دیتا رہا مگر آپنے اسی انگوٹھی کے لیے اصرار کیا - میرا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا - مگر دنیا مین ایسی کون سی شے تھی جسکے دینے مین مجھے آپسے

انکار ہوتا۔ میری اُس حماقت کی سزا آپ نے اچھی دی۔

برہمن [illegible] تمھارا خیال اگر صحیح بھی ہو تو تمھارے بگڑنے کی کوئی بات نہین۔ دیوتاؤن کا کام اگر تم نہ کرو [illegible] لیگا۔ مسلمانون کے زوال کے سوا تمھارے دل مین کسی بات کا گذر نہ ہونا چاہیئے تو پھر مرنالنی [illegible] تمھارے دل پر کیون ہو۔ ایک مرتبہ اسی مرنالنی کے شوق مین تم متھرا مین بیٹھے رہے [illegible] باپ کا راج چھن گیا۔ اگر اسوقت ہیم چندر یہ وہین ہوتا تو کسکی مجال تھی کہ مگدہ کو چھین [illegible] پھر اُسی طرح مرنالنی کی محبت مین گرفتار ہو کر بیکار ہو جانیکا ارادہ ہے جبتک مادھو [illegible] ج کی جان مین جان ہے یہ نہ ہونے پائیگا اسی لیے مین نے مرنالنی کو ایسی جگہ بھیجدیا ہے [illegible] نہ چلے۔

ہیم [illegible] ہی دیوتاؤن کا کام پورا کیجیئے مجھسے اب کچھ نہو گا۔

مادھو [illegible] سمجھ ہو گئے۔ تمھاری یہی عقیدت ہے؟۔ خیر۔ بہتر۔ یون ہی سہی۔ تم ایسے [illegible] دیوتاؤن کو امید ہی کیا ہو سکتی ہے۔ اگر تم ایسے نکمے نہوتے تو دشمنون کے مقابلے سے [illegible] ہش ہی کیون کرتے۔ کیا تمھاری بہادری یہی ہے۔ کیا یہی تمھاری تعلیم ہوئی ہے کیا [illegible] پیدا ہو کر دشمنون کے مقابلے مین یون ہی مُنھ چراتے ہین؟۔

ہیم۔ [illegible] بہادری۔ سیکھو میرا سلام۔

مادھو [illegible] اری ماں نے تمھین دس مہینے پیٹ مین رکھ کر تکلیف کیون اُٹھائی تم مین نے اپنی عمر [illegible] تمھین بارہ برس تعلیم دی تھی

[illegible] ج نے اپنے ہاتھ پر منھ رکھ لیا اور سکوت اختیار کیا۔ رفتہ رفتہ ہیم چندر کا [illegible] ں دھوپ سے مرجھائے ہوے کنول کی طرح سُرخ ہونے لگا۔ دل مین اندر ہی [illegible] ظاہر مین پہاڑ کی چوٹی کی طرح خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد مادھو آچارج نے [illegible] دل کو سنبھالو۔ مین بتلا دونگا کہ مرنالنی کہاں ہے۔ اُس سے تمھاری شادی [illegible] اسوقت میرا کہنا مانو اور پہلے اپنے کام کی فکر کرو۔"

ہیم۔ جبتک آپ مرنالنی کا پتہ نہ بتائینگے مین مسلمانون سے مقابلہ کرنے کے لیے ہتھیار دن کو ہاتھ نہ لگاؤن گا۔

مادھو۔ اور جو مرنالنی مر گئی ہو۔

ہیم چندر کی آنکھون سے آگ برسنے لگی کہنے لگا" یہ کام بھی آپ ہی کر سکتے ہین"

مادھو۔ مین اقبال کرتا ہون کہ دیوتاؤن کے کام مین جو شخص بارج تھا اُسکو مین نے الگ کر دیا۔

ہیم چندر کا چہرہ برسنے والے بادل کی طرح ہیبت ناک ہوگیا۔ جلدی سے کمان چڑھالی اور کہنے لگا۔ "جسنے مرنالنی کی جان لی وہ میرے ہاتھ سے مرے گا۔ اسی تیر سے مارکر اپنے گرد اور برہمن دونون کے مار ڈالنے کا عذاب اپنے سر لون گا"

مادھو آچارج نے کسی قدر ہنس کر کہا" گرد اور برہمن کے مارنے کی تمکو جس قدر خوشی ہے اُس قدر خوشی مجھے عورت ذات کے مارنے مین نہین۔ بہرحال ابھی تمکو عذاب مین پڑنیکی ضرورت نہین۔ مرنالنی زندہ ہے۔ اگر تمھارے امکان مین ہو تو اُسے ڈھونڈ نکالو۔ اسوقت تم یہان سے جاکر اور کہین ٹھہرو۔ اس متبرک جھوپڑی کو نجس کرنیکی ضرورت نہین۔ تم ایسے نالائقون سے مجھے کوئی امید نہین"

یہ کہکر مادھو آچارج پھر جپ مین مشغول ہوگیا۔ ہیم چندر وہان سے باہر نکلا۔ گھاٹ پر آکر کشتی پر سوار ہوا۔ ناؤ پر جو دوسرا آدمی تھا۔ اُس سے کہا" دگبجے ناؤ چھوڑ دو"

دگبجے نے پوچھا" کدھر چلون" ہیم چندر نے کہا" جہان خوشی ہو۔ جہنم" دگبجے اپنے مالک کا مزاج دان تھا کہنے لگا" وہ تو کچھ دور نہین ہے" یہ کہکر اُسنے ناؤ چھوڑ دی۔ ہیم چندر بہت دیر سکوت مین بیٹھا رہا بعد ازان بولا" جانے بھی دو۔ لوٹ چلو"

دگبجے نے ناؤ پھیری اور پھر اُسی گھاٹ پر آکر لگا دی ہیم چندر پھاند کر کنارے آیا اور پھر مادھو آچارج کی جھوپڑی مین پہونچا اُسکو دیکھکر مادھو آچارج نے پوچھا" تم پھر کیون آئے؟

ہیم۔ آپکا حکم سر آنکھون سے بجالاؤن گا۔ مگر یہ بتلا دیجیے کہ مرنالنی کہان ہے۔

مادھو۔ تم بات کے دھنی ہو مین خوش ہوا کہ تم میرے کہنے پر عمل کرنے کو راضی ہو۔ مین نے مرنالنی

گوڑنگر مین ایک اپنے چیلے کے مکان پر ٹھہرا دیا ہے۔ تمکو بھی اُدھر ہی جانا ہوگا۔ مگر تم سے اُس سے ملاقات نہو گی۔ مین نے اپنے چیلے سے کہدیا ہے کہ جبتک مرنالنی وہان رہے کسی باہر والے سے نہ ملنے پائے۔

ہیم۔ خیر۔ ملاقات نہ ہو نہ سہی۔ اطمینان تو ہو گیا۔ اب فرمائیے مجھے کس کام کے لیے حکم ہوتا ہے۔

مادھو۔ دہلی جاکر تمھین کیا معلوم ہوا کہ مسلمان لوگ کس فکر مین ہین؟۔

ہیم۔ بنگالہ فتح کرنے کا انتظام کر رہے ہین۔ بختیار خلجی کا ارادہ ہے کہ بہت جلد لشکر لیکر اُدھر روانہ ہو۔

مادھو آچارج کا چہرہ بحال ہو گیا۔ کہنے لگا "یہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنے دنون بعد پرمیشر نے فضل کیا۔ نجوم سے جو باتین مین نے دریافت کی تھین اُنکے آثار نمایان ہونے لگے"۔

ہیم۔ کیونکر؟۔

مادھو۔ نجوم سے معلوم ہوا تھا کہ مسلمانون کی سلطنت کا زوال ملک بنگالہ سے شروع ہوگا

ہیم۔ ممکن ہے۔ مگر نہ معلوم کب ہو اور کس کے ہاتھون۔

مادھو۔ یہ بھی دریافت کیا ہے۔ جب کسی پچھم کے رہنے والے تاجر سے لڑائی ہوگی مسلمانون کی سلطنت مٹ جائے گی۔

ہیم۔ تو پھر میری فتحیابی کی کون امید۔ مین تو تاجر نہین ہون۔

مادھو۔ تمھین تاجر ہو۔ جب مرنالنی کے شوق مین تم بہت دنون تک متھرا مین رہے تو وہان کس ترکیب سے اپنی اصلی حالت چھپالی تھی؟۔

ہیم۔ وہان تو مین نے سب پر یہی ظاہر کیا تھا کہ مین سوداگر ہون۔

مادھو۔ تو بس پچھم کے رہنے والے سوداگر تمھین ہو۔ بنگالہ جاکر تم جنگ مین شریک ہو۔ فتح تمھارے ہی ہاتھ ہے۔ اچھا تو قسم کھاؤ کہ کل صبح ہی بنگالہ کو روانہ ہو جاؤ گے اور جبتک مسلمانون سے جنگ نہ شروع ہو تب تک مرنالنی سے نہ ملو گے۔

ہیم چندر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا" مجھے منظور ہے - مگر میرے تنہا لڑنے سے کیا ہوگا -
مادھو - بنگالہ کے راجہ کی فوج بھی تو ہے -
ہیم - شاید ہو - مگر وہ فوج میرا حکم کیون مانے گی -
مادھو - تم پیشتر چلو - مین تمسے نو دیپ مین آکر ملون گا - وہان پہونچکر منا سب انتظام کیا جائے گا - مین بنگالہ کے راجہ سے واقف ہون -
" جو ارشاد ہو" کہکر ہیم چندر نے ڈنڈوت کی اور رخصت ہوا جبتک وہ نظرون کے سامنے رہا آچارج ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکی طرف دیکھتا رہا - جب وہ نگاہون سے اوجھل ہو گیا مادھو آچارج نے دل ہی دل مین کہا - " جاؤ بیٹا جاؤ - ہر قدم پر تمھاری جے ہو - اگر ایشر نے چاہا تو تمھارے پانوٗن مین کانٹا تک نہ چبھے گا - رہی مرنالنی - اُسکو مین نے تمھارے ہی لیئے پنجرے مین بند کر رکھا ہے ملنے کی ممانعت اس لیئے کر دی کہ ایسا نہ ہو تم اُسکی محبت مین پھنسکر ضروری کامون کو بھول جاؤ "

دوسرا باب

طائر قفس

گوڑ نگر مین رشی کیش نامی ایک برہمن تھا - نہ بہت غریب نہ بہت دولتمند معمولی حیثیت کا آدمی - مکان بھی اوسط درجے کا - اُسکے زنانے مکان مین دو جوان عورتین دیوار پر تصویرین بنا رہی تھین - دونون اپنے اپنے کام مین جی سے مشغول - مگر کبھی کبھی باتین بھی ہوتی جاتی تھین - ناظرین اُسوقت کی بات چیت سنین -
ایک حسینہ نے دوسری سے کہا" کیون مرنالنی بات کا جواب کیون نہین دیتین مجھے اُس راجہ کے بیٹے کی باتین سننے کا بڑا شوق ہے "
دوسری نے جواب دیا" بہن منی مالنی - تم اپنے سکھ کی باتین کہو - مین بڑی خوشی سے سنون گی "

من مالنی۔ اپنے سکھ کی باتین مجھے خود ہی اجیرن ہو گئی ہین۔ تمھین کیا سناؤن؟
مرنالنی۔ تم اپنے سکھ کی باتین کس سے سنا کرتی ہو۔ اپنے شوامی (شوہر) سے؟۔
من مالنی۔ اور نہین تو کس سے سنتی۔ بہن دیکھو تو یہ کنول مین نے کیسا بنایا؟۔
مرنالنی۔ ہے اچھا۔ مگر ٹھیک نہین۔ پانی سے کسی قدر زیادہ اونچا ہو گیا۔ تالابون مین اتنا اونچا نہین ہوتا۔ اسکا ڈنٹھل پانی مین لگا رہتا ہے۔ اسی طرح تصویر مین بھی ہونا چاہیئے اکیلا کنول اچھا نہین معلوم ہوتا۔ اور کوئی ایک کنول ادھر اُدھر بنا دو۔ اگر ہو سکے تو اسکے قریب ایک راج ہنس بنا دو۔
من مالنی۔ کیون ہنس کی کیا ضرورت ہے؟۔
مرنالنی۔ تمھارے شوامی کی طرح کنول سے سکھ کی باتین کریگا۔
من مالنی۔ (ہنسکر) گردن تو دونون کی اچھی ہے مگر مین ہنس نہ بناؤنگی مین سکھ کی باتین سنتے سنتے گھبرا گئی۔
مرنالنی۔ اچھا۔ تو ایک کھنجن بنا دو۔
من مالنی۔ کھنجن بھی نہ بناؤنگی۔ وہ پر کھول کر اُڑ جائے گا۔ وہ مرنالنی نہین ہے جیسے محبت کے پنجرے مین بند کر رکھون گی۔
مرنالنی۔ اگر کھنجن ایسا ہی بیمروت ہو تو اسکو بھی مرنالنی کی طرح پنجرے مین بند کر دینا۔
من مالنی۔ مین نے مرنالنی کو بند نہین کیا۔ وہ تو خود آکر پنجرے مین بند ہو گئی۔
مرنالنی۔ یہ مادھو آچارج کی بدولت ہوا۔
من مالنی۔ ہان بہن تمنے کئی بار کہا کہ کسی موقع پر مادھو آچارج کا حال بیان کرونگی۔ وہ وقت آتا ہی نہین۔ ہان بتاؤ تو۔ مادھو آچارج کے کہنے سے تمنے اپنے ماں باپ کا گھر کیون چھوڑ دیا؟۔
مرنالنی۔ مین مادھو آچارج کے کہنے سے نہین آئی۔ مین تو انکو جانتی بھی نہ تھی۔ ایک

روز شام کو میری مہری نے مجھے یہ انگوٹھی دی۔ اور کہا کہ جنھون نے انگوٹھی دی ہے وہ باغ مین میرا انتظار کر رہے ہین۔ انگوٹھی ہیم چندر کی تھی۔ جب وہ ملنا چاہتے تھے تو یہی انگوٹھی نشانی کے طور پر بھیج دیا کرتے تھے۔ باغ بھی میرے مکان کے پچھواڑے ہی جمنا کے کنارے تھا۔ وہین ہم لوگ ملا کرتے تھے۔

من مالنی۔ مجھے یہ بات سنکر بڑا رنج ہوتا ہے کہ تم کنواری باری ہوکر غیر مرد سے چھپ چھپ کر ملا کرتی تھین۔

مرنالنی۔ بہن رنج کی کون بات ہے۔ وہ تو میرے شوامی ہین۔ سوا اُن کے اور کوئی کبھی میرا شوامی نہوگا۔

من مالنی۔ مگر ابھی تک تو وہ شوامی نہین ہوے۔ بہن۔ بُرا نہ ماننا۔ مین تمھین اپنی سگی بہن سے زیادہ سمجھتی ہون۔ اسی لیئے ایسی بات زبان پر لائی۔

مرنالنی افسردہ ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد اپنی آنکھون سے آنسو پوچھے اور کہنے لگی۔

"بہن من مالنی۔ اس پردیس مین میرا کوئی نہین۔ کوئی ایسا نہین جو ایک بھی اچھی بات کہے۔ جو لوگ مجھسے محبت کرتے تھے اُن سے پھر ملاقات ہوگی۔ اسکی بھی امید نہین۔ صرف ایک تمھین میری غمگسار ہو۔ اگر تم بھی مجھسے محبت نہ کروگی تو پھر میرا کوئی نہین"

من مالنی۔ مجھے تم سے بڑی محبت ہے مگر جب اس بات کا خیال آجاتا ہے تو۔

مرنالنی پھر چپکے چپکے رونے لگی۔ کہنے لگی۔ "بہن۔ تمھارے منھ سے مین ایسی باتین نہین سُن سکتی۔ اگر تم قسم کھاؤ کہ کبھی اس دنیا مین کسی سے نہ کہوگی تو مین تم سے سب حال کہدون۔ جب تمکو سب معلوم ہوجائے گا تو پھر تم کبھی مجھے بُرا نہ کہوگی"

من مالنی۔ مین قسم کھاتی ہون۔

مرنالنی۔ تمھاری چوٹی مین دیوتاؤن کے پھول ہین۔ انکو چھوکر قسم کھاؤ۔

من مالنی نے وہی کیا۔ پھر چپکے چپکے جو باتین مرنالنی نے بیان کین ان کے ظاہر کرنے کا

ابھی موقع نہین - یہ سنکر من مالنی بہت خوش ہوئی اور راز کی باتین ختم ہوئین -

من مالنی - اُسکے بعد تم مادھو آچارج کے ساتھ کیونکر آئین ؟ -

مرنالنی - ہیم چندر کی انگوٹھی پاکر جب مین باغ مین آئی تو مہری نے کہا کہ وہ دریا کے کنارے کشتی مین ہین - مین نے اُن کو بہت دنون سے دیکھا نہ تھا شوق مین اُسوقت کچھ خیال نہ کیا دریا کے کنارے پہونچی - دیکھا کہ وہان ایک کشتی لگی ہوئی ہے - باہر ایک آدمی کھڑا تھا مین سمجھی کہ ہو نہ ہو یہی ہیم چندر ہین - مین کشتی کے قریب گئی - جو شخص وہان کھڑا تھا اُسنے میرا ہاتھ پکڑ کر کشتی مین چڑھا لیا - میرے پہونچتے ہی ملاحون نے کشتی کھول دی - اُس شخص کا ہاتھ چھوتے ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ہیم چندر نہین ہے -

من مالنی - پھر تمنے غل مچایا ہوگا ؟ -

مرنالنی - نہ غل نہین مچایا - ایک مرتبہ جی تو چاہا تھا مگر مُنھ سے آواز نہ نکلی -

من مالنی - اگر مین ہوتی تو پانی مین پھاند پڑتی -

مرنالنی - ہیم چندر کے بغیر دیکھے کیونکر جان دیتی -

من مالنی - اچھا پھر کیا ہوا -

مرنالنی - اُس شخص نے پہلے ہی "مائی" کہکر مجھسے بات کی کہنے لگا " مین تمھین اپنی ماں کے برابر سمجھتا ہون - تم کوئی اندیشہ نہ کرنا - میرا نام مادھو آچارج ہے - مین ہیم چندر کا گرو ہون مجھ ہیم چندر ہی سے یہ رشتہ نہین ہے بلکہ ہندوستان کے اور بہت سے راجہ مہاراجہ میرے چیلے ہین - اسوقت مین دیوتاؤن کے لیئے ایک کام مین مشغول ہون اُس مین ہیم چندر سے بڑی مدد ملیگی - مگر تمھاری وجہ سے ہرج ہوتا ہے " مین نے کہا " میری وجہ سے ہرج ؟ - "

مادھو آچارج نے کہا " ہان تمھاری ہی وجہ سے مسلمانون پر فتح حاصل کرنے کے لیئے ہیم چندر سے بڑھکر کوئی شخص موزون نہین - وہ بھی اُسیوقت کامیاب ہو سکتا ہے جب یکسوئی ہو - جبتک تمسے ملنے کی اُمید ہوگی تب تک اُسکی طبیعت دوسرے کام مین نہ لگے گی

تو پھر مسلمانون سے مقابلہ کون کرے گا؟“

مین نے کہا:”تو جب تک مین جان سے نہ ماری جاؤن اُسوقت تک کام نہ بنے گا۔ کیا آپ کے چیلے نے آپ کے ہاتھ اسی لیئے انگوٹھی بھیجی ہے کہ آپ مجھے جان سے مار ڈالین“

من مالنی! - تم نے بوڑھے سے اتنی باتین کہین کیونکر؟ -

مرنالنی - مجھے غصہ آگیا تھا - بوڑھے کی باتوں سے میرے بدن مین آگ لگ گئی تھی - اور پھر مصیبت مین شرم کیسی - مادھو آچارج نے مجھے بہت ہی بدزبان سمجھا ہوگا - بسکرا کر کہنے لگے ”ہیم چندر کو یہ علم نہین ہے کہ مین اس ترکیب سے تمکو علحدہ کر دون گا - تم کو جان دینے کی ضرورت نہین - مگر فی الحال ہیم چندر کو چھوڑنا پڑے گا - اسی مین اُنکی بھی بھلائی ہے کیا یہ اچھی بات نہ ہوگی کہ وہ مہاراجہ ہو کر تمکو مہارانی بنائین - تمھاری محبت مین وہ نکمے ہوگئے ہین - کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ وہ پھر کام کے آدمی ہو جائین“

مین نے جواب دیا:”اگر میرے ملنے سے اُنکی خرابی ہے تو وہ مجھسے کبھی نہ ملین گے“

مادھو آچارج نے کہا:”لڑکے سمجھتے ہین کہ اُنکی اور بوڑھون کی عقل یکسان ہے مگر یہ غلط ہے ہیم چندر کی بہ نسبت مین نشیب و فراز زیادہ سمجھتا ہون - اور تم راضی ہو یا نہ ہو مین نے جو کچھ ارادہ کیا ہے اُسکو پورا کرون گا -

مین تمکو بنگالہ کے ایک نہایت نیکبخت برہمن کے یہان بھیجکر ٹھہرا دونگا - وہ اپنی بیٹی کی طرح تمھاری خاطر کرے گا - ایک سال بعد تمکو تمھارے باپ کے گھر پہونچا دونگا اور تمھاری شادی بھی ہیم چندر سے کرا دون گا“

ان باتون کی وجہ سے ہو یا مجبوری سے - بہرحال مین خاموش ہو گئی - اسکے بعد یہان آئی - یہ کون - بہن - یہ کون ہے؟ -

تیسرا باب

فقیرنی

مرنالنی اور من مالنی۔ باتین کر رہی تھین کہ اتنے مین کسی کے گانے کی پُر درد اور شیرین آواز اُن کے کانون مین پہونچی۔

"متھرا باسنی۔ دکھ کی ناشنی۔ شیام بلاسنی رے"

مرنالنی۔ بہن یہ کہان گا رہی ہے؟۔

من مالنی۔ مکان کے باہر۔

گانے والی گانے لگی:۔

"گھوری کامنی۔ گھر کی تیاگنی۔ کا ہے بیاسنی۔ رے"

مرنالنی۔ بہن۔ تم جانتی ہو یہ کون گاتا ہے۔

من مالنی۔ کوئی فقیرنی ہوگی۔ (پھر سنائی پڑا)

"برندرا بن دھن۔ گوپی موہن کو کاہے چھوڑا رے۔

نگر نگروا پھیرت سگروا۔ سکھ سے مکھ موڑا رے۔"

مرنالنی۔ بہن بہن۔ اسے گھر مین بلالو۔

بلانے گئی۔ گانے والی گا رہی تھی۔

"کنول کھلا رے جمنا کنارے۔ یتھون پیاسا رے۔

"رین سہاؤن ہے من بھاون اور ہین بے آسا رے"

اتنے مین من مالنی اسے مکان مین بلا لائی۔ اندر آکر وہ گانے لگی۔

"شیام کی پیاری۔ برج کی دولاری کو کہان پاؤن رے"

"بنسی بجاوت۔ ایت آت وہھاوت بن بن جاؤن رے"

مرنالنی نے فقیرنی سے کہا: "تمھارا قیامت کا گلا ہے۔ وہی چیز پھر گاؤ۔"
اس گانے والی کی عمر سولہ برس کی دبلی پتلی سیاہ فام۔ سیاہ فام سے یہ مراد نہین ہے کہ اگر جسم پر بھونرا بیٹھ جائے تو فرق نہ معلوم ہو۔ جس رنگ کے ہونے سے اپنے گھر والے کو سانولا اور پرائے گھر والے کالا کہتے ہین۔ وہی رنگ اس فقیرنی کا تھا۔ بہر حال رنگت کیسی ہی ہو مگر وہ بدشکل نہ تھی۔ اسکا چکنا چکنا گٹھا ہوا بدن شگفتہ چہرہ۔ ہنستی ہوئی چنچل آنکھیں کالی کالی پتلیان۔ پتلے پتلے ہونٹھ۔ سفید سفید سڈول دانت مہین بال۔ خوشنما جوڑا بندھا ہوا۔ اس مین جوہی کے پھول لگے ہوے۔ اٹھتی ہوئی جوانی کا گدرایا ہوا جوبن۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی دستکار سنگتراش نے سیاہ پتھر کی تصویر بنا لی ہے۔ لباس سادہ مگر صاف۔ دو ایک زیور بھی پہنے ہوے تھی۔ ہاتھون مین پیتل کے کڑے۔ گلے مین جھوٹے موتیون کا مالا۔ ماتھے پر چھوٹا سا چندن کا تلک۔ مرنالنی کے کہنے سے وہ مثل سابق گانے لگی۔

نند متھرا باشنی۔ دکھ کی ناشنی۔ شام بلاشنی رے۔
کہو ری کامنی۔ گھر کی تیاگنی۔ کاہے بیاسنی رے۔
برندا بن وصن۔ گوپی موہن کو کاہے چھوڑا رے۔
نگر نگروا۔ بھرت سگروا سکھ سے مکھ موڑا رے۔
کنول کھلا رے۔ جمنا کنارے تہون پیاسا رے۔
رین سہاون ہے من بھاون۔ اور مین بے آسا رے۔
شام کی پیاری۔ برج کی دلاری کو کہان پاؤن رے۔
بنسی بجاوت۔ ات اُت دھاوت۔ بن بن جاؤن رے۔

گانا ختم ہونے پر مرنالنی نے کہا: "تم خوب گاتی ہو۔ کیا پیارا گلا پایا ہے۔ بہن من مالنی اسے کچھ دینا چاہیے۔ کچھ لا دو تو اچھا۔"

من مالنی کچھ انعام لینے کے لیے گئی۔ مرنالنی نے اس لڑکی کو قریب بلاکر پوچھا
"تمھارا نام کیا ہے؟"

فقیرنی۔ مجھے گرجایا کہتے ہین۔
مرنالنی۔ تمھارا گھر کہان ہے؟۔
فقیرنی۔ اسی گاؤن مین رہتی ہون۔
مرنالنی۔ کیا تمھاری بسر اسی گانے پر ہے؟۔
فقیرنی۔ اور تو مجھے کچھ آتا نہین۔
مرنالنی۔ یہ چیزین تمنے سیکھی کہان سے ہین؟۔
فقیرنی۔ جہان سے مل گئین سیکھ لیا۔
مرنالنی۔ یہ گیت تمنے کہان سیکھا؟۔
فقیرنی۔ ایک سوداگر نے سکھا دیا۔
مرنالنی۔ وہ سوداگر رہتا کہان ہے؟۔
فقیرنی۔ یہین رہتا ہے۔

مرنالنی کا چہرہ بشاش ہوگیا۔ گویا صبح کے وقت سورج کی کرن سے کنول شگفتہ ہوا۔ کہنے لگی۔

مرنالنی۔ سوداگر تو سوداگری کرتے ہین۔ وہ سوداگر کس چیز کا بیوپار کرتا ہے؟۔
گرجایا۔ جو بیوپار سب سوداگر کرتے ہین وہی بیوپار وہ بھی کرتا ہے۔
مرنالنی۔ کون بیوپار؟۔
گرجایا۔ باتون کا بیوپار۔
مرنالنی۔ یہ نئی سوداگری ہے۔ اسمین نفع نقصان کیا ہوتا ہے؟۔
گرجایا۔ نفع یہ ہے کہ کسی سے محبت پیدا ہو جائے اور نقصان یہ ہے کہ کسی سے تکرار

ہو جائے۔
مرنالنی۔ تمکو اس بیوپار سے کیا تعلق ہے؟۔
گرجایا۔ مین اسباب کی گٹھری لاد کر چلتی ہون۔
مرنالنی۔ اچھا تو اپنا بوجھ اُتار دو۔ دیکھون کیا کیا چیزین ہین؟۔
گرجایا۔ وہ چیزین دیکھنے کی نہین ہین سننے کی ہین۔
مرنالنی۔ اچھا۔ تو سناؤ۔
گرجایا۔ گانے لگی۔

"جمنا مین ہمنے پایا رتن۔
جمنا مین ہمنے پایا رتن۔
جمنا مین پھاندا موتی نکالا۔
اپنے گلے کا بنایا رتن۔
جمنا مین ہمنے . . . . .
غافل جو سویا موتی کو کھویا۔
چورون نے میرا چرایا رتن۔
جمنا مین ہمنے پایا رتن"

مرنالنی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ گرفتہ آواز سے مگر کسی قدر مسکراتے ہوے پوچھا۔
"یہ کس چور کا ذکر ہے؟"
گرجایا۔ سوداگر کہتا تھا کہ اُسکا بیوپار چوری ہی کے مال کی وجہ سے ہے۔
مرنالنی۔ تم اس سے کہنا کہ چورون کے مارے بھلے مانسون کی جان نہین بچتی۔
گرجایا۔ اور سوداگرون پر بھی تو مصیبت ہے۔
مرنالنی۔ کیون۔ سوداگرون پر کیا مصیبت ہے؟۔

گرجایا۔ گانے لگی۔

نس دن دیس بدیس مین پھرت حال بحال۔
جیا دھڑکت۔ چھاتی پھٹت کہان گئی مرنال۔

مرنالنی نے نہایت شیرین آواز سے کہا۔
"مرنال کہان ہے۔ مین پتہ بتا سکتی ہون اگر تم یاد رکھ سکو"
گرجایا۔ مجھے یاد رہے گا۔ کہان ہے بتاؤ۔
مرنالنی کہنے لگی۔

"بدھ نے ادھم مرنال کو کانٹن سہت بنائے۔
واکے من مان دکھ دیو۔ جل مان دیو ڈوبائے۔
ہنس راج ایک دیکھ کے موہ گئی مرنال
چرنن پہ سرنائے کے پھندا دینو ڈال۔
کہن لگی کرجوڑ کے اور کہون نا ان جاؤ۔
مورے جیا کے کنول مین آسن آسے بناؤ۔
ہنس راج آسن لیو جیا کے کنول مین جائے۔
کانٹن سہت مرنال تب کانپ اٹھی سہرائے۔
ایک سمین اکاش پر اٹھی گھٹا گھنگھور۔
ہنس راج ہو کے مگن اڑا گگن کی اور۔
جیا کے کنول کو چھوڑ کے گیا توڑ کے جال۔
گہرے پانی مین پڑی ہائے مرت مرنال۔

مرنالنی۔ کیون گرجایا۔ یہ گیت یاد کر سکیگی؟۔

ـــــــــــــــــــ

۵ے کنول کی ڈنڈی۔

گرجایا - ہان گیت تو یاد رہے گا - مگر تمھاری آنکھون مین آنسو جو چھلک رہے ہین کیا اُن کو بھی سیکھ لون ؟ -

مرنالنی - نہین - اس بیوپار مین مجھے اگر نفع ہے تو اتنا ہی -

مرنالنی اُس فقیرنی کو وہ گیت یاد کرا رہی تھی کہ اتنے مین من مالنی کے آنیکی آہٹ معلوم ہوئی - من مالنی اُسکی محبتی راز دان تھی - مگر اسکی امید نہ تھی کہ اپنے باپ کے حکم کے خلاف وہ مرنالنی کا ساتھ دیگی - اسی وجہ سے مرنالنی نے یہ بھید من مالنی کو نہ بتایا گرجایا سے کہا " آج سوداگر سے ملنا اپنا اسباب کل پھر لانا - اگر کوئی چیز لینے کے قابل ہو گی تو مین لونگی "

گرجایا - رخصت ہوئی مرنالنی کو خیال نہ رہا کہ گرجایا کو انعام دینے کے لیے کہا تھا - گرجایا کچھ دور گئی تھی کہ من مالنی نے اُسے کچھ چاول - کچھ کیلے کی پھلیان - ایک پرانی ساری اور کچھ کوڑیان دین - یہ دیکھکر مرنالنی بھی ایک پرانا کپڑا لیکر دینے گئی کپڑا دیتے وقت چپکے چپکے کان مین کہا -

" اب صبر کی تاب نہین - کل تک مجھسے نہ رہا جائے گا - آج پہر رات گئے تم اس مکان کے اُتر کی طرف دیوار کے نیچے میرا انتظار کرنا - وہان مین ملونگی - گر تمھارا سوداگر آسکے تو اسکو ساتھ لانا "

گرجایا - مین سمجھ گئی - ضرور آؤنگی -

من مالنی نے پوچھا " بہن یہ چپکے چپکے کان مین کیا باتین ہو رہی تھین ؟ "

مرنالنی - نے بات کو ہنسی مین ٹالدیا -

چوتھا باب

پیغامبر

ہیم چندر کا قیام ایک بنئیے کے مکان مین تھا - اُسکے دروازے پر ایک ڈھاک کا پیڑ

تیسرے پہر کے وقت اُسی کے سایہ مین ہیم چندر بیٹھا ہوا ایک پھولون بھری شاخ کو چاقو سے خواہ مخواہ کاٹ رہا تھا۔ اور بار بار منتظر نگاہون سے راستے کی طرف دیکھتا جاتا تھا جسکا انتظار تھا وہ نہ آیا۔ اُسکا ملازم دگبجے آیا۔ ہیم چندر نے کہا۔

"دگبجے۔ گرجایا آج ابھی تک نہ پلٹی۔ مجھے بڑی بے چینی ہو رہی ہے۔ جاکر دیکھو تو کہان ہے۔"

"بہت اچھا" کہکر دگبجے۔ گرجایا کی تلاش مین چلا۔ ایک مقام پر گرجایا سے ملاقات ہوئی۔

گرجایا۔ دیبجے تم کہان۔

دگبجے۔ (بگڑ کر) میرا نام دگبجے ہے۔

گرجایا۔ اچھا تو دگبجے آج کس طرف جے کرنے کے لیے چلے۔

دگبجے۔ تمھاری طرف۔

گرجایا۔ کیا مین بھی کوئی "طرف" ہون۔ آنکھون کے اندھے ایسے ہی ہوتے ہین۔

دگبجے۔ سوجھے کیونکر۔ تمھاری طرف تو اندھیرا ہے۔ اچھا۔ اب چلو ہیم چندر نے بلایا ہے

گرجایا۔ کیون ؟

دگبجے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے ساتھ میری شادی کر دینگے۔

گرجایا۔ کیا تمھارا مُنھ جھلسنے کے لیے اور کوئی نہین ملتا۔

دگبجے۔ نہ۔ یہ کام تمھین کو کرنا ہوگا۔ اچھا اب چلو۔

گرجایا۔ خیر چلو۔

یہ کہکر گرجایا دگبجے کے ساتھ چلی۔ دگبجے نے دور سے گرجایا کو دکھلادیا کہ ہیم چندر ڈھاک کے پیڑ کے نیچے بیٹھے ہین اور خود دوسرے کام کو چلا گیا۔ ہیم چندر یون ہی آہستہ آہستہ گنگنا رہا تھا۔

"کنول کھلا رے جمنا کنارے۔ بتھون پیا سارے"

گرجایا نے پیچھے سے پہونچکر گایا۔

"رین سہاون ہے من بھاون اور مین بے آسا رے"

گرجایا کو دیکھتے ہی ہیم چندر کا چہرہ بحال ہوگیا اور بولا۔

"کیون گرجایا۔ کہو آس پوری ہوئی"

گرجایا۔ کسکی آس۔ آپکی۔ یا میری۔

ہیم چندر۔ ہماری آس۔ اُسی سے تمھاری آس بھی پوری ہوگی۔

گرجایا۔ آپ کی آس کیونکر پوری ہوگی۔ لوگ کہتے ہین کہ بڑے آدمیون کی آس کسی طرح پوری نہین ہوتی۔

ہیم چندر۔ میری آس تو بہت معمولی کام کے لیئے ہے۔

گرجایا۔ یہ کہیئے۔ اگر کبھی مرنالنی سے ملاقات ہوئی تو اُن سے تمھاری یہ بات کہونگی۔

ہیم چندر کا چہرہ افسردہ ہوگیا۔ کہنے لگا۔

"تو گویا آج بھی مرنالنی کا پتہ نہ ملا۔ آج کس محلے مین گانے گئی تھین"

گرجایا۔ کئی محلون مین۔ روز روز اسکا ذکر بے فائدہ ہے۔ اور کوئی بات کیجیئے۔

ہیم چندر نے لمبی سانس لیکر کہا "معلوم ہوا کہ پرمیشر ناراض ہے۔ خیر۔ کل پھر جانا"

گرجایا بظاہر رخصت ہونے لگی۔ چلتے وقت ہیم چندر نے کہا۔

"گرجایا۔ تمھارے منھ پہ ہنسی نہین ہے مگر آنکھین ہنس رہی ہین۔ کیا آج تمھارا گانا کسی نے سمجھا؟"

گرجایا۔ کون کیا کہتا۔ ایک عورت خفا ہوکر مارنے دوڑی تھی کہ کون ایسی متھرا باشنی ہے۔ جسکی وجہ سے شیام سندر کو تکلیف پہونچی۔

ہیم چندر ملول اور رنجیدہ ہوکر گویا آپ ہی آپ کہنے لگا۔

"اتنی کوشش سے بھی پتہ نہ ملا تو اب کیا امید ہو سکتی ہے۔ بیکار وقت ضایع کیا اور اپنا کام چھوڑ دیا۔ گرجابایا مین کل یہان سے چلا جاؤن گا۔"

"بہتر ہے،، کہکر گرجابایا آہستہ آہستہ گانے لگی۔

"بنسی بجاوت۔ اِت اُت دہاوت۔ بَن بَن جاؤن رے،،

ہیم چندر۔ بس اب اس گانے کی ضرورت نہین۔ اور کوئی چیز گاؤ۔

گرجابایا گانے لگی۔

"سینچا برہ اباگ مین۔ جب لاگا پھلیا ہے۔ آوا جھولکا پون کا۔ لیگیو پھول اُڑا ئے،،

ہیم چندر۔ جو پھول ہوا مین اُڑجائے۔ اسکا رنج ہی کیا۔ کوئی اچھی چیز گاؤ۔

گرجابایا گانے لگی۔

"بدھ نے ادھم مرنال کو کاٹھن سہنت بنائے + واکے من مان دکھ دیو جل مان دیو ڈبائے،،

ہیم چندر۔ کیا کہا۔ مرنال کیسا۔

گرجابایا۔ "بدھ نے ادھم مرنال کو کاٹھن سہنت بنائے + واکے من مان دکھ دیو جل مان دیو ڈبائے

ہنس راج اک دیکھ کے موہ گئی مرنال + چرنن پر سرنائے کے پھنداد یو ڈال،،

کیا اور کوئی چیز گاؤن۔

ہیم چندر۔ نہین نہین یہی گاؤ۔ تم ہو بڑی بے درد۔

گرجابایا۔ "کہن لگی کر جوڑ کے اور کہون نان جاؤ + موری جیا کے کنول مین آسن آئے بناؤ۔

ہنس راج آسن لیو جیا کے کنول بین جا + کاٹھن سہنت مرنال تب کانپ اٹھی سہرائے"

ہیم چندر۔ گرجابایا۔ گرجابایا۔ یہ چیز تمھین کس نے سکھائی؟

گرجابایا۔ (ہنس کر)

"ایک سمین آکاش بڑھی گھٹا گھنگھور + ہنس راج ہوے کے مگن۔ اُڑ گگن کی اور۔

جیا کنول کو چھوڑ کے گیا توڑ کے جال + گہرے پانی مان پڑی ہاے مرتا مرنال"

ہیم چندر کی آنکھون مین آنسو چھلک آئے گرفتہ آواز سے کہا۔
"یہی میری مرنالنی ہے۔ تم نے اُسے کہان دیکھا"
گرجایا۔ پانی مین۔
ہیم۔ اسوقت مذاق جانے دو میری بات کا جواب دو۔ مرنالنی کہان ہے۔
گرجایا۔ اِسی بستی مین۔
ہیم۔ (خفا ہوکر) یہ تو مجھے بہت دنون سے معلوم ہے۔ اس بستی مین کس جگہ ہے۔
گرجایا۔ رشی کیش کے مکان مین۔
ہیم۔ کیا مشکل ہے۔ یہ تو خود مین نے تمسے ذکر کیا تھا۔ وہ مکان یہان سے کتنی دور ہے
گرجایا۔ بہت دور۔
ہیم۔ یہان سے کس طرف ہوکر وہان جاتے ہین۔
گرجایا۔ پہلے دکھن کی طرف۔ پھر پورب۔ پھر اُتر۔ پھر پچھم۔ — — — — — —
ہیم چندر نے گھوسا تان کر کہا "اسوقت ہنسی مذاق رہنے دو نہین تو تمھارا سر توڑ دونگا۔"
گرجایا۔ اگر مین راستہ تبلا دون تو کیا آپکو پتہ چلے گا۔ پھر پوچھنا بیکار۔ اگر حکم ہو تو مین آپ کو اپنے ساتھ لیچلون۔
یہ سنکر جس طرح آفتاب پر سے بادل ہٹ جاتے ہین۔ اسی طرح ہیم چندر کا چہرہ بشاش ہوگیا۔ کہنے لگا۔
"پرمیشر تمھاری مرادین پوری کرے۔ اچھا تو پھر مرنالنی نے کیا کہا۔"
گرجایا۔ وہ تو مین کہہ چکی۔
"گھر سے پالی مان پڑی ہاے مرت مرنال"
ہیم۔ مرنالنی کیسی ہے۔

گرجایا۔ صورت سے تو بھلی چنگی معلوم ہوئین۔
ہیم۔ آرام مین ہے کہ تکلیف مین۔ تمکو کیا معلوم ہوا۔
گرجایا۔ جسم مین گہنا پاتا ہے۔ پوشاک نفیس۔ رشی کیش کی لڑکی سہیلی ہے۔
ہیم۔ کیا اوٹ پٹانگ باتین کرتی ہے۔ اُسکے دل کا حال کچھ معلوم ہوا۔
گرجایا۔ برسات کے کنول کی طرح سے چہرے پر کچھ نمی بھی تھی۔
ہیم۔ پرائے گھر مین کس طور پر کٹتی ہے۔
گرجایا۔ ڈھاک کے پھولون کے گچھے کی طرح۔ اپنے بوجھ سے آپ ہی سرنگون۔
ہیم۔ گرجایا تمھاری عمر تو بہت کم ہے۔ مگر تم سی لڑکی مین نے کبھی نہین دیکھی۔
گرجایا۔ مین نے بھی آپ کی طرح کسی کو سر توڑنے کے لیے ایسا تیار نہین پایا۔
ہیم۔ اِس بات کا برا نہ ماننا۔ مرنالنی نے اور کیا کہا۔
گرجایا نے ابتدا سے انتہا تک جتنی باتین ہوئی تھین سب بیان کین۔ یہ بھی کہا کہ اگر مرنالنی سے ملنے کی خواہش ہو تو پہر رات گئے ساتھ چلنا۔
گرجایا کی باتین جب ختم ہوئین تو ہیم چند عرصے تک چپ چاپ اُس درخت کے نیچے ٹہلتا رہا۔ پھر اُسی طرح فکر مین مکان کے اندر چلا گیا۔ وہان سے پلٹ کر ایک خط گرجایا کو دیا اور کہا۔
"ابھی مین مرنالنی سے مل نہین سکتا۔ تم شب کو حسب وعدہ اُن سے ملنا اور میرا یہ خط دیدینا۔ کہدینا کہ اگر دیوتاؤن کی مرضی ہے تو سال بھر کے اندر ہی ملاقات ہوگی۔ مرنالنی جو کچھ جواب دے وہ مجھسے آج ہی رات کو کہہ جانا"۔
گرجایا خط لے کر رخصت ہوئی۔ ہیم چند اُسی درخت کے نیچے ہاتھ پر سر رکھے ہوے گھاس پر بڑی دیر تک لیٹا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی نے پیٹھ پر ہاتھ لگا کر ہلایا۔ منھ پھیر کر دیکھا تو سامنے مادھو آچارج۔

مادھو آچارج بولا "بیٹا اٹھو۔ مین تم سے ناخوش بھی ہون۔ اور خوش بھی ہون۔ تم مجھے دیکھکر حیرت زدہ کیون ہو گئے۔"

ہیم۔ آپ یہان کہان سے آگئے۔

مادھو آچارج نے اُس بات کا کچھ جواب نہ دیا اور کہنے لگا۔

"تم ابھی تک نودیپ نہ گئے۔ راستے ہی مین پڑے ہو۔ اس لیے ناخوش ہون اور خوش اس لیئے ہون کہ مرنالنی کا پتہ پانے کے بعد بھی تم اپنے وعدے پر قائم رہے اور اُس سے نہ ملے۔ مین تم سے کوئی شکایت نہ کرون گا۔ مگر اب تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین۔ اور نہ اب تم مرنالنی کے جواب کا انتظار کر سکتے ہو۔ انسان کی طبیعت کا ٹھکانا نہین مین نودیپ جاتا ہون۔ تمکو بھی میرے ساتھ جانا ہوگا۔ کشتی تیار ہے۔ اپنے ہتھیار وغیرہ مکان سے لے لو اور میرے ساتھ چلو۔"

ہیم چندر نے لمبی سانس لیکر کہا "بہتر ہے۔ جو حکم ہو۔ میری امیدین سب خاک مین مل گئین۔ چلیے۔ مگر آپ۔ کیا آپ کو علم اشراق ہے۔"

یہ کہکر ہیم چندر مکان مین گیا۔ اور بنیے سے رخصت ہوکر مزدور کے سر پر اپنا اسباب رکھوایا اور مادھو آچارج کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

پانچوان باب

فاسق

گرجایا اور مرنالنی سے حسب وعدہ مقام مقررہ پر ملاقات ہوئی۔ مرنالنی نے جیسے ہی گرجایا کو دیکھا۔ کہنے لگی۔

"ایخ! ہیم چندر کہان؟"

گرجایا۔ وہ نہین آسنے۔

مرنالنی: "نہین آئے"

یہ کہکر وہ سناٹے مین آگئی۔ دل دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ تھوڑی دیر سکوت کے بعد کہنے لگی "نہ آنیکی وجہ کیا ہوئی"؟

گرجایا۔ وجہ تو مجھے نہین معلوم۔ یہ خط دیا ہے۔

یہ کہکر گرجایا نے خط دیا۔ مرنالنی کہنے لگی۔ کہ اسے پڑھون کیونکر۔ گرجایا روشنی کا سب سامان ساتھ لے گئی تھی۔ چراغ جلادیا۔ مگر آگ جلانے کی آواز کسی نے مکان کے اندر بھی سنی۔ اور یہ بھی دیکھا کہ چراغ جلایا گیا۔

چراغ کی روشنی مین مرنالنی نے خط کا مضمون حسب ذیل پڑھا۔

"مرنالنی مجھے ہمت نہین پڑتی کہ تمھین خط لکھون۔ میری وجہ سے گھر بار چھوڑ کر تمھین پرائے گھر مین رہنے کی تکلیف اُٹھانا پڑی۔ بڑی مشکلون سے تمھارا پتہ ملا۔ تو مین نے تمسے ملاقات بھی نہین کی۔ تم یہ خیال نہ کرنا کہ میری محبت مین کمی ہے ہان اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔ تمکو ایسا خیال نہوگا۔ مین۔ ایک کام مین مشغول ہون۔ اگر اسمین تساہل کرون تو کلنگ کا ٹیکا لگے۔ اُسی کام کے پورا کرنے کے لیے مین نے اپنے گرو سے وعدہ کیا ہے کہ مین تم سے یہان نہ ملونگا۔

مجھے یقین ہے کہ تم بھی اس بات کو پسند نہ کروگی کہ مین تمھاری خاطر سے اپنے وعدے کے خلاف عمل کرون۔ ایک سال کسی طور پر اور کاٹو اُسکے بعد اگر ایشر نے چاہا تو تمکو رانی بناکر تمھارے ساتھ عمر کاٹونگا۔ اسی لڑکی کے ذریعے سے جواب بھیجنا"

خط پڑھکر مرنالنی نے گرجایا سے کہا۔ یہان قلم دوات کاغذ کہان۔ جو مین جواب لکھون تم زبانی جواب اُن سے کہدینا۔

گرجایا۔ مین جواب کسکے پاس لیجاؤنگی۔ خط دیتے وقت اُنھون نے مجھسے کہا تھا کہ آج ہی رات کو جواب دیجانا یہان آتے وقت مجھے خیال ہوا کہ تمھارے پاس قلم دوات کاغذ نہوگا مین لیتی چلون۔ وہان جو گئی تو معلوم ہوا کہ مہرشام خود ہیپ روانہ ہو گئے۔

مرنالنی۔ نودیپ؟۔
گرجایا۔ نودیپ۔
مرنالنی۔ سرشام ہی؟۔
گرجایا۔ ہان سرشام ہی۔ مین نے سنا کہ اُنکے گرو آئے اور اپنے ساتھ لے گئے۔
مرنالنی۔ مادھواچارج۔ مادھواچارج ہی میری جان کے دشمن ہین۔
مرنالنی تھوڑی دیر سوچ مین رہی۔ پھر کہنے لگی۔
"گرجایا۔ تم جاؤ۔ مین اب زیادہ گھر کے باہر نہ ٹھہرونگی"۔
گرجایا رخصت ہوئی مرنالنی گھر مین داخل ہوئی۔ گھر مین پہونچکر جیسے ہی مرنالنی نے چاہا کہ دروازہ بند کردے ویسے ہی کسی نے پیچھے سے آکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ مرنالنی چونک پڑی ہاتھ پکڑنے والے نے کہا۔
"بڑی پاکدامن ہو! آج میرے پھندے مین پھنسی ہو۔ یہ معلوم نہ ہوا کہ کسپر آج تمنے عنایت کی"۔
مرنالنی غصے کے مارے کانپنے لگی۔ کہا۔ "بام کیش۔ بھلائی اِسی مین ہے کہ میرا ہاتھ چھوڑ دو"۔
بام کیش رشی کیش کا لڑکا تھا۔ جاہل اور آوارہ۔ مرنالنی پر فریفتہ تھا۔ جب اُسکو کوئی فکر کارگر نہوئی تو زبردستی کام نکالنا چاہا۔ چونکہ مرنالنی ہمیشہ اُسکی بہن منی مالنی کے ساتھ رہا کرتی تھی اسلیے اُسکو کوئی موقع نہ ملتا تھا۔ مرنالنی کے جھڑکنے پر بولا۔
"ہاتھ کیون چھوڑ دون۔ جو چیز ہاتھ آجائے اُسکو کیونکر چھوڑ دون خفا کیون ہوتی ہو۔ مین بھی تو آدمی ہون جب ایک انسان پر مہربانی کی تو مین نے کیا قصور کیا جو مجھسے بھاگتی ہو"۔
مرنالنی۔ نالایق! ہاتھ چھوڑ دے نہین تو ابھی غل مچاکر سارے گھر کو جگاتی ہون۔
بام کیش۔ جگاؤ جگاؤ۔ مین بھی کہدونگا کہ مین نے ایک آدمی کے ساتھ اِن کو پکڑا ہے۔

مرنالنی - تو بھاڑ مین جاؤ -
یہ کہکر مرنالنی نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہوئی -
بام کیش کہنے لگا "گھبرائی کیون جاتی ہو - تھوڑی دیر مین چلی جانا - اب بتا
کہ وہ تمھاری بہن من مالنی کہان ہین جو تمکو بچائینگی"
مرنالنی - مین ہی تمھاری بہن ہون -
بام کیش - تم - تم میرے سالے کی بہن ہو - میری جان ہو - میری پیاری ہو -
یہ کہکر بام کیش مرنالنی کا ہاتھ پکڑ کرلے چلا - جب مادھو آچارج مرنالنی کو پکڑ لایا تھا
تب اُسنے غل نہ مچایا - اور اسوقت بھی وہ نہ چیخی - نہ چلائی - مگر پھر بھی وہ تاب نہ لاسکی
زور سے ایک لات بام کیش کے ماری - لات کھاکر بام کیش کہنے لگا " بہت خوب
بہت خوب - بڑی قسمت ہے کہ تمھارے پاؤن میرے جسم مین لگے - پیاری تم میری
دروپدی ہو اور مین تمھارا بھیم درتھ -
اتنے مین پشت کی طرف سے آواز آئی " اور مین تمھارا ارجن "
بام کیش دفعتاً تلملا کر چیخ اٹھا "چڑیل کیا تیرے دانتون مین زہر بھرا ہے" یہ کہکر
بام کیش نے مرنالنی کا ہاتھ چھوڑ دیا - اور اپنی پیٹھ سہلانے لگا - ہاتھ لگانے سے معلوم ہوا
کہ خون بہ رہا ہے
مرنالنی بھی چونک سی پڑی کہ معاملہ کیا ہے - ہاتھ چھوٹنے کے بعد وہ وہین کھڑی رہی
تارون کی روشنی مین دیکھا کہ ایک لڑکی آہستہ آہستہ وہان سے کھسکی جاتی ہے -
گرجایا نے چپکے سے کہا " بھاگ آؤ " اور یہ کہکر وہان سے چلدی -
مرنالنی اس مزاج کی نہ تھی کہ بھاگ جاتی - وہین کھڑی رہی - بام کیش نے مکان کے
صحن مین کھڑے ہوکر چیخنا شروع کیا - جب مرنالنی نے دیکھا کہ بام کیش شور مچا رہا ہے تو وہ آہستہ
آہستہ اپنے کمرے کی طرف چلی - مگر اتنی دیر مین شور وغل سنکر گھر کے لوگ جاگ پڑے تھے

دیکھا تو سامنے رشی کیش۔
رشی کیش نے بیٹے کو چیختے ہوئے دیکھ کر کہا۔
"کیا ہوا جو سانڈ کی طرح چلاتے ہو"
بام کیش۔ مرنالنی اپنے کسی یار سے ملنے گئی تھی۔ مین نے پکڑا تو اُس نے میری پیٹھ مین کاٹ کھایا۔
رشی کیش سیدھے سادھے برہمن۔ اُن کو اپنے بیٹے کے کرتوتون کا حال کچھ معلوم نہ تھا۔ ادھر اُنھون نے مرنالنی کو صحن سے جاتے ہوئے بھی دیکھا یقین ہو گیا کہ بام کیش سچ کہتا ہے۔ غصے مین بھرا ہوا وہ مرنالنی کے کمرے کی طرف چلا۔

چھٹا باب

رشی کیش

مرنالنی کے کمرے مین آکر رشی کیش کہنے لگا۔
"مرنالنی۔ تمھارے یہ طریقے ہین"
مرنالنی۔ میرے کیسے طریقے ہین۔
رشی کیش۔ مجھے معلوم بھی نہین کہ تم کِسکی بیٹی ہو۔ اور تمھارا چال چلن کیسا ہے۔ گرو کے حکم سے تمکو اپنے گھر مین جگہ دی۔ میری بیٹی منمالنی کے ساتھ ایک بستر پر تم سوتی ہو۔ تم مین یہ آوارگی کیسی ہے۔
مرنالنی۔ مجھے جو آوارہ کہے وہ جھوٹھا۔
رشی کیش غصے کے مارے کانپنے لگا۔ اور کہنے لگا۔
"اری بدذات۔ میرے ٹکڑون سے پلتی ہے۔ تو میرے گھر سے دور ہو۔ یہی ناکہ مادھو آچاریہ خفا ہون گے۔ کچھ پروا نہین۔ اِس خیال سے مین تجھ ایسی عورتکو

گھر مین نہ رہنے دونگا"

مرنالنی- جو خوشی ہو- صبح آپ مجھے اِس گھر مین نہ دیکھین گے-

رشی کیش کو یہ خیال تھا کہ اُس کے گھر سے نکل کر مرنالنی کا ٹھکانا کہان ہے- جہان وہ جائے گی- اِسی وجہ سے مرنالنی کا یہ جواب سنکر اُسکو سخت تعجب ہوا- اور فوڑا دل مین خیال گذرا کہ ہونہ ہو یہ اپنے کسی یار کے بھروسے پر ایسی دلیر ہوگئی ہے نہایت غصے سے کہا-

"کل صبح نہین- تو ابھی نکل جا-"

مرنالنی- بہتر ہے- مین مَن مالنی سے رخصت ہوکر ابھی جاتی ہون-

یہ کہکر مرنالنی اُٹھ کھڑی ہوئی-

رشی کیش نے کہا- "تجھ ایسی بدکار عورت من مالنی سے ملیگی"

اِسوقت مرنالنی کی آنکھون مین آنسو چھلک آئے- کہنے لگی-

"تو مین نہ ملون گی- مین نہ کچھ لے کر آئی تھی- اور نہ کچھ لے کر جاتی ہون یہی ایک کپڑا پہنے ہوئے مین رخصت ہوتی ہون"

یہ کہکر مرنالنی اپنے سونے کے کمرے سے چلدی-

رام کیش کے چیخنے پر جب گھر کے اور لوگ اُٹھے تھے- اُسی وقت من مالنی بھی اُٹھکر وہان آئی-

اِدھر رشی کیش مرنالنی کے کمرے کی طرف آیا- اُدھر من مالنی اپنے بھائی سے پوچھنے لگی کہ ماجرا کیا ہے-

جب معلوم ہوا کہ اُسکے بھائی ہی کی شرارت ہے تو وہ اُسکو جھڑکنے لگی- بھائی پر خفا ہوکر وہ مرنالنی کے کمرے کی طرف جانے والی تھی کہ اتنے مین مرنالنی تیز تیز قدم رکھتی ہوئی وہان پہونچی- من مالنی نے روک کر پوچھا-

من مالنی ۔ بہن اتنی رات گئے تم کدھر جاتی ہو۔
مرنالنی ۔ بہن من مالنی ۔ تم ہمیشہ جیتی رہو۔ مجھسے بات نہ کرو۔ تمھارے باپ نے منع کر دیا ہے۔
من مالنی ۔ بہن یہ کیا کہتی ہو۔ ارے ۔ تم روتی کیون ہو۔ ہاے۔ کیا مصیبت ہے ۔ آؤ۔ پھر چلو۔ بہن غصہ نہ کرو۔
من مالنی کے روکنے سے مرنالنی نہ رُکی ۔ جہان اُسکی عفت و عصمت پہ حرف رکھا گیا ۔ وہان اُسکو کون روک سکتا تھا ۔ من مالنی پریشان ہو کر اپنے باپ کے پاس گئی کہ حال دریافت کرے۔ اور مرنالنی مکان کے باہر پہونچی ۔ مکان سے تھوڑی دور آگے دیکھا کہ گرجایا کھڑی ہے ۔ اسکو دیکھکر مرنالنی کہنے لگی۔
"تم ابھی تک یہین موجود ہو"
گرجایا ۔ مین تم سے کہہ آئی تھی کہ بھاگ آؤ ۔ مین اسی انتظار مین کھڑی رہی کہ دیکھون تم آتی ہو یا نہین۔
مرنالنی ۔ کیا اُس برہمن کو تمھین نے کاٹ کھایا تھا۔
گرجایا ۔ اُسمین ہرج ہی کیا تھا۔
مرنالنی ۔ مگر تم تو کچھ غنغناتی ہوئی چل دی تھین۔
گرجایا ۔ مین آہستہ آہستہ جا رہی تھی کہ استنے مین تم لوگون کی آواز میرے کان مین پڑی ۔ مین پلٹ آئی کر دیکھون توسہی یہ ہے کیا ۔ اُس مردوے کی حرکتین دیکھ کر مجھے خیال آگیا کہ اس نے ایک دن مجھے کلُوٹی کہا تھا ۔ موقع جو ملا تو مین نے عوض لے لیا ۔ کالی چیونٹی کاٹتی بھی ہے ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اب تم جاؤ گی کہان ۔
مرنالنی ۔ تمھارا گھر بار کچھ ہے ۔

گرجایا - ہان ہے تو - مگر پھوس کی جھوپڑی ہے -
مرنالنی - اسمین کون رہتا ہے -
گرجایا - ایک بڑھیا رہتی ہے - مین اُسے دادی کہتی ہون -
مرنالنی - چلو مین تمھارے گھر چلون گی -
گرجایا - چلو مین بھی یہی سوچ رہی تھی -
یہ کہکر دونون روانہ ہوئین - جاتے جاتے راستہ مین گرجایا نے کہا -
"مگر پھوس کی جھوپڑی مین تم کے دن رہ سکو گی"
مرنالنی - کل صبح اور کہین چلی جاؤنگی -
گرجایا - کہان کیا متھرا جاؤ گی -
مرنالنی - متھرا مین میرا ٹھکانا نہین -
گرجایا - تو پھر کہان -
مرنالنی - جہنم مین -
گرجایا - وہان تو جانا کوئی مشکل بات نہین ہے - جب جی چاہے تب ہی جا سکتی ہو اچھا ایک جگہہ کیون نہ جاؤ -
مرنالنی - کہان -
گرجایا - نودیپ -
مرنالنی - گرجایا - ہو نہ ہو تم فقیرنی کے بھیس مین کوئی بڑی عابدہ ہو - مین تم سے کچھ نہ چھپاؤنگی - تمھین ایسے وقت مین میری خیرخواہ ہو - مین نے واقعی یہی ارادہ کیا ہے - کہ نودیپ جاؤن -
گرجایا - تو کیا اکیلی جاؤگی -
مرنالنی - ساتھی ملے گا کہان -

گرجایا - (گاکر) ۔

میگھ دوشنون کے بیت موری تو دہارے رے - کون کون جاے ساتھ سنگ کو بٹھاے رے
میگھ کی بہار سکھی مورے من بھاے رے + کوئی جاے یا نہ جاے گرجایا جاے رے

مرنالنی - گرجایا - تم مذاق کر رہی ہو۔

گرجایا - مین بھی ساتھ جاؤنگی -

مرنالنی - سچ مچ -

گرجایا - سچ مچ چلونگی -

مرنالنی - تم وہان کیون جاؤ گی -

گرجایا - مجھے جیسے یہان ویسے وہان - وہ بڑا شہر ہے - بھیک زیادہ ملیگی -

دوسرا حصہ

پہلا باب

مہاراجہ

ایک وسیع اور عظیم الشان دربار کے کمرے مین سنگ مرمر کے چبوترے پر شاہی سنگھاسن جواہرات سے جگمگا رہا ہے۔ اسکے چھتر کے نیچے گوڑ دیس کا بوڑھا راجہ رونق افروز ہے۔ شامیانے کی جھالر کی چمک دمک آنکھون مین چکا چوند پیدا کر رہی ہے - ایک جانب بھبوت رمائے ہوے برہمنون کا گروہ - جس مقام پر کسی زمانے مین بڑے بڑے لائق اور عالم پنڈت بیٹھا کرتے تھے وہان پر خوشامدی اور جاہل برہمنون کا مجمع - دوسری جانب کارپردازان سلطنت - وزیر - نائب - دیوان - ناظم - خزانچی - کوتوال وغیرہ سب لوگون سے کسی قدر علحدہ ایک اعزاز کے مقام پر

اُس زمانے کے مشہور عالم مادھو آچارج بیٹھے ہوے تھے۔ معمولی کامون کے بعد دربار برخواست ہی ہونے کو تھا کہ مادھو آچارج نے راجہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔
"مہاراج۔ مجھ برہمن کی گستاخی معاف فرمایئے گا۔ آپ اصول سلطنت سے واقف ہین۔ آج کل جتنے والیان ملک ہین۔ اُنمین آپ سے بڑھکر عاقبت اندیش اور ذی فہم کوئی نہین۔ رعایا پروری آپ پر ختم ہے۔ کیون نہو آپ کے گھرانے مین پشتہا پشت سے راج ہو رہا ہے۔ یہ بات بھی آپ کو معلوم ہے کہ والی ریاست کے لیے سب سے ضروری کام یہ ہے کہ دشمن کو زیر کرے۔ یہ جو بڑا طاقتور دشمن ہے۔ اُسکی سرکوبی کی آپ نے کیا فکر کی" راجہ کہنے لگا۔ "آپنے کیا فرمایا"؟
بوڑھے راجہ نے سب باتین اچھی طرح نہ سن پائی تھین۔ پشوپتی نامی وزیر نے اسکا انتظار نہ کیا کہ مادھو آچارج پھر اُن باتون کو دہرائے۔ وہ خود کہنے لگا۔
"مہاراج۔ مادھو آچارج یہ پوچھتے ہین کہ دشمن کی سرکوبی کی کیا فکر ہوئی ہے آچارج جی نے ابھی تک یہ ظاہر نہین کیا۔ کہ وہ کون ایسا دشمن ہے جو سرتابی پر آمادہ ہے۔ اُسکا حال معلوم ہو تو جواب دیا جائے"
مادھو آچارج نے کسی قدر ہنس کر بلند آواز سے جواب دیا۔
"مہاراج۔ مسلمانون نے ہندوستان کے بہت سے حصون پر دخل کر لیا۔ ابھی حال مین اُنھون نے مگدہ کو فتح کیا۔ اور اب اِس جانب آنے کا ارادہ ہے"
اس مرتبہ راجہ نے پوری گفتگو سُنی۔ سُنکر فرمایا۔ مسلمانون کا ذکر ہے۔ کیا مسلمان یہان پہونچ گئے"
مادھو آچارج۔ پرمیشر اِس ملک کو بچائے۔ ابھی آئے تو نہین ہین۔ اگر مسلمان آجائین تو مقابلے کے لیے کیا انتظام ہے۔
راجہ۔ مین کیا کرون گا۔ مین ہون ہی کس قابل۔ بوڑھا آدمی مجھ مین لڑنے بھڑنے کی

تاب نہین - آج مرا کل دوسرا دن - اگر مسلمان آتے ہین تو آئین -
راجہ کی یہ باتین سنکر اہالیان دربار پر خاموشی طاری ہوگئی - ہان سپہ سالار کی تلوار میان مین کسی قدر کھڑکھڑائی مگر کسی کے منھ سے کوئی بات نہ نکلی - مادھو آچارج کی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے -
اِس سکوت کے بعد دربار کے پنڈت دامودر نامی نے ہمت کر کے کہا -
"آچارج جی - آپ کیون رنج کرتے ہین - مہاراج نے جو کچھ فرمایا وہی شاسترون مین بھی لکھا ہے - شاسترون مین رشیون نے لکھا ہے کہ اس ملک پر مسلمانون کا قبضہ ہوگا - جو کچھ شاستر مین لکھا ہے وہ ہوگا ضرور - یہ کسکی مجال ہے کہ اُسکو روک سکے - تو پھر لڑنے بھڑنے سے فائدہ"
مادھو آچارج - خوب کہا - پنڈت جی مہاراج - ایک بات تو بتائیے - آپنے یہ بات کس شاستر مین دیکھی -
دامودر - بشن پران مین لکھا ہے -
مادھو آچارج - کہنے کی ضرورت نہین - بشن پران منگا کر دکھائیے تو سہی کہان لکھا ہے -
دامودر - کیا مین اسقدر بھول گیا - اچھا یاد تو کیجیے - منو شاستر مین یہ بات لکھی ہے یا نہین -
مادھو - کیا مہاراج کے درباری پنڈت نے منو شاستر بھی نہین پڑھا -
دامودر - کیا مصیبت ہے - آپ کی باتون نے مجھے بھڑکا دیا - آپ کے سامنے بڑے بڑون کی زبان بند ہو جاتی ہے - مین کس شمار مین ہون - آپ کی موجودگی مین مجھے اُس شاستر کا نام یاد نہ آئے گا - مگر اشلوک سُنا سکتا ہون -
مادھو - اگر دربار کے پنڈت نے کوئی اشلوک گڑھ لیا ہو تو تعجب کی بات نہین ہے

مگر مین نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ کسی شاستر مین یہ نہین لکھا ہے کہ مسلمان اِس ملک کو فتح کرین گے۔

پشوپتی۔ کیا آپ نے سب شاستر پڑھے ہین۔

مادھو۔ اگر آپ کے امکان مین ہو تو آپ یہی سمجھ لین کہ مین شاستروں سے ناواقف ہون۔

درباری پنڈت کے ایک ماتحت نے کہا مین ثابت کر دون گا کہ آپ شاسترون کے عالم نہین ہین۔ شاسترون مین صاف طور پر لکھا ہے کہ خودستائی نہ کرنا چاہیئے۔ اگر خودستائی کرنے والا عالم ہے تو جاہل کون ہے۔

مادھو آچارج۔ تین قسم کے انسان جاہل ہین۔ ایک تو وہ جو اپنی حفاظت کی فکر نہ کرے۔ دوسرے وہ جو ایسے بیفکر آدمی کی طرفداری کرے۔ تیسرے وہ جو اپنی سمجھ کے باہر باتین کرے۔ آپ مین تینون طرح کی جہالت ہے۔

یہ جواب سُنکر درباری پنڈت کا ماتحت چپ ہو رہا۔ پشوپتی کہنے لگا۔
"مسلمان آئین۔ ہم لوگ اُنسے لڑین گے"

مادھو آچارج۔ شکر ہے۔ شکر ہے۔ آپ کا جیسا نام سُنا تھا ویسا ہی پایا۔ پرمیشر آپ کو خوش رکھے۔ مجھے پوچھنا صِرف یہ ہے کہ اگر جنگ کی تجویز ہے تو اُسکے لیئے انتظام کیا ہو۔

پشوپتی۔ انتظام کو عام طور پر ظاہر نہین کر سکتا۔ مگر سوار اور پیدل جو جمع ہو رہے ہین اُن کا حال آپ کو یہان چند دنوں کے رہنے سے معلوم ہو جائے گا۔

مادھو۔ ہان کچھ کچھ حال تو معلوم ہوا ہے۔

پشوپتی۔ تو پھر انتظام کے بارے مین دریافت کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

مادھو۔ وجہ یہ ہے کہ ایک بہادر جوان یہان آیا ہے۔ یعنی مگدھ کا شہزادہ ہیم چندر

اُس کی بہادری تو یہان تک مشہور ہے - آپ نے بھی سُنا ہوگا -

پشوپتی - ضرور سُنا ہے - اور یہ بھی سُنا ہے کہ وہ آپ کے چیلے ہین - مگر یہ تو بتلائیے کہ ایسے بہادر کے ہوتے ہوے مگدہ کا ملک کیونکر چھن گیا -

مادھو - وجہ یہ تھی کہ جب مسلمانون نے حملہ کیا اُسوقت ہیم چندر مگدہ مین نہ تھا

پشوپتی - کیا وہ نودیپ مین تشریف لاے ہین -

مادھو - ہان - یہ سُنکر کہ مسلمانون کا قصد ادھر آنے کا ہے - وہ یہان اسلیئے آئے ہین کہ مسلمانون کا مقابلہ کرین - اگر آپ لوگ اُن سے مددلین گے تو دونون کے لیے بھلائی ہے -

پشوپتی - اُن کے قیام کے لیئے مین انتظام کیئے دیتا ہون - ہمارے اُن کے آپس کی شرائط بعد کو طے کیئے جائین گے -

اِس کے بعد مہاراج کی اجازت سے دربار برخاست ہوا -

دوسرا باب

گلبدن

ہیم چندر کے قیام کے لیئے شہر کے بیرونی حصے مین دریاے گنگ کے قریب ایک محل تجویز ہوا - مادھو آچارج کے مشورے سے ہیم چندر اُس محل مین جاکر ٹھہرا -

نودیپ مین جناردن نامی ایک غریب برہمن رہاکرتا تھا - زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے تھے - کانون سے سنائی بھی نہ پڑتا تھا - اسکی بوڑھی بیوی بھی نہایت کمزور اور ضعیفہ تھی - تھوڑے دنون پیشتر آندھی پانی مین اُسکی جھوپڑی تباہ ہوگئی تھی - ریاست کے لوگون کی اجازت سے وہ اُس محل کے ایک حصے مین رہاکرتا تھا - جب اُسے معلوم ہوا کہ کوئی شہزادہ محل مین قیام پذیر

ہوگا تو اُسکو فکر ہوئی کہ کوئی اور مکان تلاش کرے - ہیم چندر نے جب یہ حال سُنا تو اُسکو ملال ہوا کہ اُسکی وجہ سے بوڑھے برہمن کو تکلیف ہوگی - اُس نے خیال کیا کہ اتنے بڑے مکان مین دونون رہ سکتے ہین - بیچارے برہمن کو تکلیف کیون دیجائے دگبجے سے کہا کہ برہمن سے کہدے کہ وہ بھی اُسی مکان مین بدستور رہے - دگبجے نے کسی قدر ہنس کر جواب دیا -

"یہ کام مجھسے نہ ہو سکے گا - برہمن مہاراج میری بات اپنے کانون سے نہ سُنین گے"

اصلیت تو یہ تھی کہ برہمن کسی کی بات نہ سنتا تھا - ہیم چندر کو خیال ہوا کہ شاید برہمن کو نوکر سے بات چیت کرنے مین تکلف ہے یہ سوچ کر وہ خود ہی برہمن سے ملنے کے لیے گیا - ہیم چندر نے پرنام کیا - اور برہمن نے دعا دینے کے بعد پوچھا - "تم کون ہو"

ہیم چندر - مین آپ کا تابعدار ہون -

برہمن - کیا کہا - کیا تمھارا نام رام کرشن ہے -

ہیم چندر کو خیال ہوا کہ برہمن اونچا سنتا ہے - کسی قدر بلند آواز سے کہا -

"میرا نام ہیم چندر ہے - مین برہمنون کا تابعدار ہون"

برہمن - بہتر - بہتر - پہلے اچھی طرح نہ سُن پایا تھا - تمھارا نام ہنومان داس ہے -

ہیم چندر نے خیال کیا کہ صحیح نام کی چندان ضرورت نہین - اصل مطلب کہنا چاہیئے - کہنے لگا -

"لوگون نے یہ محل میرے ٹھہرنے کے لیے تجویز کیا ہے - مین نے سُنا کہ میرے آنے کا حال سُنکر آپ کسی دوسری جگہ جانے کا انتظام کر رہے ہین"

برہمن - ابھی تک گنگا اشنان کے لیے مین نہین گیا - اب جانے والا ہون -

ہیم چندر۔ (بہت بلند آواز سے) وقت پراشنان کر لیجیئے گا۔ مین اسوقت یہ کہنے آیا ہون کہ آپ اس گھر کو چھوڑ کر کہین جانے کا ارادہ نہ کرین۔
برہمن۔ گھر مین نہ کھاؤن گا۔ تمھارے یہان آج کس لیئے دعوت ہے۔
ہیم چندر۔ بہتر ہے۔ کھانے کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ مگر اس مکان مین جس طور پر آپ رہتے تھے اُسی طرح رہیئے۔
برہمن۔ بہت اچھا بہت اچھا۔ برہمن کو کھلانے کے بعد کُچھ دیا بھی جاتا ہے۔ تم رہتے کہان ہو۔

ہیم چندر مایوس ہو کر پلٹا جاتا تھا کہ اتنے مین پیچھے کی طرف سے کسی نے اِنکا دامن پکڑ کر روکا۔ مڑ کر ہیم چندر نے دیکھا۔ دیکھتے ہی پہلے تو یہ خیال گذرا کہ پھولون سے بنی ہوئی دیبی کی مورت ہے۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ مورت جاندار ہے۔ پھر جو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مورت نہین ہے۔ بلکہ خالق نے اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ ایک لڑکی کی صورت مین دکھایا ہے۔

اس حسینہ کا ابھی کم سنی کا زمانہ ہے یا اب اُٹھتی ہوئی جوانی ہے۔ اس کا اندازہ ہیم چندر نہ کر سکا۔

نہایت ہی نازک اور شیرین آواز سے اُس حسینہ نے کہا "بابا سے تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ تو تمھاری باتین سُن نہین سکتے"

ہیم چندر۔ یہ تو معلوم ہوا۔ تم کون ہو۔
جواب۔ مین منورما ہون۔
ہیم چندر۔ یہ تمھارے بابا ہین۔
منورما۔ تم بابا سے کیا کہہ رہے تھے۔
ہیم چندر۔ مین نے سُنا تھا کہ وہ اس گھر کو چھوڑ کر جانے والے ہین۔ مین منع کرنے

آیا تھا کہ وہ یہان سے نہ جائین۔
منورما۔ اِس مکان مین ایک شہزادے ٹھہرے ہین۔ وہ ہم لوگون کو یہان کیون رہنے دین گے۔
ہیم۔ وہ شہزادہ مین ہی ہون۔ میری خود خواہش ہے کہ آپ لوگ یہین رہین۔
منورما۔ کیون۔

اِس ”کیون“ کا جواب دینا آسان نہ تھا۔
ہیم چندر کو اور کچھ جواب نہ سوجھا۔ کہنے لگا۔
”کیون؟ فرض کرو کہ تمھارا بھائی اگر یہان آکر ٹھہرتا تو کیا وہ تمکو یہان سے نکال دیتا“
منورما۔ توکیا تم میرے بھائی ہو۔
ہیم چندر۔ آج سے مین تمھارا بھائی ہون۔ اب تو ٹھیک ہے۔
منورما۔ ہان۔ تو ٹھیک ہے۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔ مجھے چھوٹی بہن سمجھکر مجھپر خفا نہ ہوا کرنا۔

ہیم چندر اس بھولے پن کے جواب کو سُنکر سخت متعجب ہوا کہ یہ کیسی لڑکی ہے یا تو اِسمین قدرتی معصومی ہے یا پاگل ہے۔ جواب دیا۔ ”کیون مین خفا کیون ہونگا“
منورما۔ شاید مین کوئی خطا کرون۔
ہیم۔ خطا دیکھکر کون نہین خفا ہوتا۔

یہ سُنکر منورما کسی قدر افسردگی کے ساتھ تھوڑی دیر چپکی کھڑی رہی۔ پھر کہنے لگی۔

”مین نے کبھی بھائی نہین دیکھا۔ کیا بھائی سے بہ وہ یا لحاظ کرتے ہین“
ہیم۔ نہین۔

منورما۔ ہان۔ تو مین تم سے پردہ یا لحاظ نہ کرونگی۔

ہیم چندر نے ہنسکر جواب دیا۔" میری باتین تو تمھارے بابا نے نہ سنین۔ پھر اب کیا کیا جائے۔

منورما۔ دیکھو مین کہے دیتی ہون۔

یہ کہکر منورما نے آہستہ آہستہ نہایت ہی شائستہ طریقے سے ہیم چندر کی تجویز اپنے بابا کو سمجھائی۔ ہیم چندر کو بڑا تعجب ہوا کہ اُس بہرے نے منورما کی باتین سمجھ لین۔

برہمن بہت خوش ہوا۔ اور ہیم چندر کو دعائین دے کر کہنے لگا۔" برہمنی سے کہہ دو کہ شہزادے اُن کے پوتے ہین۔ آکر دعائین دے" یہ کہکر وہ "برہمنی" "برہمنی" کہہ کر پکارنے لگا۔ برہمنی اُسوقت کسی قدر فاصلے پر کام مین مشغول تھی۔ پکارنے کی آواز نہ سُنی۔ برہمن خفا ہو کر کہنے لگا۔

"برہمنی مین یہی بڑا عیب ہے۔ کانون سے کم سنتی ہے"

تیسرا باب

آوارہ خانمان

ہیم چندر نے تو ایک عالی شان محل مین قیام کیا۔ مگر مرنالنی۔ غریب الوطن مبتلائے رنج و محن۔ بے یار و مددگار۔ بے مونس و غمخوار۔ مرنالنی کہان ہے۔ شام کا وقت بادلون کی ہلکی ہلکی سُرخی۔ اور زردی مائل بسیاہی ہوچلی ہے۔ دریائے گنگ کی سطح آب پر اندھیری چھانے لگی۔ نوکر کے ہاتھ مین چراغ یا صبح کو کھلنے والے پھولون کی طرح آسمان پر تارے نکلنے لگے۔ ہلکی ہلکی ہوا سطح آب کو اس طور پر جنبش دیتی تھی جس طرح چاہنے والے کے ہاتھ لگانے سے کسی معشوقہ کے جسم مین تھرتھری پیدا ہوجاتی ہے چارون طرف سناٹا جو ہوا تو دھارے کی آواز صاف طور پر معلوم ہونے لگی۔

کشتی والون نے کشتیان کنارے لگاکر رات کو آرام کرنے کا بندوبست شروع کیا۔ انھین کشتیون مین ایک چھوٹی سی ڈونگی ایک مقام پر دریا کے کنارے ٹھہری۔ ملاح کھانے پینے کے انتظام مین مشغول ہوے۔

اس ڈونگی مین دو عورتین سوار تھین۔

ناظرین سے اس کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ وہ عورتین مرنالنی اور گرجایا تھین۔

گرجایا نے مرنالنی کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔

"شکر ہے آج کا دن بھی ختم ہوا"

مرنالنی نے کچھ جواب نہ دیا۔ گرجایا نے پھر کہا۔ "کل بھی یون ہی کٹے گا۔ پرسون بھی کٹ جاے گا۔ یہ دن بھی کٹ ہی جائین گے"۔ مرنالنی نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔ ہان ایک لمبی سانس ضرور لی۔

گرجایا کہنے لگی۔ "واہ۔ واہ۔ یہ کیا۔ رات دن فکرمند رہنے سے ہوگا کیا۔ اگر یہ سمجھو کہ نودیپ پہونچکر بھی جی خوش نہوگا تو ابھی سویرا ہے۔ لوٹ چلین۔"

مرنالنی۔ لوٹ کر کہان جاؤ گی۔

گرجایا۔ چلو رشی کیش کے مکان پر پھر چلین۔

مرنالنی۔ اُس سے تو یہ بہتر ہے کہ اسی گنگا مین ڈوب مرین۔

گرجایا۔ اچھا تو چلو متھرا چلین۔

مرنالنی۔ مین تو کہہ چکی ہون کہ میرا وہان ٹھکانا نہین ہے۔ جس گھر سے آوارہ عورت کی طرح رات کو چرا کر چلی آئی اب اُس گھر مین جاکر کیا منھ دکھاؤنگی۔

گرجایا۔ مگر تم کچھ اپنی خوشی سے تو آئین نہین۔ اور نہ کسی بری نیت سے آئین۔ تو پھر جانے مین کیا ہرج ہے۔

مرنالنی - مگر ان باتون کو یقین کون کرے گا - جب گھر مین سب مجھے آنکھون پر بٹھاتے تھے - اس گھر مین نظرون سے گری ہوئی ذلیل ہوکر کیونکر رہا جائے گا -

گرجایا اندھیرے کی وجہ سے یہ دیکھ نہ سکی کہ مرنالنی کی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے ہین - وہ کہنے لگی - "تو پھر کہان جاؤ گی"

مرنالنی - جہان کا ارادہ کیا ہے وہین چلو -

گرجایا - وہان تو ہنسی خوشی سے جانا چاہیئے - آخر تم اُداس کیون رہتی ہو جس کے دیکھنے کے لیئے آنکھین مشتاق ہین اُسی سے ملنے کے لیئے ہم لوگ جا رہے ہین - اس سے بڑھکر اور خوشی کیا ہوگی -

مرنالنی - ہائے مصیبت تو یہی ہے کہ وہان مجھسے اُن سے ملاقات نہوگی -

گرجانا - کیون - کیا وہ کہین اور چلے گئے -

مرنالنی - ہون گے تو وہین - مگر تمکو معلوم ہے کہ اُنھون نے عہد کرلیا ہے کہ مجھسے سال بھر نہ ملین گے - مین اُنکے عہد کو کیونکر توڑ سکتی ہون -

گرجایا سر جھکا کر سوچنے لگی - مرنالنی نے پھر کہا - "اور اُنکے پاس مین کس طور پر جاؤنگی کیا یہ کہون گی کہ رشی کیش سے خفا ہو کر چلی آئی - یا یہ کہون گی کہ رشی کیش نے مجھے بدکار سمجھکر گھر سے نکال دیا -

گرجایا - تو کیا وہان تم سے اور ہیم چندر سے ملاقات نہ ہوگی -

مرنالنی - نہ -

گرجایا - تو پھر جانا بھی بے سود ہے -

مرنالنی - وہ مجھے نہ دیکھ پائین گے مگر مین تو اُنکو دیکھ لونگی مین اسی وجہ سے جاتی ہون کہ اُنھین دیکھ لون -

گرجایا ہنسی کو روک نہ سکی - ہنسکر کہنے لگی - "اب تو میرا گانے کو جی چاہتا ہے"

"درس بن انکھیان ترس رہین۔ پیا اُلجھ رہے اور کہین +
تڑپ تڑپ جیا جات سکھی ری۔ ہمرے پیا کو کھبر نہین +
درس بن انکھیان ترس رہین"

گرجایا۔ تمھارا جی تو اُنکو دیکھ کر بھر جائے گا مگر اُس سے میرا پیٹ تو نہ بھرے گا مین اپنے کھانے پینے کی کیا فکر کرون گی۔

مرنالنی۔ مجھے کچھ دستکاری آتی ہے۔ ہار بنا لیتی ہون۔ تصویر کھینچ لیتی ہون کپڑے پر پھول کاڑھ لیتی ہون۔ مین یہ چیزین بناؤنگی اور تم اُنکو بازار مین بیچ لانا۔

گرجایا۔ اور مین گھر گھر گیت گایا کرونگی۔ یہ گاؤنگی۔

"بدھ نے ادھم مرنال کو کانٹن سہت بنائے"

مرنالنی نے کسی قدر ہنسی اور کسی قدر غصے کے ساتھ گرجایا کی طرف دیکھا۔ گرجایا کہنے لگی۔ "اگر ایسی نگاہ سے میری طرف دیکھو گی تو مین گاؤن گی" اور گانے لگی۔

"سکھی ری نیا موری کیسے لاگے پار۔ جھانجھر نیا آن پری منجدھار"
"گہری رے ندیا رین اندھیری۔ ڈوبے کھویا بھیو متوار"

مرنالنی۔ محبت کرکے پچھتانا کیا۔ مین تو خوشی سے ڈوب مرتی۔

گرجایا۔ خوشی سے۔

مرنالنی۔ ہان خوشی سے۔

گرجایا۔ تو تمنے پانی مین رتن دیکھا ہوگا۔

چوتھا باب

کھڑکی

ہیم چندر اُسی محل مین رہنے سہنے لگا۔ جنا ردن سے روز ہی ملاقات ہوتی تھی۔

اور کچھ نہ کچھ اشارون سے بات چیت بھی ہو جاتی تھی منورما بھی روز ہی ملتی تھی کبھی دو چار باتین ہو جاتین - اور کبھی یون ہی وہ اپنے کام کاج کو چلی جاتی - اصلیت یہ تھی کہ منورما کی کیفیت کبھی ہیم چندر کی سمجھ مین نہ آتی - اول تو اُسکی عمر کا پتہ نہ چلتا تھا معمولاً اُس کے معصوم چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کم سن چھوکری ہے - مگر کبھی چہرے پر بھاری پن اور سنجیدگی نمودار ہو جاتی تھی - دوسرے یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ وہ بیاہی ہے یا بن بیاہی -

ایک روز ہیم چندر نے ترکیب سے باتون مین پوچھا -

"منورما تمھاری سسرال کہان ہے"

منورما نے جواب دیا - "مین نہین کہہ سکتی"

اور ایک روز پوچھا - "منورما تم کے برس کی ہوئین" اُس نے وہی جواب دیا "مین نہین کہہ سکتی"

ہیم چندر کو وہان ٹھہرا کر مادھو آچارج ادھر اُدھر سفر مین چلا گیا کہ اور لوگون کو ترغیب دے کر اس بات پر آمادہ کرین کہ گوڑ دیش کے راجہ کو مسلمانون کے مقابلے مین مدد دین - ہیم چندر تنہا رہ گیا - دن مشکل سے کٹتا تھا - کبھی کبھی جی مین آتا تھا کہ مرنالنی جہان مقیم ہے وہان جائے مگر پھر یہ سوچتا تھا کہ اگر مرنالنی سے ملا تو عہد شکنی ہو گی - اور اگر نہ ملا تو جانا بیکار - وہان جانے سے تو باز رہا مگر مرنالنی کا خیال ہر وقت دل مین بسا رہتا تھا - ایک روز شام کے بعد وہ اپنے سونے کے کمرے مین پلنگ پر پڑا ہوا مرنالنی کے دھیان مین تھا - اُسکی یاد مین بھی ایک خاص خوشی تھی - سامنے کھڑکی کھلی ہوئی تھی - اُس سے باہر کی چیزون پر نگاہ پڑتی تھی - سردی کا شروع زمانہ - چاندنی کھلی ہوئی - آسمان صاف شفاف ستارون سے بھرا ہوا - کہین کہین سفید بادلون کا جھنڈ بھی تھا - کھڑکی سے فاصلے پر گنگا بھی دکھلائی پڑتی تھی - پانی پر چاند کی کرنین پڑتی تھین

دور سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر کچھ دھوان سا چھایا ہوا ہے - برسات کے پانی سے دریا زور دن پر تھا - اُس کھڑکی سے ہوا بھی آتی تھی - چونکہ دریا کی طرف سے آتی تھی اسلیئے اُسمین خنکی بھی تھی - اور رات کو کھلنے والے پھولون کی خوشبو سے بسی ہوئی تھی - دریا کے کنارے جو درخت تھے اُنکے پتون کو جنبش دیتی ہوئی اور پھولون کے بو سے لپٹی ہوئی وہ ہوا کھڑکی مین آتی تھی - اور ہیم چندر یاد محبوب مین پڑا ہوا تھا دفعتاً کھڑکی کی طرف اندھیرا سا چھا گیا - چاند کی روشنی چھپ گئی - کھڑکی کی طرف ایک شخص کا سر دکھلائی پڑا - چونکہ کھڑکی زمین سے کسی قدر بلندی پر تھی - اسلیئے اس شخص کے جسم کا اور حصہ نہ دکھلائی پڑا - صرف چہرہ نظر پڑا - لمبی لمبی ڈاڑھی - اور سر پر کلنگی دکھلائی پڑی -

ہیم چندر نے پلنگ سے ایک کر اپنی تلوار ہاتھ مین لے لی - تلوار نے کر غور سے پھر دیکھا تو کچھ نظر نہ پڑا - اُسی طرح تلوار ہاتھ مین لیے ہوے ہیم چندر گھر سے باہر نکلا - کھڑکی کے نیچے آکر دیکھا - مگر وہان کوئی نہ تھا - مکان کے چارون طرف - گنگا کے کنارے ادھر اُدھر ہیم چندر نے تلاش کی - مگر کہین کوئی شخص نہ ملا -

ہیم چندر پلٹ آیا اور جنگی لباس زیب تن کیا - جسطرح صاف آسمان مین دفعتاً بادل آجاتے ہین اُسی طرح اُس کا شگفتہ چہرہ سنجیدہ اور بھاری ہو گیا - دشمن کی تلاش مین نکل کھڑا ہوا - اُس چہرے کو دیکھ کر اُسے یقین ہو گیا تھا - کہ ہو نہ ہو مسلمان بنگالے مین پہونچ گئے -

پانچوان باب

تالاب کے کنارے

جس طرح بھوکا شیر شکار کی تلاش مین جاتا ہے اُسی طرح ہیم چندر اُس مسلمان کی تلاش مین نکلا - مگر وہ مسلمان ملنے کا کہان - اُسکا کچھ پتہ نہ تھا گو ہیم چندر نے

ایک ہی مسلمان دیکھا مگر خیال یہ پیدا ہوا کہ مسلمانون کا لشکر کہین قریب آگیا ہے۔ اور یہ شخص جاسوس بنکر آیا ہے۔ اگر پورا لشکر آگیا ہے تو اُس سے تنہا ہیم چندر کیونکر لڑ سکتا تھا۔ مگر طبیعت نے نہ مانا اور وہ تنہا مکان سے نکلا۔ جس کام کی وجہ سے وہ مرنالنی سے نہ مل سکا اُس کام مین تساہل کیونکر کرتا۔ وہ تیز قدم بڑے راستے کی طرف چلا۔ بڑے راستے پر جانے کے لیے ہیم چندر کے قیام گاہ سے ایک پگ ڈنڈی تھی۔ اُسی پگ ڈنڈی پر وہ چلا۔ اُس کے قریب ایک بڑا پختہ تالاب تھا۔ تالاب کے قریب بہت سے مولسری۔ چمپا۔ قدم۔ پیپل۔ برگد۔ آم۔ املی۔ وغیرہ کے درخت تھے یہ درخت قطار در قطار نہ تھے بلکہ جا بجا جھنڈ کے جھنڈ۔ درختون کے سائے کی وجہ سے تالاب کے کنارے بالکل اندھیرا گھُپ تھا۔ یہ بھی مشہور تھا کہ وہان بھوت پریت رہتے ہین اسی وجہ سے شہر کے لوگ شام کے بعد اُدھر نہ جاتے تھے۔

اُس زمانے مین ہر شخص بھوت پریت کا قائل تھا۔ ہیم چندر بھی اُنکے وجود کو مانتا تھا۔ مگر اِس خیال سے اُسکو اُدھر جانے مین تامل نہ ہوا۔ وہ بے کھٹکے تالاب کے کنارے کنارے چلا۔ یہ خوف تو ضرور تھا۔ مگر دل سے بھوتون کا خیال نہ گیا۔ نہایت ہی ہوشیاری سے ہر شے کو دیکھتا ہوا جاتا تھا۔ جب اُس راستے پر پہونچا جہان سے تالاب کی سیڑھیون پر لوگ اُترتے تھے تو دفعتاً چونک پڑا۔ دیکھا کہ سب سے آخر سیڑھی پر پانی مین پاؤن ڈالے ہوے کوئی سفید پوش بیٹھا ہے۔ پوشاک سفید۔ لمبے لمبے بال سر سے پاؤن تک لٹکے ہوے۔ اُسکو بھوت پریت سمجھ کر ہیم چندر کا ارادہ ہوا کہ چپکے چپکے وہان سے چل دے۔ مگر پھر خیال گزرا کہ شاید کوئی انسان ہو۔ یہ سوچ کر ہیم چندر بے خوف آہستہ آہستہ سیڑھیون سے اُترنے لگا۔ مگر وہ عورت بدستور اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ ہیم چندر اُس کے قریب پہونچا۔ اُسوقت وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ہیم چندر کی طرف مڑ کر اُس نے اپنے چہرے کے سامنے والے بالون کو ہٹایا۔ ہیم چندر نے اُس کی صورت دیکھی۔

وہ چڑیل نہ تھی ۔ لیکن اگر وہ چڑیل ہوتی تو شاید ہیم چندر کو اس قدر تعجب نہ ہوتا۔
کہنے لگا۔ "کون منورما ۔ تم یہان کہان"
منورما۔ مین تو یہان اکثر آتی ہون ۔ مگر تم یہان کیونکر آئے ۔
ہیم چندر۔ مین کام سے آیا ہون ۔
منورما۔ رات کے وقت یہان کیا کام ۔
ہیم ۔ مین پھر کہون گا ۔ تم رات کو یہان کیون آئین ۔
منورما۔ تمنے یہ سپاہیانہ لباس کیون پہنا ۔ ہاتھ مین برچھا ۔ کمر مین تلوار ۔ میان پر یہ چمک کیا رہا ہے ۔ کیا ہیرے جڑے ہین ۔ ماتھے پر روشنی کیسی ۔ کیا یہ بھی ہیرا ہے ۔ اتنے ہیرے تمنے کہان پائے
ہیم ۔ میرے پاس تھے ۔
منورما۔ رات کے وقت اتنے ہیرے لیکر کہان نکلے کوئی چور چھین نہ لے ۔
ہیم ۔ کسی کی مجال نہین کہ مجھسے یہ ہیرے چھین لے ۔
منورما۔ بہر حال رات کے وقت اِن چیزون کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ کیا اپنی شادی کرنے جاتے ہو
ہیم ۔ تم کیا سمجھتی ہو ۔
منورما۔ انسانون کی جان لینے کے ہتھیار لگاکر کوئی شادی کرنے نہین جاتا ۔ تم لڑائی کے لیے جا رہے ہو ۔
ہیم ۔ لڑون گا کس سے ۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم یہان کیا کرتی تھین ۔
منورما۔ مین نہا رہی تھی ۔ نہاکر ہوا مین بال سکھلا رہی تھی ۔ دیکھو بال ابھی تک بھیگے ہین ۔
یہ کہکر منورما نے اپنے بال ہیم چندر کے ہاتھ مین لگا دئے ۔
ہیم ۔ رات کو نہانا کیا معنی ۔
منورما۔ میرے جسم مین آگ پڑا کرتی ہے ۔
ہیم ۔ گنگا چھوڑکر یہان نہانے کیون آئین ۔

منورما۔ یہان کا پانی بڑا ٹھنڈا ہے۔
ہیم۔ کیا تم ہمیشہ یہین آکر نہاتی ہو۔
منورما۔ ہان۔
ہیم۔ مین تو تمھاری شادی کی فکر کرون گا۔ شادی کے بعد یہان کیونکر آؤ گی۔
منورما۔ پہلے شادی تو ہوئے۔
ہیم چندر نے ہنس کر کہا۔ "تم بوڑھی بے شرم"
منورما۔ خفا کیون ہوتے ہو تمنے تو کہا تھا کہ کبھی خفا نہونگا۔
ہیم۔ اسکا برا نہ ماننا۔ ہان یہ تو بتاؤ کہ تمنے ادھر سے کسی کو جاتے ہوئے دیکھا۔
منورما۔ دیکھا ہے۔
ہیم۔ وہ کس لباس مین تھا۔
منورما۔ مسلمانون کے لباس مین۔
ہیم۔ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ مسلمانون کا لباس تھا۔
منورما۔ مین نے پیشتر مسلمانون کو دیکھا ہے۔
ہیم۔ کیا۔ تمنے کہان دیکھا۔
منورما۔ کہین دیکھا ہے۔ کیا تم اُسی مسلمان کی تلاش مین نکلے ہو۔
ہیم۔ ہان۔ وہ گیا کس طرف۔
منورما۔ تم پوچھکر کیا کروگے۔
ہیم۔ اُسے مارون گا۔
منورما۔ آدمی کے مارنے سے کیا ہوگا۔
ہیم۔ مسلمان میرے جانی دشمن ہین۔
منورما۔ تو ایک مسلمان کے مار ڈالنے سے کیا فائدہ ہوگا۔

ہیم - جتنے مسلمان میرے سامنے پڑجائین گے سب کو مارونگا -
منورما - اتنی ہمت ہے -
ہیم - ہان ہے -
منورما - اچھا تو میرے ساتھ آؤ -
ہیم چند کسی قدر پریشان ہوا کہ مسلمانون سے جنگ کرنے چلا - اب لڑکی رہنما ہوئی -
منورما اُس کے دل کی بات سمجھ گئی - کہنے لگی " مجھے چھوکری سمجھکر میرا اعتبار نہین کرتے "
ہیم چند نے منورما پر غور سے نظر ڈالی - نہایت متعجب ہوکر سوچنے لگا کہ منورما انسان ہے یا کوئی اور

چھٹا باب

پشوپتی

وزیر پشوپتی کوئی معمولی آدمی نہ تھا - راجہ بوڑھا تھا - اور بڑھاپے کی وجہ سے کسی کام کی طرف متوجہ نہوتا تھا سلطنت کا کام خواہ مخواہ وزیر کے سپرد کیا گیا - نتیجہ یہ ہوا کہ دولت اور ثروت مین پشوپتی کسی طور پر راجہ سے کم نہ تھا -
پشوپتی کی عمر کوئی پینتیس سال کی ہوگی - صورت شکل سے شریف معلوم ہوتا تھا قد کسی قدر لانبا - سینہ چوڑا - ہاتھ پاؤن سڈول - بدن گٹھا ہوا - رنگ پگھلے ہوے سونے کی طرح - پیشانی بہت کشادہ - گویا دماغی قوت کا مندر - ناک لمبی اور اونچی - آنکھین چھوٹی - مگر ان مین غیر معمولی چمک اور تیزی - چہرے سے عقلمندی اور تیزی نمایان روزمرہ فکرون کی وجہ سے کسی قدر روکھاپن بھی موجود تھا - بہر حال راجہ کے دربار مین

ایسا خوشرو جوان کوئی نہ تھا - لوگون کی راے تھی کہ کُل مُلک بنگالہ مین پشوپتی سے زیادہ لائق اور ہوشیار کوئی شخص نہ تھا -

وہ قوم کا برہمن تھا - مگر اُس کے وطن کا حال کسی کو معلوم نہین - لوگ کہتے تھے کہ اُسکا باپ علوم شاشتر مین ماہر مگر غریب برہمن تھا - یہ صرف پشوپتی کی ذاتی قابلیت تھی کہ اُس نے ایسا رتبہ حاصل کیا - کم سنی کے زمانے مین پشوپتی اپنے باپ کے پاس بنارس مین شاشتر پڑھا کرتا تھا - وہین کیشب نامی ایک بنگالی برہمن رہتا تھا - کیشب کی ایک ہشت سالہ لڑکی ہیم وتی - اسی کے ساتھ پشوپتی کی شادی ہوئی - مگر نہ معلوم کیا اتفاق گذرا کہ جس روز شادی ہوئی - اُسی رات کو کیشب اپنی لڑکی کو لے کر کہین غائب ہوگیا - بہت کچھ تلاش ہوئی - مگر اُن دونون کا پتہ نہ چلا - پشوپتی نے پھر شادی نہ کی - اور اسی لیے وہ مکان مین تنہا رہا کرتا تھا -

آج رات کو اپنے محل کے ایک کنارے والے کمرے مین پشوپتی تنہا بیٹھا ہے - اُس کمرے کے پچھواڑے آم کا باغ ہے - اُس کمرے سے باغ مین جانے کے لیے ایک خفیہ دروازہ لگا ہوا ہے - اُس دروازے پر اگر کسی نے آہستہ آہستہ دھکا دیا - ایک شخص اندر گھسا - وہ قوم کا مسلمان تھا - اُسی کو ہیم چندر نے کھڑکی کے پاس جھانکتے ہوے دیکھا تھا - پشوپتی نے اُس شخص کو بٹھلا کر نشانی مانگی - جب اطمینان ہوگیا تو پشوپتی نے کہا -

"معلوم ہوا کہ آپ مسلمانون کے سپہ سالار کے معتبر رفیق اور قاصد ہین - کیا آپ ہی کا نام محمد علی ہے - یہ فرمایئے کہ سپہ سالار کی کیا تجویز ہے"

مسلمان - ہمارے افسر کی تجویز آپ کو معلوم ہے - وہ چاہتے ہین کہ بغیر لڑے بھڑے یہ مُلک فتح ہو جائے - آپ یہ فرمایئے کہ آپ کس طور پر اس سلطنت کو ہمارے افسر کے حوالے کر دین گے -

پشوپتی ۔ ابھی تو یہ بات طے نہین ہوئی کہ مین یہ ملک آنکے حوالے کر دون گا۔ اپنے ملک کا بدخواہ ہونا بڑا گناہ ہے ۔ مین ایسا کام کیون کرنے لگا ۔

مسلمان ۔ بہتر ۔ مین رخصت ہوتا ہون ۔ اگر ایسا ہی خیال تھا تو آپنے بختیار خلجی کے پاس اپنا قاصد بیکار بھیجا ۔

پشو ۔ قاصد اس لیئے بھیجا تھا کہ دریافت کرون کہ وہ جنگ کے لیے کہان تک آمادہ ہین ۔

مسلمان ۔ اس کا حال مجھسے پوچھ لیجیئے ۔ میرے آقا کو اگر کسی کام مین خوشی ہوتی ہے تو جنگ مین ۔

پشو ۔ آدمیون کی لڑائی مین یا حیوانون کی لڑائی مین ؟ ۔ کیا ہاتھی کی لڑائی مین بھی خوش ہوتے ہین ۔

محمد علی نے بگڑکر جواب دیا ۔ "ہم یہان والون سے لڑنے آئے ہین ۔ آپ یہی سمجھ لین کہ حیوانون سے لڑنے آئے ہین ۔ بہرحال مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے محض مذاق کے لیئے مجھے بلایا ہے ۔ ہم لوگ جنگ وجدل سے واقف ہین ۔ مذاق سے واقف نہین ۔ جس کام سے واقف ہین وہی کام کرین گے" یہ کہہ کر محمد علی اُٹھنے لگا ۔

پشوپتی ۔ تھوڑی دیر اور ٹھہریئے ۔ دو باتین اور سُن لیجیئے ۔ اِس ملک کو مسلمانون کے حوالے کر دینا مجھے نامنظور بھی ہے ۔ اور منظور بھی ہے ۔ دراصل یہان کا راجہ مین ہون ۔ راجہ سین کا نام ہی نام ہے ۔ جبتک پوری قیمت نہ ملے اسوقت تک مین اپنا ملک آپ کے حوالے کیون کر دون ۔

محمد علی ۔ آخر آپ کیا چاہتے ہین ۔

پشو ۔ خلجی کیا دین گے ۔

محمد علی - آپ کی موجودہ حالت بدستور قائم رہیگی - آپ کی جان - آپ کا مال - آپ کا رتبہ قائم رہے گا - بس وہ اتنی رعایت کر سکتے ہین -

پشو - تو مجھے مِلا کیا خاک - یہ سب چیزین تو اب بھی میری ہین - مین اس گناہ کبیرہ کو کس لالچ مین اپنے سر لون -

محمد - اگر ہمارا ساتھ ندیا تو آپ اِن سب چیزون سے محروم ہو جائینگے - اگر جنگ کی ٹھہر گئی تو آپ کو اپنی دولت اور ثروت اور زندگی تک کے لالے پڑ جائینگے -

پشو - جبتک جنگ کا خاتمہ نہ ہو ان باتون کا فیصلہ نہین ہو سکتا - آپ یہ نہ سمجھیئے گا کہ ہم لوگ جنگ کے لیے تیار نہین - ہمین یہ بھی معلوم ہے کہ مگدہ مین بلوہ ہونے والا ہے - اور خلجی کو بڑی فکر ہے کہ اس بلوے کو روکین - اس غرض سے اُنکو چند دنون تک اس جنگ کو ملتوی کرنا پڑے گا - وہ مجھے پوری قیمت ندین نہ سہی - اگر جنگ ہی کی ٹھہرے گی تو ہم لوگون کے لیے یہی مناسب موقع ہے کہ لڑائی چھیڑ دین -

محمد - کیا مضائقہ - اچھا یہ تو فرمایئے کہ آپ کیا چاہتے ہین -

پشو - سنیئے - آج کل اس ملک کا راجہ مین ہی ہون - مگر مجھے لوگ راجہ نہین کہتے - میری خواہش یہ ہے کہ مین خود راجہ کہلاؤن - سنا ندان سین اگر تباہ ہو جائے تو پشوپتی بنگالے کا راجہ بنے -

محمد - تو اسمین ہم لوگون کا کیا فائدہ ہوا -

پشو - آپ کو مین خراج دونگا - اور مسلمانون کی مدد سے یہان حکومت کرونگا -

محمد - اگر آپ واقعی اس ملک پر پورے طور سے حکمران ہین - تو ہم لوگون کی مدد کی کیا ضرورت ہے - خود ہی کیون راجہ نہین بن بیٹھتے -

پشو - مین صاف صاف حال بیان کیئے دیتا ہون - اوّل یہ کہ راجہ سین راج میرے آقا ہین - اور مجھسے بڑی محبت کرتے ہین - اگر مین اپنے زورون انکا تخت چھین لون - تو دنیا مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ ہون گا - اگر ظاہرا مین آپ لوگون سے لڑنے کا سامان کرون اور دراصل کسی ترکیب سے آپ کو بغیر جنگ کے قابض کرا دون تو آپ راجہ کو تخت سے اُتار کر مجھے تخت پر بٹھا سکتے ہین - اور مین کوئی مجھے بُرا بھی نہ کہے گا - دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ تغیر و تبدل سے ممکن ہے کہ ملک مین بلوہ ہو جائے تو اُسوقت آپ لوگون کی مدد سے مین اُس بلوہ کو بہ آسانی فرو کر سکون گا - تیسرے اگر مین خود راجہ بن بیٹھون تو آپ لوگون کے جو تعلقات سین راج سے ہین وہی مجھسے ہون گے - اور ممکن ہے کہ مجھی سے جنگ چھڑ جائے مین لڑائی کے لیئے تیار ہون - مگر جنگ دو سر دار د - اگر مینے فتح پائی تو مجھے کچھ نفع نہو گا - لیکن اگر شکست ہوئی تو مین کہین کا نرہا - اگر آپ لوگون کے مشورے سے مین راجہ بنون گا تو اس بات کا اندیشہ نرہے گا -

محمد علی - آپ کی رائے بڑی عاقلانہ ہے اور مجھے آپ کے کہنے کا پورا یقین ہے - مین بھی صاف صاف حال آپ سے کہے دیتا ہون - اس مین شک نہین کہ بختیار خلجی آجکل بہت سی فکرون مین مبتلا ہین - مگر ہونا یہی ہے کہ کل ہندوستان پر مسلمانون کی حکومت قائم ہو - ہان آپ اس ملک کے حکمران ہو سکتے ہین ممکن ہے کہ خلجی کے نائب کے طور پر آپ یہان حکومت کرین - یہ آپ کو منظور ہے یا نہین -

پشو پتی - ہان یہ منظور ہے -

محمد - بہتر - ایک بات اور پوچھنا ہے - جس بات کا آپ نے وعدہ کیا ہے وہ آپ کے امکان مین کیونکر ہے -

پشتو - بغیر میرے حکم کے ایک سپاہی بھی لڑنے پر آمادہ نہ ہوگا - راجہ کا خزانہ میرے ایک معتمد ملازم کے ہاتھ مین ہے - بغیر میری اجازت کے جنگ کے لیئے ایک کوڑی بھی خرچ نہین ہوسکتی - خلجی سے کہدینا کہ پانچ ہمراہی لیکر چلے آئین - کوئی بھی اُن سے پوچھنے والا نہو گا کہ وہ کون ہین -

محمد - ایک بات اور ہے - یہان مسلمانون کا جانی دشمن ہیم چندر مقیم ہے - اُسکا سر آج ہی رات کو مسلمانون کے لشکر مین بھجوانا ہوگا -

پشتو - آپ لوگ یہان پہونچکر اُسکا سر کاٹ لیجیئے گا - جو شخص ہمارا مہمان ہے اُسکے ساتھ ہم دغا کیونکر کر سکتے ہین -

محمد - مسلمانون کی آمد سنتے ہی وہ شہر چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوگا - آج وہ بالکل بےفکر ہے - آج ہی کچھ لوگون کو بھیج دیجیئے کہ وہ اُسکا خاتمہ کر دین -

پشتو - بہتر - یہ بھی منظور ہے -

محمد - اب مجھے اطمینان ہوگیا لہذا اجازت دیجیئے -

پشتو - بہتر - ہان ایک بات اور پوچھنا ہے -

محمد - ارشاد -

پشتو - مین تو ملک آپ لوگون کے حوالے کر دونگا - ایسا نہ ہو کہ آپ مجھے یہان سے نکال دین -

محمد - آپ کے وعدے کے اعتبار پر ہم لوگ بہت تھوڑی سی فوج لے کر شہر مین داخل ہون گے - اگر ہملوگ اپنے وعدے کے مطابق عمل نہ کرین تو آپ ہمکو بآسانی نکال سکتے ہین

پشتو - اگر آپ تھوڑی فوج لے کر نہ آئے -

محمد - تو آپ جنگ پر آمادہ ہوجایئے گا -

یہ کہکر محمد علی رخصت ہوا -

ساتوان باب

کوتوال

محمد علی کے جانے کے بعد ہی ایک اور شخص نے اُسی چور دروازے کے پاس آکر آہستہ سے کہا کہ "حاضر ہون"، لپشو پتی نے کہا کہ ہان آؤ۔ وہ شخص اندر آیا اور پشو پتی کو پرنام کیا۔ اُس نے دعا دی۔ اور پوچھا "کہو شانت شیل سب خیر وعافیت ہے"

شانت - ایک ایک بات پوچھیئے تو مین رفتہ رفتہ سب حال بیان کردون

پشو - مسلمانون کے لشکر مین گئے تھے۔

شانت - وہان تو کوئی جا نہین سکتا۔

پشو - کیون -

شانت - وہان جنگل ایسا گھنا ہے کہ کوئی اُسمین گھس نہین سکتا۔

پشو - کلھاڑی لیکر درختون کو کاٹتے چھانٹتے وہان کیون نہ گیئے۔

شانت - شیرون اور ریچھون کا بھی تو خوف تھا۔

پشو - تو ہتھیار لے کر کیون نہ گیئے۔

شانت - کئی لوگ اِس طور پر گیئے اُن سب کو مسلمانون نے تہ تیغ کیا۔

پشو - اگر ایسا ہی تھا تو تم بھی وہین رہ گیئے ہوتے۔

شانت - اگر مین رہ جاتا تو یہان آکر آپ کو خبر کون دیتا۔

پشو پتی - (ہنسکر) پھر آنے کے قابل تو تمھین سے تھے -

شانت - مین ہی خبر دینے حاضر ہوا ہون -

پشو پتی نے خوش ہوکر پوچھا کہ تم کیونکر وہان تک پہونچے۔

شانت ۔ مین نے ہتھیارون اور مسلمانون کی پوشاک کو پیٹھ پر باندھ لیا ۔ اور لکڑی کاٹنے والون کے ساتھ جنگل مین داخل ہوا ۔ جب مسلمانون نے دیکھا تو لکڑی کاٹنے والون کو مارنے لگے ۔ مین چھپ کر ایک درخت کی آڑ مین ہوگیا ۔ اور وہان مسلمانونکی پوشاک پہن لی ۔ پھر کیا تھا ۔ مسلمانون کی طرح مین بھی اُنکے لشکر مین داخل ہوگیا ۔

پشو ۔ بڑا کام کیا ۔ مسلمانون کی فوج کتنی ہوگی ۔

شانت ۔ وہ بڑا جنگل اُنکی فوج سے بھرا ہے ۔ کوئی پچیس ہزار سپاہی ہونگے ۔

پشوپتی پر تھوڑی دیر کے لیئے سکتہ سا طاری ہوگیا ۔ اُس کے بعد پوچھا کہ وہان کیا کیا باتین ہو لی تھین ۔

شانت ۔ بہت سی باتین سنین ۔ مگر مین اُن باتون کو آپ سے بیان نہین کرسکتا ۔

پشو ۔ کیون ۔

شانت ۔ مین اُنکی زبان نہین سمجھتا ۔

پشوپتی کو ہنسی آگئی ۔ شانت شیل نے کہا ۔ "محمد علی کے یہان آنے سے مجھے بڑا اندیشہ پیدا ہوگیا"

یہ سنکر پشوپتی چونک سا پڑا ۔ اور کہنے لگا ۔ "کیون"

شانت ۔ اُن کے آنے کا حال بعض لوگون کو معلوم ہوگیا ۔

پشو ۔ تمنے کیونکر جانا ۔

شانت ۔ یہان حاضر ہوتے وقت مین نے دیکھا کہ ایک شخص درخت کی آڑ مین چھپ گیا ۔ وہ جنگی لباس پہنے ہوے تھا ۔ باتون باتون مین معلوم ہوا کہ اُس نے محمد علی کو یہان آتے ہوے دیکھا ۔ اور اُسی کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے ۔ اندھیرے مین مین نہ پہچان سکا کہ کون شخص ہے ۔ مصلحتاً مین نے اُسے تصویرون والے کمرے مین بند کردیا ۔

پشوپتی نے شانت شیل کوتوال کو شاباش دی - اور کہنے لگا -

"اُس شخص کے بارے مین کل فیصلہ کیا جائیگا - آج رات بھر وہین بند رہنے دو - اِسوقت ایک اور کام تمھین کرنا ہوگا - مسلمانون کے سپہ سالار کی خواہش ہے کہ آج ہی شب کو شہزادہ مگدہ کا سر اُنکے پاس پہونچ جائے - اُسکا انتظام اِسی وقت کرلو"

شانت - یہ کام کچھ آسان نہین ہے - وہ شہزادہ ہے - کچھ لسپو یا کھٹمل نہین ہے - کہ جب چاہا چٹکی سے مل دیا -

پشو - مین تم سے تنہا جانے کے لیئے نہین کہتا - اور لوگون کو ساتھ لے کر اُس کے مکان پر حملہ کردو -

شانت - دُنیا کیا کہیگی -

پشو - دُنیا کہیگی کہ ڈاکوؤن نے مار ڈالا -

شانت - بہتر ہے - جو ارشاد ہو - تو مین اب جاتا ہون -

پشوپتی نے شانت شیل کو انعام دے کر رخصت کیا - رخصت کرنے کے بعد وہ اُس آراستہ و پیراستہ مندر مین آیا جہان اشٹ بھوجا دیوی کی مورت تھی آتے ہی سر کے بھل زمین پر سجدہ کیا - سجدے کے بعد کھڑا ہوگیا - اور دونون ہاتھ جوڑکر نہایت عاجزی سے لہجے مین کہنے لگا -

"ماں! دنیا کی پالنے والی! مین بڑے سمندر مین پھاندا ہون - ماں میری خبر لینا - میرا بیڑا پار لگانا - مین اِس ملک کو کبھی نجس مسلمانون کے ہاتھ مین نہ جانے دونگا - ہان اگر گناہگار ہون تو اس بات کا کہ پُرانے راجہ کی جگہہ مین راجہ ہونگا - جس طور پر کسی کانٹے کو کانٹے سے نکالتے ہین - اور پھر دونون کانٹون کو پھینک دیتے ہین - اُسی طرح مسلمانون کی مدد سے اس ملک کا راجہ بنکر مسلمانونکو

یہان سے نکال دونگا۔ مان! اسمین کونسا گناہ ہے۔ اگر اسمین گناہ بھی ہو تو مین زندگی بھر رعایا پروری کرکے اُس گناہ کی تلافی کردونگا۔

"اے دنیا کی پیدا کرنے والی مان! ۔ مہربانی کرکے میری مراد برلا۔"

یہ کہکر پشوپتی نے پھر سجدہ کیا۔ سجدے کے بعد اپنے آرام کرنے کے کمرے کی طرف جانے والا تھا کہ سامنے دیکھا حُسن عالم افروز۔

دیکھا کہ دروازے مین ایک زندہ دیوی کھڑی ہوئی ہے۔ پہلے تو پشوپتی کچھ جھجکا۔ پھر مارے خوشی کے باچھین کھل گئین۔ اُس عورت نے روکھے پن سے کہا "پشوپتی" پشوپتی نے دیکھا تو منورما!

آٹھوان باب

دلبر

جگمگاتا ہوا مندر۔ مندر کے باہر چاندنی پھیلی ہوئی۔ دروازے مین منورما۔ منورما کو دیکھ کر پشوپتی کا دل سمندر کی لہرون کی طرح اُچھلنے لگا۔

منورما کچھ ایسی پستہ قامت نہ تھی۔ مگر اُسے دیکھکر یہی معلوم ہوتا تھا کہ بہت کم سن ہے۔ وجہ یہ تھی۔ کہ اُس کے چہرے پر بہتیل بھولاپن اور انتہا کی ملائمت تھی صورت پر بچون کی سی معصومی برستی تھی۔ ہیم چندر نے تخمینہ کیا تھا کہ وہ پندرہ برس کی ہوگی۔ اُسکی صورت دیکھکر یہ اندازہ بیجا نہ تھا۔

منورما کی عمر سترہ برس کی تھی یا سولہ کی یا اس سے کم و بیش۔ اس کا حال تواریخ مین درج نہین ہے۔ ناظرین خود اُسکی عمر کا اندازہ کرلین۔

منورما کی عمر کچھ ہی ہو۔ مگر تھی وہ قیامت کی حسینہ۔ حسن بھی کیسا۔ عالم افروز نظارہ سوز۔ نہایت ہی دلکش۔ چمپئی رنگ۔ کالے کالے گھونگر والے بال۔

سانپ کے بچون کی طرح رو سے روشن پہ لہراتے تھے - پانی سے بھیگی ہوئین ملائم اور چمکدار لٹین اُسوقت اور بھی قیامت ڈھا رہی تھین - نصف چاند کی طرح صاف شفاف پیشانی - سیاہ تپلیون والی چنچل آنکھین - گویا گل نیلوفر کی دو پنکھڑیان بھونرون کے بیٹھنے سے کسی قدر ہل رہی ہین - نہایت ہی سڈول ناک کے پھڑکتے ہوے نتھنے - دونون ہونٹ تھے کہ صبح کو سورج کی کرن سے کھلتی ہوئی سُرخ پھول کی شبنم آلود پنکھڑیان - گال گویا چاند کی کرنون سے بنے ہوے - جب ہرن کو یہ خوف ہوتا ہے کہ اُسکے بچون کو کوئی مارنے آیا ہے اور گھبرایا ہوا وہ گردن اُٹھا کر دیکھتا ہے - اُسیطرح کی گردن - جوڑا باندھنے کے بعد بھی چھوٹے چھوٹے ملائم بال گردن پر کھیلا کرتے ہین - اگر ہاتھی کے دانتون مین پھولون کی سی نرمی ہوتی - اور چمپا کے پھولون مین گڑھنے کے قابل سختی ہوتی - اور چاند کی کرنین جسم دار ہوتین تو اِن چیزون سے اُسکے ہاتھ بن سکتے تھے - اُسکا دل صرف اُسی کے دل سے بننے کے قابل تھا - یہ باتین اور حسینون مین بھی پائی جاتی ہین - مگر منورما اسلیئے بےمثل تھی کہ اُسمین از سر تا پا نزاکت کوٹ کوٹ کر بھری تھی - جسم نازک - ہونٹ بھوین پیشانی نازک - گال نازک - بال نازک گیسو جو سانپ کے بچون کی طرح تھے وہ بھی نازک بچون کی طرح - گردن اور گردن کی جنبش نازک ہاتھ اور ہاتھون کی جنبش نازک - دل اور دل کی دھڑکن مین نزاکت پاؤن اور پاؤن کے اُٹھانے مین نزاکت - چلنے مین نزاکت - معلوم ہوتا تھا کہ درخت کی پھولون بھری بیل فصل بہار کی ہوا سے آہستہ آہستہ ہل رہی ہے - باتون مین نزاکت - گویا دریا کی دوسری جانب سے کسی درد آشنا خوش گلو کے گانے کی سوز بھری ہوئی شیرین آواز آرہی ہے - نظر مین نزاکت - معلوم ہوتا تھا کہ بادلون سے گھرے ہوے چاند سے لمحہ بھر کے لیئے کرن نمودار ہوگئی - اُسوقت منورما مندر کے دروازے پر کھڑی ہوئی ہے - گردن کسی قدر اُٹھی ہوئی - نگاہ پشوپتی کی طرف - کچھ بھیگے ہوے بال ایک ہاتھ مین ایک قدم

کسی قدر آگے بڑھا تھا۔ جس آن بان سے منورما کھڑی تھی اُس آن بان مین انتہا کی نزاکت۔ اُسکے بھولے بھولے چہرے پر مندر کے چراغ کی روشنی پڑ رہی تھی۔ پشو پتی۔ ٹکٹکی باندھکر دیکھنے لگا۔

نوان باب

دلدادہ

پشو پتی ٹکٹکی باندھے ہوے دیکھنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے منورما کے بحر حسن مین ایک عجیب سماں نظر آیا۔ جس طرح سمندر کی سطح آفتاب کی شعاعون سے روشن ہو اور بادلون کے گھر آنے سے رفتہ رفتہ اُسپر تاریکی دوڑ جائے اُسی طرح پشو پتی کے دیکھتے ہی دیکھتے منورما کا بھولا بھولا ملائم چہرہ سنجیدہ اور بھاری ہونے لگا۔ وہ بچپن کی سی معصومی باقی نرہی۔ چہرے پر استقلال اور سنجیدگی کی شان نمودار ہونے لگی۔ بھولے پن کا غروب اور دلیری کا طلوع ہونے لگا۔ پشو پتی نے کہا۔

"منورما۔ اتنی رات گئے کہان آئین۔ اور یہ کیا۔ آج تم اس روپ مین کیون ہو؟"

منورما نے جواب دیا۔ "مین کس روپ مین ہون"

پشو پتی۔ تمھارے دو روپ ہین۔ ایک روپ مین تم معصوم بھولی بھالی لڑکی معلوم ہوتی ہو۔ اُس روپ مین تم کیون نہ آئین۔ میرے دل کو تو اُسی روپ سے تسکین ہوتی ہے۔ اور تمھارا یہ روپ سنجیدگی۔ دلیری اور عظمت سے بھرا ہوا۔ اِسے دیکھکر میرا دل ڈرجاتا ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی بڑے مشکل کام مین مشغول ہو۔ آج تم اس روپ مین مجھے ڈرانے کیون آئین۔

منورما۔ آج تم اتنی رات تک جاگ کر کیا کرتے رہے۔

پشو۔ مین تو راج کے کام مین مشغول تھا۔ مگر تم۔

منورما۔ دیکھو۔ پھر دہی۔ راج کے کام مین تھے یا اپنے کام مین۔
پشو۔ پھر وہ راج کا کام ہو یا اپنا کام۔ مین مشغول کب نہین رہتا ہون۔ یہ آج ہے کیا جو تم مجھسے پوچھ رہی ہو۔
منورما۔ مین نے سب سُنا ہے۔
پشو۔ سُنا کیا۔
منورما۔ پشوپتی کی مسلمانون سے صلاحین۔ اور شانت شیل سے باتین۔ دروازے کے پاس سے سب مین نے سُنا۔

پشوپتی کے چہرے پر بادل سا چھا گیا۔ تھوڑی دیر تک فکر مین غرقاب رہکر کہنے لگا۔
,,اچھا ہوا۔ ہرج ہی کیا۔ مین خود ہی وہ سب باتین تمسے کہتا۔ تمنے پہلے ہی سُن لیا تو کیا مضائقہ۔ تم کو سب حال یون ہی معلوم ہے،،
منورما۔ پشوپتی تم مجھسے ہاتھ دھو بیٹھے۔
پشوپتی۔ کیون۔ یہ کیا کہتی ہو۔ مین نے یہ سب تجویزین تمھاری ہی خاطر سے کی ہین۔ آج کل مین راجہ کا ملازم ہون۔ اپنی مرضی کے مطابق کام نہین کر سکتا اگر اس حالت مین بیوہ سے شادی کرون تو مجھے لوگ جماعت سے خارج کر دین جب مین خود راجہ ہو جاؤن گا تو اسوقت کسکی مجال ہوگی کہ مجھے خارج کر دے۔ جس طرح بلال سین نے ایک فرقہ قائم کیا تھا۔ اسی طرح سے بیوہ سے شادی کرنے والون کا ایک نیا فرقہ مین قائم کر دونگا۔
منورما۔ (ٹھنڈی سانس لے کر) پشوپتی یہ سب باتین خواب کی ہین۔ تم راجہ ہوے کہ وہ خواب جاتا رہا۔ مین ہرگز تمھاری رانی نہ ہون گی۔
پشوپتی۔ آخر اسکی وجہ۔
منورما۔ وجہ! جب ریاست کا بوجھ تمھارے سر پر ہوگا تو تم مجھسے محبت کیا کروگے۔

ریاست ہی تمھارے دل مین بسیگی - اور مین نظر انداز ہو جاؤنگی جب تمھین محبت نہوگی تو مین تمھاری بیوی کیون بنونگی -
پیشوپتی - تم ایسی باتین دل مین کیون لاتی ہو - پہلے تم - اسکے بعد ریاست جیتے جی میرا یہی حال رہے گا -
منورما - اگر ریاست سے بڑھکر اپنی بیوی کو چاہو گے تو ریاست کا کام ہو چکا جو راجہ عورتون کا دلدادہ ہوا وہ راج نہین کر سکتا -
پیشو - جس کے گھر مین تم ایسی عورت ہو گی اُسکو کوئی خوف نہین - بہر حال جو کچھ ہو تمھاری وجہ سے مین راج بھی چھوڑ سکتا ہون -
منورما - تو پھر راج لے کر کیا کرو گے - چھوڑنے کے لیئے کسی چیز کا حاصل کرنا بیکار ہے -
پیشو - میرا خاص منشا یہ ہے کہ تمسے شادی ہو سکے -
منورما - اِس امید سے ہاتھ دھو بیٹھو - اگر تم راجہ ہو گئے تو مین کبھی تمھاری بیوی نہ بنونگی -
پیشو - کیون - آخر مین نے کیا قصور کیا -
منورما - تم دغاباز ہو - مین دغاباز آدمی کی کس طرح خدمت کر سکتی ہون -
پیشو - کیون - مین نے دغابازی کیا کی -
منورما - تمھارا ارادہ ہے کہ اپنے مالک اور اپنے پرورش کرنے والے کو تخت سے اُتار دو - جو شہزادہ تمھارا مہمان ہو کر آیا ہے اُسکو مار ڈالنے کا قصد ہے - کیا یہ کام دغابازون کے نہین - جو شخص اپنے آقا کا وفادار نہوا - وہ اپنی بیوی کے ساتھ کب وفادار ہو سکتا ہے -
پیشوپتی نے سر جھکا لیا اور چپ ہو گیا - منورما نے پھر کہا -

"پشوپتی - مین ہاتھ جوڑتی ہون - تم ان کم عقلی کی باتون سے باز آؤ"
پشوپتی ان باتون کو سُنکر ازحد پریشان ہوا - منورما کی محبت کہتی تھی کہ اُسکے سامنے راج کی کیا ہستی ہے - راج کی خواہش کہتی تھی کہ جو کچھ ہو - ملک کا راجہ ہونا بڑی چیز ہے - مگر پھر منورما کی محبت زور باندھتی تھی - اور دل ہی دل مین کہتا تھا کہ اگر منورما مل جائے تو اُسکے ساتھ فقیری بھی اچھی ہے - پھر یہ سوچتا تھا کہ اگر راجہ نہ ہوا اور منورما مل گئی تو دُنیا کے لوگون کے منھ دکھانے کے قابل نہ رہے گا - سب لوگ نفرت کرین گے وہ نفرت کیونکر برداشت کیجائے گی - کچھ جواب نہ دے سکا - جب منورما نے دیکھ کر کچھ جواب نہین بلتا - تو کہنے لگی -
"سُنو پشوپتی - تمنے میری بات کا جواب نہ دیا - خیر - مین اب رخصت ہوتی ہون مگر یہ کہے جاتی ہون کہ اگر تمنے دغا بازی کی تو جیتے جی ملاقات نہو گی"
یہ کہکر منورما - پیچھے کی طرف ہٹی - پشوپتی رونے لگا - فوراً ہی منورما پلٹ پڑی پشوپتی نے نگاہ اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تو وہ عظمت اور سنجیدگی کی شان باقی نہ تھی - بلکہ وہی بھولی بھالی نادان منورما پشوپتی کا ہاتھ تھامے ہوے رو رہی تھی -
منورما نے پوچھا - تم روتے کیون ہو - پشوپتی نے اپنی آنکھون سے آنسو پونچھ کر کہا - "تمھاری باتون پر"
منورما - کیون - مین نے کہا کیا -
پشو - تم مجھے چھوڑ کر جاتی تھین -
منورما - اچھا - اب ایسا مین نہ کرون گی -
پشو - تم میری رانی ہو گی -
منورما - ہان ہون گی -
پشوپتی مارے خوشی کے باغ باغ ہوگیا - تھوڑی دیر تک دونون ایک دوسرے کے

منہ کی طرف دیکھتے ہوئے بیٹھے رہے۔ دفعتاً منورما اُٹھی اور چل دی۔

دسوان باب

مقیتہ

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ منورما کے پیچھے پیچھے ہیم چندر ایک مسلمان کی تلاش مین تالاب کی طرف سے آرہا تھا۔ جب پشوپتی وزیر کا مکان قریب آیا تو منورما نے کہا ”سامنے یہ مکان دیکھتے ہو“

ہیم۔ ہان۔

منورما۔ اسی مکان مین وہ مسلمان گیا ہے۔

ہیم۔ کیون۔

منورما نے اِس سوال کا جواب نہ دیا۔ اور کہنے لگی۔

”تم یہین درخت کی آڑ مین کھڑے ہو جاؤ۔ ادھر ہی ہو کر وہ پلٹے گا“

ہیم۔ اور تم کہان جاؤ گی۔

منورما۔ مین بھی اِسی مکان مین جاؤن گی۔

ہیم چندر نے کچھ جواب نہ دیا مگر منورما کی باتون سے کسی قدر تعجب ضرور ہوا۔ بہرحال اُس کے کہنے کے مطابق وہ راستے سے کسی قدر ہٹ کر ایک درخت کی آڑ مین کھڑا ہو رہا۔ منورما کسی خفیہ راستے سے مکان کے اندر داخل ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد شانت شیل ادھر سے ہو کر گزرا۔ اُسنے دیکھا کہ ایک شخص درخت کی آڑ مین چھپا ہوا ہے۔ دل مین کھٹکا ہوا کہ یہ کون ہے۔ وہ اُدھر گیا۔ پہلے خیال گزرا کہ کوئی چور ہے۔ پوچھا کہ ”کون ہے اور یہان کیا کرتا ہے“ قریب سے ہیم چندر کی قیمتی پوشاک دیکھکر پوچھا آپ کون ہین۔

ہیم چندر ۔ مین کوئی سہی ۔
شانت ۔ آپ یہان کیا کرتے ہین ۔
ہیم ۔ مین یہان ایک مسلمان کی تلاش مین کھڑا ہون ۔
شانت شیل چونک سا پڑا اور کہنے لگا " وہ مسلمان یہان کہان "
ہیم ۔ اِسی گھر مین گیا ہے ۔
شانت ۔ یہان کیون گیا ۔
ہیم ۔ یہ مجھے نہین معلوم ۔
شانت ۔ یہ گھر ہے کسکا ۔
ہیم ۔ مجھے یہ بھی نہین معلوم ۔
شانت ۔ تو آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اِسی گھر مین وہ مسلمان گیا ہے ۔
ہیم ۔ تم اِسکو پوچھ کر کیا کروگے ۔
شانت ۔ یہ گھر میرا ہے ۔ اگر مسلمان یہان گیا ہے تو اسمین شک نہین کہ کسی بُری نیّت سے گیا ہے ۔ آپ مُسلح ہین ۔ اگر جی چاہے تو میرے ساتھ آئیے ۔ تاکہ ہم دونون مل کر اُس چور کو پکڑین ۔

ہیم چندر نے منظور کیا اور شانت شیل کے ساتھ ہولیا ۔ شانت شیل صدر دروازے سے ہیم چندر کو ہرشی کیش کے مکان مین لے گیا ۔ اور ایک کمرے مین جاکر کہا ۔ " اسی کمرے مین میرے سونے چاندی کی چیزین رہتی ہین ۔ آپ یہان کی خبر رکھیئے ۔ اور تب تک مین جاکر پتہ لگاتا ہون کہ یہ مسلمان کہان چھپا ہے " یہ کہکر شانت شیل اُس کمرے سے باہر نکل آیا ۔ اور باہر آتے ہی دروازے کی زنجیر چڑھادی تھی ۔ ہیم چندر اُسی کمرے مین مقید ہوگیا ۔

گیارھواں باب

رہائی

پشوپتی سے رخصت ہوکر منورما جھپٹ کر اس کمرے کی طرف آئی جسمیں ہیم چندر قید تھا۔ آتے ہی اسنے دروازہ کھول دیا۔ اور ہیم چندر سے کہا۔

"ہیم چندر باہر نکل جاؤ"

ہیم چندر مکان سے باہر نکلا۔ منورما بھی اُسی کے ساتھ ساتھ چلی۔ ہیم چندر نے پوچھا۔

"مین قید کیوں کر دیا گیا تھا۔

منورما۔ اس کا حال پھر کہوں گی۔

ہیم۔ وہ تھا کون۔ جسنے مجھے کمرے مین بند کر دیا تھا۔

منورما۔ شانت شیل۔

ہیم۔ شانت شیل کون۔

منورما۔ کوتوال۔

ہیم۔ کیا اسکا مکان ہی ہے۔

منورما۔ نہ۔

ہیم۔ یہ مکان ہے کس کا۔

منورما۔ پھر کہونگی۔

ہیم۔ وہ مسلمان کدھر گیا۔

منورما۔ اپنے لشکر کو پلٹ گیا۔

ہیم۔ لشکر کو۔ کتنی فوج ہے۔

منورما۔ پچیس ہزار۔

ہیم - پڑاؤ کہاں ہے -
منورما - مہابن میں -
ہیم - مہابن کہاں ہے -
منورما - اس شہر سے کچھ فاصلے پر اتر کی جانب -
ہیم چند رسکوت میں آکر سوچنے لگا - منورما نے کہا " سوچتے کیا ہو - کیا تم اُن سے لڑ سکتے ہو"
ہیم - پچیس ہزار سے ایک آدمی کیا لڑ سکتا ہے -
منورما - تو پھر اب کیا کرو گے - کیا گھر کو واپس چلے جاؤ گے -
ہیم - نہ - گھر کو تو ابھی نہ جاؤں گا -
منورما - تو پھر کہاں جاؤ گے -
ہیم - مہابن -
منورما - جب لڑائی کا ارادہ نہیں ہے تو مہابن جاکر کیا کرو گے -
ہیم - مسلمانوں کے دیکھنے کے لیئے جاؤں گا -
منورما - دیکھنے سے کیا ہو گا -
ہیم - دیکھ کر یہ معلوم ہو جائے گا کہ اُن لوگوں کو کس ترکیب سے مار سکتا ہوں -
منورما - کیا خوب - پچیس ہزار آدمیوں کو مارو گے - کیا بے اٹکل باتیں کرتے ہو -
ہیم - منورما - تمکو یہ سب باتیں کہاں سے معلوم ہوئیں -
منورما - ایک اور خبر بھی ہے - آج تمھارے مارنے کے لیئے تمھارے گھر میں ڈاکو آئینگے
آج مکان پر نہ جانا -
یہ کہکر منورما چل دی -

بارھوان باب

مہمان نوازی

ہیم چندر اپنے قیام گاہ پر واپس آیا - اور ایک خوبصورت گھوڑے پر سوار ہوکر مہابن کی طرف روانہ ہوا۔ شہر سے باہر نکل کر کچھ دور گیا تھا کہ دفعتاً کندھے مین درد سا محسوس ہوا دیکھا تو معلوم ہوا کہ کندھے مین کسی کا تیر آکر لگا ہے - گھوڑون کی ٹاپون کی آواز بھی کان مین پڑی - مڑکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تین شخص گھوڑون پر سوار اُس کی طرف آ رہے ہین۔

ہیم چندر نے گھوڑے کا رُخ اُدھر پھیر دیا - اور اُن لوگون کا انتظار کرنے لگا۔ پھر دیکھا کہ ایک سوار نے اُسکو نشانہ بنا کر تیر چلانے کا ارادہ کیا - ہیم چندر نے برچھی کے ذریعے سے اُن تیرون کو روکا - اُن سوارون نے پھر تیر چلائے - ہیم چندر پھر بچا - اب اُن لوگون نے تابڑتوڑ تیرون کی بوچھار شروع کردی - ہیم چندر نے اپنی ڈھال نکالی - اور اُن تیرون سے اپنی حفاظت کی - دو ایک تیر گھوڑے کے تو لگے - مگر خود محفوظ رہا -

یہ حالت دیکھکر سوارون کو تعجب ہوا اور وہ آپس مین کچھ مشورہ کرنے لگے - موقع پاکر ہیم چندر نے ایک شخص پر تیر چلایا - وہ تیر اُس کے ماتھے پر اس زور سے پڑا کہ وہ سوار گھوڑے سے گر کر زمین پر آگیا -

باقی دو سوارون نے اپنے برچھے سنبھالے - اور ہیم چندر کی طرف جھپٹے - اگر وہ ہیم چندر پر برچھا چلاتے تو ہیم چندر اُنکی زد کو روک لیتا - مگر اُنھون نے گھوڑے پر وار کیا - ہیم چندر نے گھوڑے کو بھی بچانا چاہا - ایک کا وار تو خالی گیا - مگر دوسرے سوار کا برچھا گھوڑے کی گردن مین گھس گیا - گھوڑا زمین پر گر کر تڑپنے لگا -

ہیم چندر فن سپاہ گری مین کامل تھا جیون ہی گھوڑے کے زخم لگا وہ اس کی پیٹھ سے پھاند کر زمین پر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنا برچھا لے کر کہنے لگا۔ "یہ برچھا میرے باپ کا دیا ہوا ہے۔ دشمن کا خون پیئے بغیر یہ واپس نہین آتا۔" اسکی یہ بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اُس کے وار سے زخمی ہو کر دوسرا سوار بھی زمین پر گرا۔ یہ دیکھ کر تیسرے سوار نے اپنے گھوڑے کی باگ پھیر دی اور بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ بھاگنے والا سوار شانت شیل تھا۔

اب موقع پا کر ہیم چندر نے اُس تیر کو نکالا جو اُس کے کندھے مین کھٹک رہا تھا۔ وہ تیر گوشت مین دور تک چلا گیا تھا۔ تیر کے نکالتے ہی خون بہنے لگا۔ ہیم چندر نے اپنے کپڑون سے دبا کر کوشش کی کہ خون کا بہنا بند ہو جائے۔ مگر خون نہ بند ہوا خون نکلنے سے رفتہ رفتہ ضعف سا معلوم ہونے لگا۔ ہیم چندر نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین مسلمانون کے لشکر مین جانے کا موقع نہین ہے گھوڑا مر ہی چکا تھا۔ اسکی قوت خود جواب دیئے جاتی تھی۔ جبرًا و قہرًا آہستہ آہستہ وہ شہر کی طرف چلا۔

شہر کے کنارے پہونچتے پہونچتے ہیم چندر پر بہت ضعف طاری ہوا۔ کپڑے بھی لہو مین شرابور تھے۔ قدم بھی بمشکل اُٹھتے تھے۔ شہر مین پہونچ کر اتنی طاقت نہ رہی کہ آگے بڑھ سکے۔ ایک چھوٹے سے مکان کے قریب ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔

پَو پھٹنے کا وقت تھا۔ رات بھر کا جاگنا۔ ساری رات کی دوڑ دھوپ۔ خون نکل جانے سے قوت کا زوال۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہیم چندر کو چکر آ گیا۔ درخت کی جڑ کے سہارے بیٹھا۔ آنکھین بند ہو گئین۔ نیند نے زور باندھا غفلت چھا گئی۔ خواب مین یہ آواز کانون مین سنائی دی۔

"بدھنا نے ادھم مرنال کو کانٹن سہت بنائے"

تیسرا حصہ

پہلا باب

وہ تمھارے کون ہین؟

جس مکان کے قریب درخت کے نیچے ہیم چندر سو رہا تھا اُس مکان مین ایک ملاح رہا کرتا تھا - اور اُس مین تین درجے تھے - ایک مین کھانا پکا کرتا تھا دوسرے مین اُس ملاح کی بیوی اپنے چھوٹے چھوٹے بچون کو لے کر رہا کرتی تھی اور تیسرے درجے مین اُس ملاح کی جوان لڑکی رتن مئی اور دو اور جوان عورتین سو رہی تھین - اُن دونون عورتون سے ناظرین واقف ہین - مرنالنی اور گرجایا کو اور کہین جگہ نہ ملی اِس لیئے وہ اِسی مکان مین آکر ٹھہرین -

ایک ایک کر کے تینون جوانین صبح کو بیدار ہوئین - پہلے رتن مئی کی آنکھ کھلی اُس نے گرجایا سے مخاطب ہو کر کہا -

"پیاری"

گرجایا - کیا ری -

رتن - اُٹھو دلاری -

گرجایا - ابھی ہے خماری -

رتن - بلا سے ہماری - پانی سے بھگو دون ساری -

گرجایا - مین تیرے نینون کی ہون ماری - تجھپہ گئی واری - مصیبت جھیلون گی ساری -

رتن - تو ہے چتر ناری - مین تک ملانے مین ہاری -

گرجابایا۔ بڑی بھولی بچاری۔

رتن۔ تو بک بک مچاری۔ مین تو کام کو سدھاری۔

یہ کہکر رتن مئی گھر کے کامون مین مشغول ہوئی۔ مرنالنی ابھی تک چپ پڑی رہی۔ رتن مئی کے جانے کے بعد گرجابایا نے کہا۔

"مرنالنی جاگین؟"

مرنالنی۔ کب سے جاگ رہی ہون۔ نیند آتی بھی ہے تو بہت کم۔

گرجابایا۔ پڑے پڑے کیا سوچتی تھین۔

مرنالنی۔ وہی جو ہمیشہ سوچتی ہون۔

گرجابایا۔ سمجھ مین نہین آتا کہ مین کیا کرون۔ یہ تو مین نے سُنا ہے کہ وہ مین اسی شہر مین مگر ابھی تک پتہ نہ ملا کہ ہین کہان۔ لیکن ابھی ہم لوگون کو آئے ہوے دو ہی تین دن ہوے۔ پتہ مل ہی جائے گا۔

مرنالنی۔ اگر یہان پتہ نہ چلا تو مجھے جیتے جی اِسی مَلاّح کے گھر مین رہنا پڑے گا۔ میرا اور کہین ٹھکانا نہین۔

گرجابایا اور مرنالنی دونون کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اتنے مین رتن مئی دوڑی ہوئی آئی۔ اور کہنے لگی۔ "یہان آؤ۔ یہان آؤ۔ دیکھو تو ہمارے برگد کے نیچے کوئی سو رہا ہے۔"

مرنالنی اور گرجابایا مکان کے دروازے پر آئین۔ دیکھتے ہی دونون نے پہچان لیا کہ کون ہے۔ مرنالنی اچھل سی پڑی۔ گرجابایا کے گلے سے چمٹ گئی۔ اور گرجابایا گانے لگی۔

"بدھنا نے ادھم مرنال کو کانٹن سہت بنائے"

یہی آواز سونے کی حالت مین ہیم چندر کے کان مین پڑی تھی۔ گرجابایا کو

گاتے ہوئے دیکھ کر مرنالنی نے کہا۔ "چپ رہ۔ کہیں وہ ہم لوگوں کو دیکھ نہ لیں۔ اُن کی آنکھ کھلا ہی چاہتی ہے اندر چل کر آڑ سے دیکھو کہ وہ کرتے کیا ہیں۔ وہ جدھر جائیں تم بھی دور دور پیچھے پیچھے چلی جانا۔ ارے یہ کیا۔ یہ اُن کے جسم پر خون کے دھبے معلوم ہوتے ہیں۔ اچھا تو میں بھی تمھارے ساتھ ساتھ چلونگی۔

ہیم چندر کی آنکھ کھلی۔ برچھی کے سہارے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور آہستہ آہستہ اپنے مکان کی طرف چلا۔ جب کسی قدر فاصلے پر پہونچ گیا تو مرنالنی اور گرجایا بھی اپنے مکان سے باہر آئیں۔ رتن مٹی نے پوچھا۔

"مرنالنی وہ تمھارے کون ہیں؟"

مرنالنی نے جواب دیا۔ "ایشر کو معلوم ہے"

دوسرا باب

اعتبار

نیند آجانے سے ہیم چندر کو کسی قدر طاقت بھی آگئی تھی۔ اور خون کا نکلنا بھی بہت کچھ بند ہوگیا تھا۔ برچھے کے سہارے سے وہ اپنے قیام گاہ پر پہونچا۔ وہاں آکر دیکھا کہ منورما دروازے پر کھڑی ہے۔

مرنالنی اور گرجایا نے بھی آڑ سے کھڑے ہوکر منورما کو دیکھا۔ منورما بُت کی طرح خاموش کھڑی رہی۔ اُسکو دیکھ کر مرنالنی نے دل ہی دل میں خیال کیا "اگر ہیم چندر اچھی صورت کے عاشق ہیں۔ تو میرا عیش ختم ہوگیا"

گرجایا نے بھی خیال کیا۔ "اگر ہیم چندر اچھی صورت پر مفتون ہونگے تو مرنالنی کی قسمت پھوٹ گئی"

منورما کے پاس آکر ہیم چندر نے کہا۔ "منورما اِس طرح کیوں کھڑی ہو"

منورما نے کچھ جواب نہ دیا۔ ہیم چندر نے پھر کہا۔ "منورما" پھر کچھ جواب نہ ملا۔ منورما ٹکٹکی باندھے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہیم چندر نے پھر کہا "منورما۔ یہ ہے کیا" اُس وقت منورما نے رفتہ رفتہ آسمان کی طرف سے نگاہ ہٹائی۔ اور ہیم چندر کی طرف دیکھنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے اُسکی نگاہ ہیم چندر کے خون آلودہ لباس پر پڑی۔ اُس وقت گھبرا کر کہنے لگی۔

"ارے یہ کیا۔ یہ خون کیسا۔ تمھارا چہرہ بھی اترا ہوا ہے۔ کیا کہین زخمی ہو گئے"

ہیم چندر نے اُنگلی کے اشارے سے کندھے کا نشان دکھلا دیا۔

منورما نے ہیم چندر کا ہاتھ تھاما اور مکان مین لیجا کر پلنگ پر لٹا دیا۔ دوڑ کر ایک گھڑا پانی لے آئی۔ اور ہیم چندر کے کپڑے اُتار کر اُسکے جسم مین جہان جہان خون لگا تھا۔ اُسکو خوب صاف کیا۔ پھر کئی طرح کی گھاسین اُکھاڑ لائی۔ اور اپنے مُنھ سے چبا کر زخم پر تھوک دین۔ پٹی باندھی۔ اُسکے بعد یو چھنے لگی۔

"ہیم چندر۔ اور جو بتاؤ وہ کرون۔ تم رات بھر کے جاگے ہوے ہو سو گئے"

ہیم چندر۔ نیند کی وجہ سے پریشانی ہو رہی ہے۔

مرنالنی نے منورما کی خدمتین دیکھ کر کہا۔

"گرجایا۔ یہ ہے کون"

گرجایا۔ نام تو سُنا منورما ہے۔

مرنالنی۔ کیا یہ ہیم چندر کی منورما ہے۔

گرجایا۔ تمھارا کیا خیال ہے۔

مرنالنی۔ میرا خیال یہ ہے کہ منورما بڑی خوش قسمت ہے۔ مجھسے ہیم چندر کی خدمت نہ ہو سکی اور اُس نے خدمت کی۔ جس کام کے لیئے میرا دل تڑپ رہا تھا۔

وہ کام منور ما کے ہاتھون ہوا۔ پرمیشر اُسکی بڑے عمر کرے۔ گرجایا۔ مین تو اب مکان واپس جاتی ہون۔ میرا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین تم یہین ٹھہری رہو۔ ہیم چندر کی طبیعت کیسی رہتی ہے۔ اسکا حال لیکر آنا۔ منور ما کوئی ہو۔ مگر ہیم چندر میرے ہی ہین۔

تیسرا باب

منطق

مرنالنی کے جانے کے بعد گرجایا اِدھر اُدھر مکان کی طرف دیکھنے لگی۔ کھڑکی کی طرف سے وہ دیکھ سکتی تھی کہ ہیم چندر پلنگ پر آرام کر رہا ہے۔ اور منور ما اُسی پلنگ پر ایک جانب بیٹھی ہے۔ اُسی کھڑکی کے سامنے گرجایا بیٹھ گئی۔ خیال یہ تھا کہ اُن دونون کی باتین سنے مگر ہیم چندر تو سو رہا تھا۔ باتین کرتا کون۔ چپ چاپ بیٹھنے سے گرجایا کی طبیعت اُلجھنے لگی۔ نہ کوئی بات کرنے والا۔ نہ ہنسنے والا۔ مذاق کرے تو کس سے۔ گرجایا کو بڑی اُلجھن ہوئی۔ سوچنے لگی کہ اگر وہ کمبخت دیگجے ہی ملجاتا تو اُسی سے دو گال ہنس بول لیتی۔ مگر دیگجے اپنے آقا کے کام مین مشغول تھا۔ وہ بھی نظر نہ پڑا۔ خالی بیٹھے بیٹھے گرجایا دل ہی دل مین باتین کرنے لگی۔ ناظرین کو اُن باتون کے سننے کا اشتیاق ہوگا۔ سوال وجواب کے طریقے پر بیان کرنے سے وہ باتین معلوم ہوسکتی ہین۔ گو کہ سوال کرنے والی اور جواب دینے والی گرجایا ہی تھی۔

سوال۔ ارے تو یہان بیٹھی کیون ہے۔

جواب۔ مرنالنی کی خاطر سے۔

سوال۔ مرنالنی تیری کون ہے۔

جواب۔ کوئی نہین۔

سوال۔ تو پھر اُسکی خاطر سے اتنی تکلیف کیون اُٹھاتی ہے۔

جواب - اور مجھے کام ہی کیا ہے -
سوال - مرنالنی کی خاطر سے یہان کیون بیٹھی ہے -
جواب - مرنالنی کی ایک چڑیا اُڑ کر یہان آئی ہے -
سوال - کیا تو اُس چڑیا کو پکڑ لیجا ئیگی -
جواب - چڑیا جب بھاگ آئی تو پکڑنے سے فائدہ اور اگر پکڑنا بھی چاہون تو کس طرح ممکن ہے -
سوال - تو پھر بیٹھی کیون ہے -
جواب - دیکھتی ہون کہ چڑیا ہاتھ سے بے ہاتھ ہوگئی یا نہین -
سوال - تو ان باتون کو جان کر کیا کرے گی -
جواب - اسی چڑیا کے لیئے مرنالنی رات دن نہ معلوم کس قدر رویا کرتی ہے آج نہ معلوم کتنا روئے گی - اگر اچھی خبر لیجاؤن گی تو اُسکو کسی قدر تسلی ہوگی -
سوال - اگر چڑیا بے قابو ہوگئی ہو -
جواب - تو مرنالنی سے کہدونگی کہ یہ چڑیا اب ہاتھ نہ لگے گی - اور کوئی چڑیا ڈھونڈھ لو - پنجرا خالی رہنے پائے -
سوال - چل کمبخت - آخر فقیرنی ہی تو ہے - تو اپنے دل کی بات کہتی ہے - اگر مرنالنی رنجیدہ ہوکر پنجرے ہی کو توڑ ڈالے -
جواب - کہتی تو سچ ہو - مرنالنی یہ بھی کرسکتی ہے - تو مین ایسی بات نہ کہونگی -
سوال - تو پھر یہان دھوپ مین بیٹھی ہوئی کیون جل رہی ہو -
جواب - اسی سے سر مین درد ہو رہا ہے - یہ لڑکی جو کمرے مین بیٹھی ہے ہو نہو گونگی ہے نہین تو اب تک خاموش نہ رہتی مرد عورت دونون کی زبانین بند ہین -

تھوڑی دیر کے بعد گرجا یا کی آرزو پوری ہوئی ہیم چندر کی نیند ٹوٹی۔
منورما نے پوچھا " اچھی طرح نیند آئی "

ہیم چندر ۔ خوب سویا۔
منورما۔ یہ تو بتاؤ کہ زخمی کس طور پر ہوئے۔
ہیم چندر نے مختصر طور پر رات کے واقعات بیان کئے ۔ وہ باتین سنکر منورما بہت متفکر ہوئی۔ ہیم چندر نے کہا ۔ " تم پوچھ چکین " اب میری باتون کا جواب دو۔ کل رات کو مجھسے علحدہ ہو کر جب تم چلی گئی تھین اس کے بعد جو جو باتین ہوئی ہون وہ بتاؤ "

منورما نے آہستہ آہستہ کیا کہا۔ اسکو گرجا یا نہ سن سکی۔ دل مین سمجھ گئی کہ کچھ باتین گپ چپ ہوگئین۔ جب اور باتین گرجا یا کو سنائی نہ پڑین تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پھر مثل سابق دل ہی دل مین سوال و جواب کرنے لگی۔

سوال ۔ کیون ۔ کچھ سمجھ مین آیا۔
جواب ۔ کچھ تو مین ضرور تاڑ گئی۔
سوال ۔ کیا۔
جواب ۔ اول یہ کہ یہ لڑکی حد درجہ کی خوبصورت ہے۔ آگ کے پاس گھی گاڑھا نہین رہ سکتا۔ دوسرے یہ کہ منورما ہیم چندر کو چاہتی ہے۔ ورنہ اتنی خدمت کیون کرتی۔ تیسرے۔ دونون ایک ہی جگہ رہتے ہین۔ چوتھے۔ رات کو ایک ساتھ پھرنے گئے تھے۔ پانچوین۔ آپسین چھپکے چھپکے باتین بھی ہوئین۔
سوال ۔ اگر منورما چاہتی بھی ہو تو اس مین ہیم چندر کا کیا قصور۔
جواب ۔ بغیر ہوا کے پانی مین لہرین نہین اٹھتین۔ اگر کوئی مجھے چاہے تو مین بھی اسکو ضرور چاہونگی۔

سوال - مگر مرنالنی بھی تو ہیم چندر کو چاہتی ہے - تو ہیم چندر بھی مرنالنی کو چاہتا ہوگا -
جواب - بلاشک - مگر مرنالنی موجود نہین ہے - اور منورما آنکھون کے سامنے ہے
یہ سوچتی ہوئی گرجایا آہستہ آہستہ چلی اور اُس محل کے دروازے پر اگر گانا
شروع کیا - اور کہنے لگی - "بھیک ملے"

چوتھا باب

مُنھ پر کچھ اور دلمین کچھ اور

گرجایا گانے لگی -

"کاہے سیان ہم کا بھلائے دیو رے ؛ کاہے سیان ہم کا بھلائے دیو رے"

گانے کی آواز ہیم چندر کے کانون مین پہونچی - جو آواز سوتے وقت سنی تھی
وُہی آواز سنائی دی -

"کاہے سیان ہم کا بھلائے دیو رے"

ہیم چندر مُنھ اُٹھا کر سُننے لگا -

گرجایا گا رہی تھی -

"چلو ہوشیام مین پیت نہ کر ہون ؛ اُوَرن سے نیہان لگائے لیو رے"

ہیم چندر نے کہا "یہ کیا - منورما - یہ تو گرجایا کی سی آواز معلوم ہوتی ہے - دیکھون
یہ کہکر وہ پلنگ سے اُٹھکر اُدھر لپکا جدھر سے گانے کی آواز آرہی تھی -

گرجایا گانے لگی -

"جب سے سیان پر دیسوا گئے رے - مَن مین رہت داکا دھیان رے
نیہان کی گھایل برہا کی ماتی - ہمری یہی پہچان رے

جائے پیا سے کیوری گوئیان۔ تم بن نکسو پران رہے،،

ہیم چندر آکر گرجایا کے سامنے کھڑا ہو گیا اور نہایت ہی بے چین ہو کر یو چھنے لگا۔

"گرجایا۔ ارے تم کہان۔ گرجایا۔ تم یہان کیسے آگئین۔ تم کب آئین۔"

گرجایا نے جواب دیا "مین تو عرصے سے یہان ہون" یہ کہکر پھر گانے لگی۔

"آنکھ لگاکر من موہ لینو۔ تن من دھن اور جان رے۔

"پیت نہ کریو شیام سنگ کوئی ہمکا بھیے اب کان رے"

ہیم چندر۔ تم اس ملک مین کیون آئین۔

گرجایا۔ میرا کام تو بھیک مانگنا ہے۔ بڑے شہر مین زیادہ بھیک ملیگی۔ اسی امید پر یہان چلی آئی۔

ہیم چندر۔ مرنالنی کیسی ہے۔ مل کر آئی ہو۔

گرجایا گانے لگی۔

"جب سے سَیان پردیسوا گئے رے مَن مین رہت ان کا دھیان رے"

ہیم چندر۔ اِسوقت گانا بند کرو۔ میری بات کا جواب دو۔ مرنالنی کیسی ہے۔ اس سے مل کر آئی ہو!۔

گرجایا۔ مین مرنالنی سے مل کر نہین آئی۔ اگر یہ چیز پسند نہین ہے تو اور کوئی چیز سناؤن۔

ہیم چندر۔ گرجایا۔ مین تمھاری خوشامد کرتا ہون۔ گانا رہنے دو۔ اور مرنالنی کی خبر سناؤ۔

گرجایا۔ کیا کہون۔

ہیم - مرنالنی سے مل کر کیون نہین آئین -
گرجایا - وہ گوڑ نگر مین نہین ہین -
ہیم - کیون - گیئن کہان -
گرجایا - متھرا -
ہیم - متھرا ؟ متھرا کس کے ساتھ گیئن - اور کیونکر گیئن -
گرجایا - اُنکے باپ کو کہین پتہ لگ گیا - اُنھون نے آدمی بھیجکر بلوا لیا سُنا ہے کہ مرنالنی کی شادی ٹھیک ہوگئی ہے اور اسی لیئے وہ متھرا گیئن -
ہیم - کیا ؟ کیا ؟؟ کس لیئے گیئن -
گرجایا - مرنالنی کی شادی کرنے کے لیئے اُنکا باپ اُنکو لے گیا -
یہ سُنکر ہیم چندر نے منھ پھیر لیا - گرجایا اُسطرف اُسکا منھ نہ دیکھ سکی - اور شانے کا زخم پھٹ کر خون بہنے لگا تھا - اُسکو بھی نہ دیکھا - وہ پھر گانے لگی -

""اب نہین چھوٹے کی لاگی لگن ۔ گو یُان لاکھ کرے کوئی چاہے جتن
بس گئے میرے نینن مان شیام پیا ۔ وار چکی ری مین تو اُنپہ تن مَن""

مُنھ پھیر کر ہیم چندر نے کہا "گرجایا تمھاری خبر اچھی ہے - بہت اچھا ہوا"
یہ کہکر پھر ہیم چندر پھر مکان کے اندر چلا گیا - گرجایا کے پاؤن کے نیچے سے مٹی نکل گئی - وہ سمجھتی تھی کہ مرنالنی کی شادی ٹھیک ہونے کی خبر بیان کرکے ہیم چندر کا امتحان لیگی - اُسکا خیال تھا کہ ہیم چندر بہت رنجیدہ ہو گا - مگر یہ کچھ نہ ہوا - گرجایا نے اپنے گال پر ہاتھ مار کر کہا "ہاے مین نے یہ کیا کیا - بے فائدہ ایسی جھوٹ بات زبان سے نکالی - ہیم چندر تو معلوم ہوتا ہے کہ خوش ہوگیا کہہ گیا ہے کہ بڑی اچھی خبر ہے - ہاے اب بیچاری مرنالنی کا کیا حال ہو گا -"
ہیم چندر نے یہ کیون کہا کہ بہت اچھا ہوا - اس رمز کو گرجایا کیا سمجھتی - آخر فقیرنی ہی تو ہے

جس غصّے مین ہیم چندا نے گرو کو تیر سے مار ڈالنے پر تیار ہو گیا تھا اُسی غصے مین اُس نے اس وقت بھی کہا کہ بہت اچھا ہوا۔ مگر گرجایا اس رنگ کو سمجھ نہ سکی۔ کسی نے گرجایا کو بھیک نہ دی۔ اُسنے بھی زیادہ انتظار نہ کیا۔ یہ سوچکر کہ یہ چڑیا اب ہاتھ نہ آئیگی اپنے قیام گاہ کی طرف چل دی۔

پانچوان باب

اور ایک خبر

اُسی روز مادھواچارج بھی نودیپ واپس آگیا ہیم چندر سے اپنے سفر کا حال بیان کرنے کے بعد کہنے لگا۔ "اتنی محنت کرنے سے کچھ کام تو ضرور نکلا۔ اِس مُلک کے بہت سے راجاؤن نے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ اپنی فوج لیکر نودیپ مین جمع ہوجائینگے اور مسلمانون سے مُقابلہ کرینگے"

ہیم چندر نے جواب دیا۔ "اگر وہ لوگ آج یہان نہ پہونچ گئے تو پھر اُنکا آنا بے سود ہوگا۔ مسلمانون کا لشکر آگیا۔ مہابن مین ٹھہرا ہے۔ آج سے کل تک وہ اِس شہر پر حملہ کرینگے"

یہ سُنکر مادھواچارج کو تعجب سا ہوگیا۔ کہنے لگا۔ "یہان راجہ کی طرف سے کیا انتظام ہوا"

ہیم۔ کچھ بھی نہین۔ غالباً راجہ کو اِسکی خبر بھی نہین۔ مُجھے تو یہ بات محض اتفاق سے کل معلوم ہوئی۔

مادھو۔ تو تم نے جاکر راجہ کو خبر کیون نہ دی۔

ہیم۔ خبر پانے کے بعد ڈاکوؤن کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ یہان آکر لیٹ گیا۔ ضعف ایسا ہوگیا تھا کہ راجہ کے پاس تک جانے کی طاقت نہ تھی۔

اب اسوقت جاتا ہون۔
مادھو۔ تم ابھی آرام کرو۔ مین راجہ کے پاس جاتا ہون۔ جو نتیجہ ہوگا اُس سے تم کو اطلاع دونگا۔
یہ کہکر مادھو آچارج اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسوقت ہیم چندر نے کہا۔
"مہاراج۔ آپ تو گوڑ نگر تک گئے تھے۔"
مادھو آچارج اس بات کا منشا سمجھ گیا کہنے لگا
"ہان گیا تھا۔ تمنے غالباً مرنالنی کی خبر دریافت کرنے کے لیئے یہ پوچھا وہ وہان نہین ہے"
ہیم۔ گئی کہان۔
مادھو۔ اسکا حال مجھے نہین معلوم۔ کوئی شخص یہ نہ بتلا سکا کہ وہ گئی کہان ہے۔
ہیم۔ وہان سے چلی کیون گئی۔
مادھو۔ یہ سب باتین جنگ کے بعد بیان کرونگا۔
ہیم چندر نے کسی قدر چین بہ جبین ہو کر کہا۔ "آپ یہ اندیشہ نہ کرین۔ کہ اگر سچ سچ حال مجھے معلوم ہو جائیگا تو میرا دل دُکھے گا۔ کچھ حال مین سُن بھی چکا ہون۔ آپ کو جو کچھ حال معلوم ہوا ہو مجھسے بیان کر دیجیے"
جب مادھو آچارج گوڑ نگر گیا تھا۔ تو رشی کیش نے اپنے خیال کے مطابق مرنالنی کا حال اُس سے بیان کیا تھا۔ اور اُس نے اسکو یقین بھی کر لیا تھا۔ مادھو آچارج کو کبھی کسی عورت سے عشق ہوا نہ تھا۔ وہ اِن حالتون سے واقف بھی نہ تھا۔
ہیم چندر کی باتون سے اُنکو خیال گزرا کہ غالباً کچھ کچھ حال ہیم چندر کو معلوم ہے اور پورا حال کہدینے سے کوئی خاص تکلیف اُسکو نہ پہونچے گی۔ اس لیئے جو جو باتین رشی کیش سے سنی تھین وہ ہیم چندر سے بیان کر دین۔

ہیم چندر ہاتھ پر سر رکھے ہوئے سنا کیا۔ باتوں کے ختم ہونے کے بعد بھی اسیطرح بیٹھا رہا۔

مادھو آچارج نے پکارا۔ "ہیم چندر!" "ہیم چندر!" مگر کچھ جواب نہ ملا۔ پھر پکارا "ہیم چندر" پھر جواب نہ ملا۔ پھر پکارا۔ "ہیم چندر" پھر جواب نہ ملا۔ تب تو مادھو آچارج کو پریشانی ہوئی۔ ہیم چندر کا ہاتھ تھام کر نہایت ہی محبت اور شفقت کے لہجے مین کہا۔ "بیٹا۔ ہیم بیٹا ہیم چندر منھ اُٹھاؤ۔ مجھسے بات کرو۔"

ہیم چندر نے منھ اُٹھایا۔ چہرے کی حالت دیکھ کر مادھو آچارج کو گھبراہٹ سی ہوئی۔ کہنے لگا۔ "بیٹا مجھسے باتین کرو۔ دیکھو۔ ایسا غصّہ نہین کرتے"

ہیم چندر نے جواب دیا۔ "مین کس بات کا اعتبار کرون۔ رشی کیش نے ایک قصہ بیان کیا۔ فقیرنی نے اور ہی کچھ کہا۔"

مادھو۔ فقیرنی کون۔ اُسنے کیا کہا۔

ہیم چندر نے مختصر طور پر بیان کیا۔ مادھو آچارج نے کسی قدر دبی زبان سے کہا۔ "غالباً جو باتین رشی کیش نے بیان کین وہی غلط ہین۔"

ہیم چندر نے کہا کہ "رشی کیش کو ذاتی علم ہوگا" یہ کہکر ہیم چندر اُٹھ کھڑا ہوا۔ سارے بدن مین رعشہ تھا۔ آہستہ آہستہ کمرے مین ٹہلنے لگا۔

مادھو آچارج نے پوچھا۔ "کیا سوچ رہے ہو۔"

ہیم چندر نے برچھی اُٹھا کر کہا۔ "مرنالنی کو اسی برچھی سے مارون گا۔"

یہ حالت دیکھ کر آچارج نے مناسب سمجھا کہ اسوقت ہیم چندر کو تنہا چھوڑ دے وہ وہان سے علیحدہ ہوگیا۔ آج ہی صبح کو مرنالنی کہہ گئی تھی کہ "ہیم چندر میرے ہی ہین۔"

چھٹا باب

مین تو پاگل ہون

تیسرے پہر کو مادھو آچارج پھر آیا - وہ خبر لایا کہ وزیر نے یہ ظاہر کیا کہ مسلمانون کا لشکر آیا تو ضرور ہے مگر اُن کو یہ دھڑکا لگا ہوا ہے کہ ملک مفتوحہ مین بلوہ نہ ہو جائے اور اسی لیے وہ صلح کے خواہشمند ہین - کل مسلمانون کے قاصد یہان آئینگے - قاصدون کے آنے کے پیشتر کوئی سامان جنگ نہوگا - یہ خبرین سُنا کر مادھو آچارج نے کہا "یہ بیوقوف راجہ اپنے وزیر کے مشورے سے تباہ ہوگا" اسمین شک ہے کہ ہیم چندر نے یہ باتین سُنین یا نہین - اسکی کم توجہی دیکھکر مادھو آچارج وہان سے چلا گیا۔

شام کے قریب منورما اُس کمرے مین آئی - جہان ہیم چندر بیٹھا تھا - ہیم چندر کو دیکھکر منورما نے پوچھا -

"بھائی آج تمھاری یہ کیا حالت ہے"

ہیم - کیا حالت ہے -

منورما - چہرے پر ساون کے بادلون کی طرح اندھیرا سا پھیلا ہوا ہے جسطرح بھادون مین گنگا کی حالت ہوتی ہے - اُسی طرح چہرے سے غصہ بھی ظاہر ہوتا ہے - یہ بار بار بھوین کیون تنتی ہین ؟ - آنکھ جھپکتی کیون نہین ! اور دیکھون - اے لو! آنکھون مین آنسو ! -

ہیم چندر نے منورما کے مُنھ کی طرف دیکھا - پھر آنکھین نیچی کرلین - پھر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا - پھر منورما کی جانب دیکھا -

"منورما سمجھ گئی کہ یہ نگاہین کسی خاص وجہ سے اِدھر اُدھر نہین جاتین - بلکہ"

جب زبان سے بات نہین نکلتی - یا کوئی بات کہنے کے قابل نہین ہوتی - تو اسی قسم کی نگاہ ہوجاتی ہے - منورما نے کہا -
"ہیم چندر - تم پریشان کیون ہو - کچھ کہو تو - ہوا کیا"
ہیم - کچھ نہین -
منورما نے کچھ جواب نہ دیا - تھوڑی دیر بعد آپ ہی آپ اپنے دلفریب طریقے سے کہنے لگی -
"کچھ نہین - کچھ نہین - کچھ نہ کہین گے - افسوس - افسوس - دل ہی دلین کڑہین گے - زبان پہ کچھ نہ لائین گے"
یہ کہتے کہتے منورما کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے - پھر دفعتاً ہیم چندر کے منھ کی طرف دیکھکر کہنے لگی - "کیون - مجھسے کیون نہ کہو گے مین تو تمھاری بہن ہون -"
اسوقت منورما کے چہرے پر ایسی ملائمت - ایسی محبت - ایسی دلسوزی ٹپکتی تھی کہ ہیم چندر کا دل پسیج اٹھا - کہنے لگا - "مجھے جو صدمہ ہے وہ اس قابل نہین کہ اسکو اپنی بہن کے سامنے بیان کرسکون -"
منورما نے جواب دیا - "اچھا تو مین تمھاری بہن نہین"
ہیم چندر نے کچھ نہ کہا - منورما اس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی - پھر کہنے لگی - "مین تمھاری کوئی نہین"
ہیم - میرا رنج نہ بہن کے سننے کے قابل ہے نہ اور کسی کے -
ہیم چندر کی آواز درد بھری تھی - معلوم ہوتا تھا دل ہی دل مین سخت کرب ہی یہ حالت دیکھکر منورما کا دل بہت کچھ دکھا - جواب دینے کے بعد ہیم چندر کی آنکھون سے شعلے سے نکلنے لگے - ہونٹ کاٹ کر کہنے لگا -

"میرا رنج کیا۔ رنج کچھ بھی نہین۔ مُن کے دھوکے مین ایک انی کو مین بنے گلے کا ہار بنایا تھا۔ اب اُسکو کھولکر پھینکدیا"

منورما مثل سابق ہیم چندر کے چہرے کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوسے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر مین اُسکے ہونٹھون پر نہایت ہی شیرین اور دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ کہنے لگی۔

"مین سمجھ گئی۔ تم نادانستہ کسی کو چاہتے ہو۔ اُسی کا یہ نتیجہ ہے"

ہیم۔ مین چاہتا تھا۔

ہیم چندر نے صیغۂ ماضی استعمال کیا۔ اور "مین چاہتا تھا" کہکر چُپ ہوگیا۔ آنکھون سے آنسو بہنے لگے۔ منورما نے کسی قدر تیکھے پن کے ساتھ کہا۔ "افسوس افسوس!! یہ دھوکے بازی۔ جو اور ون کو دھوکا دیتا ہے وہ دغا باز ہے۔ مگر جو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے اُسکا بالکل ستیاناس ہے" جوش مین منورما اپنی لٹون کو اُنگلی مین لپیٹ لپیٹ کر کھینچنے لگی۔

ہیم چندر کو اچنبھا سا ہوگیا کہنے لگا۔ "مین نے کیا دھوکے بازی کی"

منورما۔ تم کہتے ہو۔ "مین چاہتا تھا" یہ کیا۔ تم اب بھی چاہتے ہو۔ نہین یہ رونا کیسا۔ اگر تمھارا محبوب آج قصوروار ہوگیا تو کیا محبت جاتی رہی۔ اِس کا تم کو کیونکر یقین ہوگیا۔"

یہ باتین کہتے کہتے منورما کے چہرے پر ایک جلال سا نمودار ہوا۔ آنکھون کی چمک زیادہ ہوگئی۔ صاف مگر کانپتی ہوئی آواز مین کہنے لگی۔

"جو لوگ اپنی بہادری پر نازان ہین۔ یہ اُن کا غرور ہے۔ اس غرور سے دل کی آگ نہین بجھتی۔ کیا بالو کی دیوار بناکر تم گنگا کے دھارے کو روک سکتے ہو۔ اسی طرح اپنے محبوب کو خطاوار خیال کرکے کیا تم اُسکی محبت کے دھارے کو

روک سکتے ہو۔ افسوس! افسوس!! جتنے مرد ہین سب دھوکے باز ۔"
ہیم چندر نے متعجب ہو کر خیال کیا کہ ،، مین اسکو ایک نادان لڑکی سمجھتا تھا"
منورما کہنے لگی ،، تمنے پُران سُنا ہے۔ مین نے ایک پنڈت سے اُس کے اصلی معنی سُنے ہین۔ اُسمین لکھا ہے کہ بھاگیرتھ گنگا کو لائے تھے۔ ایک مست اور مغرور ہاتھی اسکا چشمہ روکنے کے لیئے گیا۔ مگر وہ خود اُسمین بہ گیا۔ اِس کے معنے کیا ہین؟ گنگا محبت کے دھارے کے مانند ہے۔ وہ پرمیشر کے قدمون سے نکلی ہے۔ دنیا مین وہ نہایت پاک اور متبرک ہے۔ جو اُسمین نہاتا ہے اُسی کو ثواب ہوتا ہے۔ مہادیوجی نے موت پر فتح حاصل کی۔ کہا جاتا ہے کہ گنگا اُنکی جٹا مین تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص موت پر فتح حاصل کرسکتا ہے وہی محبت کرسکتا ہے۔
مین نے جو کچھ سُنا ہے وہی بیان کرتی ہون۔ وہ مست ہاتھی گویا غرور اور دغا کا اوتار تھا۔ محبت کا چشمہ ان چیزون کو بہا لیجاتا ہے۔ محبت کا چشمہ پہلے ایک ہوتا ہے۔ موقع پاکر اُسمین سیکڑون چشمے نکلتے ہین۔ اور انسان غرقاب ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ وہ چشمہ سمندر مین مل کر غائب ہوجاتا ہے۔ یعنے انسان دنیا کے جھمیلون سے چھٹ کر ایشر مین ملجاتا ہے ۔"
ہیم۔ کیا تمھارے استاد نے یہ کہا تھا کہ محبت مین اچھے بُرے کی تمیز نہین۔ کیا بدکار شخص سے بھی محبت کرنی ہوگی۔
منورما۔ بدکار شخص سے بھی محبت کرنی ہوگی۔ محبت مین بُرے بھلے کی تمیز نہین۔ جس سے محبت ہوگئی۔ اُسکی خاطر داری ضروری ہے۔ بھائی۔ جو اچھا ہے اُس کو کون نہین چاہتا۔ ہان جو بُرا ہے اُسکو اگر کوئی شخص چاہے تو مین اُس کو عزت کی نگاہ سے دیکھون گی۔ مگر میری بات کا اعتبار کیا۔ مین تو پاگل ہون۔
ہیم چندر۔ منورما۔ یہ سب باتین تمکو کس نے سکھائین۔ تمھارا استاد کوئی بڑا پہونچا

ہوا آدمی معلوم ہوتا ہے۔

منورما۔ ہان وہ بڑے واقفکار ہین۔ مگر۔

ہیم۔ مگر کیا۔

منورما۔ وہ آگ کی طرح ہین۔ روشنی بھی کرتے ہین۔ مگر جلاتے بھی ہین۔

یہ کہکر منورما نے اپنا سر جھکا لیا۔

ہیم۔ تمھاری صورت دیکھکر اور تمھاری باتین سُنکر مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم بھی کسی سے محبت کرتی ہو۔ جس شخص کو تمنے آگ سے تشبیہ دی ہے غالباً وہی تمھارا محبوب ہے

منورما نے کچھ جواب نہ دیا۔ ہیم چندر پھر کہنے لگا۔ "اگر میرا یہ خیال سچ ہو تو چند باتین سُن لو۔ عورتون کے لیئے عصمت سے بڑھکر دنیا مین کوئی شے نہین۔ جو عورت باعصمت نہین ہے وہ انتہا سے زیادہ قابل نفرت ہے۔ مگر بدفعلی ہی سے عصمت پر داغ نہین لگتا۔ شوہر کے سوا غیر مرد کا خیال بھی لانا عصمت کے خلاف ہے۔ تم بیوہ ہو۔ اگر اپنے شوہر کے سوا کسی مرد کا خیال بھی کرو گی تو تمھاری دنیا اور عاقبت دونون جگہ ذلّت ہے۔ اپنے دل کو ٹھکانے کرو۔ اگر طبیعت کسی طرف مائل ہے تو اسکو بھول جاؤ۔"

منورما کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ پھر مُنھہ پر آنچل ڈالکر ہسنے لگی ہنسی ہے کہ تھمتی ہی نہین۔ ہیم چندر نے کسی قدر ناراض ہو کر کہا۔ "ہنستی کیون ہو"

منورما۔ بھائی چلو گنگا کے کنارے کھڑے ہو کر کنارے پر کھڑے ہو کر گنگا سے کہو کہ پہاڑ کو واپس جائے۔

ہیم۔ کیون۔

منورما۔ کسی کی یاد کیا اپنے اختیار مین ہے۔ کیا افعی کو یاد کرنے مین خوشی ہوتی ہے تو پھر تم اُس افعی کو کیون نہین بھول جاتے۔

ہیم۔ افعی کے کاٹنے سے جلن پڑی ہے۔ اِسی لیئے نہین بُھولتا۔

منورما۔ اگر وہ نہ کاٹتا۔ تو کیا اُسکو بھول جاتے۔ تمھارا پھول کا ہار افعی ہو گیا تب بھی

اُسکو تم نہین چھوڑتے - مین - مین - مین تو پاگل ہون - مین اپنے پھول کے ہار کو توڑ کر کیون پھینک دون -

ہیم - ایک طور پر تمھارا کہنا واجبی ہے - کسی کو بھول جانا اختیاری فعل نہین ہے - دنیا کے لوگ اپنی قابلیت کے گھمنڈ مین جہان لوگون کو اور بھی نصیحت کیا کرتے ہین اُسمین یہ بھی کہتے ہین کہ فلان بات کو بھول جاؤ - یہ نصیحت قابل مضحکہ ضرور ہے - یہ کوئی نہین کہتا کہ دولت کی فکر چھوڑ دو - نام آوری کی خواہش چھوڑو - کھانا پینا چھوڑ دو - سونا جاگنا چھوڑ دو - تو پھر یہ کیون کہتے ہین کہ "محبت چھوڑ دو" کیا محبت اِن سب چیزون سے کم درجے پر ہے - ہرگز نہین - ہان محبت کا درجہ دھرم سے کم ہے - دھرم کے لیئے محبت کو چھوڑ سکتے ہین - عورت کا اصل دھرم یہی ہے کہ وہ باعصمت ہو - اسی لیئے مین کہتا ہون کہ اگر ممکن ہو تو محبت سے باز آؤ -

منورما - مین تو بےبس - نادان - بیوقوف عورت ہون - مین نہین جانتی کہ دھرم کیا ہے اور بےدھرمی کیا ہے - ہان اتنا جانتی ہون کہ دھرم کے بغیر محبت پیدا نہین ہوسکتی -

ہیم - منورما - ذرا سمجھ تو دیکھو - جہان خواہش پیدا ہوئی - انسان کا دماغ بےقابو ہوجاتا ہے دماغ بےقابو ہوجانے سے ایمان ڈگ جاتا ہے - تمھارے خیالات خراب ہونے لگے ہین -

اُس کمرے مین ہیم چندر کی ڈھال لٹک رہی تھی - منورما نے اُسے ہاتھ مین لے کر کہا - "بھائی ہیم چندر - یہ ڈھال کس چمڑے سے بنی ہے"

ہیم چندر کو ہنسی آگئی - منورما کے چہرے کی طرف دیکھا تو پھر وہی معصوم بھولی بھالی نادان لڑکی -

ساتوان باب

گرجایا کی خبر

گرجایا جب آچارج کے مکان سے واپس آرہی تھی - تو دل ہی دل مین یہ خیال کرلیا تھا

کہ ہیم چندر کی نئی محبت کا حال مرنالنی سے نہ کہے گی - مرنالنی اُسکے انتظار مین طائر قفس کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی -

گرجایا کو دیکھتے ہی کہنے لگی "گرجایا - کہو - کیا دیکھا - ہیم چندر کیسے ہین"

گرجایا - اچھے ہین -

مرنالنی - کیون - یہ اس طرح جواب کیون دیا - تم کچھ دبی زبان سے باتین کرتی ہو - کیا ہے کیا -

گرجایا - کیا - میری باتین کیسی ہین -

مرنالنی - گرجایا - مجھے دھوکا نہ دینا - اگر ہیم چندر اچھے نہ ہوے ہون - تو مجھسے صاف صاف کہدو - یہ شبہہ کی حالت اچھی نہین -

گرجایا نے ہنس کر جواب دیا "تم تو بیکار بیکار پریشان ہوتی ہو - مین سچ کہتی ہون کہ اب اُنکو کوئی تکلیف نہین - وہ اُٹھکر ٹہل رہے تھے -

مرنالنی - منورما سے اُن سے کچھ بات چیت بھی ہوئی -

گرجایا - ہان -

مرنالنی - کیا -

اسوقت گرجایا نے جو کچھ سنا تھا - بیان کیا - ہان دو باتین چھپا ڈالین - ایک تو ہیم چندر اور منورما کا شب کو ساتھ ساتھ پھرنا - دوسرا دونون کا چپکے چپکے باتین کرنا - مرنالنی نے پوچھا - "تم ہیم چندر سے ملی تھین" گرجایا کچھ سست پڑ سی گئی - بالآخر کہنے لگی - "ہان ملی تھی"

مرنالنی - اُنھون نے کیا کہا -

گرجایا - تمھارا احوال پوچھتے تھے -

مرنالنی - تو پھر تمنے کیا کہا -

گرجایا - مین نے کہا کہ تم اچھی ہو -

مرنالنی - یہ بھی کہا کہ مین یہان آئی ہون -
گرجایا - ہُو -
مرنالنی - گرجایا - تم صاف صاف حال نہین بیان کرتین - تمھارا چہرہ بھی خشک ہوا جاتا ہے - تم میری طرف نگاہ بھر کے دیکھ نہین سکتین - اِسمین شک نہین کہ کوئی خراب خبر ہے - اور تم اُسکو مجھسے چھپاتی ہو - مین تمھاری باتون کا یقین نہین کرسکتی - خیر جو کچھ ہو مین خود جاکر ہیم چندر سے ملونگی - اگر جی چاہے تو میرے ساتھ چلو - ورنہ مین تن تنہا چلی جاؤنگی -

یہ کہکر مرنالنی نے کپڑے سے اپنا مُنھ ڈھانک لیا اور سڑک پر تیز قدم رکھتی ہوئی چلدی گرجایا بھی پیچھے دوڑی - کچھ دور پر پہونچکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا - ”مرنالنی - لوٹ چلو - مین نے جو کچھ چھپایا ہے وہ صاف صاف بیان کردون گی“

مرنالنی گرجایا کے ساتھ ساتھ گھر واپس آئی - اُسوقت گرجایا نے جو جو باتین چھپائی تھین بیان کردین -

گرجایا نے ہیم چندر کو دھوکا دے دیا تھا مگر مرنالنی کو دھوکا نہ دے سکی -

آٹھوان باب

مرنالنی کا خط

مرنالنی نے کہا - ”گرجایا - اُنھون نے غصّہ مین کہا ہوگا کہ بہت اچھّا ہوا - تمھاری باتین سُنکر ضرور تھا کہ وہ غصہ کرتے“

اُسوقت گرجایا کو بھی خیال پیدا ہوا - اور کہنے لگی - ”تمھارا خیال ٹھیک معلوم ہوتا ہے“

مرنالنی نے جواب دیا - ”تمکو ایسی بات نہ کہنا چاہیئے تھی - اب اُسکی تردید کرنا چاہیئے تم کھانا کھالو - تب تک مین ایک خط لکھتی ہون - اُس خط کو اُنکے پاس پہونچادینا -“

گرجایا کھانے گئی - اور مرنالنی نے ایک مختصر خط اس مضمون کا لکھا۔
"گرجایا جھوٹی ہے - اسکا حال اگر اس سے پوچھو گے تو وہ صاف صاف بتا دیگی - مین متھرا نہین گئی جب رات کو تمھاری انگوٹھی دیکھکر مین جمنا کے کنارے آئی تھی - اسی رات سے میرے لیئے متھرا کی راہ مسدود ہوگئی - متھرا تو مین نہین گئی تھی مگر تمھارے دیکھنے کے لیئے نودیپ چلی آئی - یہان اگر تم سے کیون نہ ملی - اسکی وجہ یہی ہے کہ میرے ملنے سے تمھارا عہد ٹوٹ جاتا - میری خواہش تو یہی تھی کہ تم کو دیکھ لون - جب تمکو دیکھ لیا تو اسکی زیادہ فکر نہین کہ تم بھی مجھے دیکھتے -"
یہ خط لیکر گرجایا ہیم چندر کے مکان کی طرف روانہ ہوئی - شام کے وقت منورما سے باتین کرنے کے بعد ہیم چندر دریاے گنگ کی طرف جارہا تھا - راستے مین گرجایا سے ملاقات ہوئی - گرجایا نے وہ خط دیا -
ہیم چندر نے پوچھا - "تم پھر کیون آئین"
گرجایا - خط لیکر آئی ہون -
ہیم - کس کا خط -
گرجایا - مرنالنی کا خط -
ہیم - تم کو یہ خط کہان سے ملا -
گرجایا - مرنالنی یہین موجود ہے - مین نے آپ سے جھوٹ کہا تھا کہ وہ متھرا گئی ہین -
ہیم - تو یہ انہین کا خط ہے -
گرجایا - ہان خود انھین کے ہاتھ کا لکھا ہے -
ہیم چندر نے بغیر پڑھے ہوے اس خط کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور پرزون کو پھینک دیا - کہنے لگا -
"مجھے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ تم جھوٹی ہو - اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جس کمبخت

خط لیکر تم آئی ہو۔ اُسکو رشی کیش نے گھر سے نکال دیا ہے۔ مین ایسی بدکار عورت کا خط نہین پڑھتا۔ تو بھی میرے سامنے سے دُور ہو"

گرجایا متحیر ہوکر ہیم چندر کے مُنھ کی طرف دیکھتی رہگئی۔ ایک چھوٹا درخت قریب تھا۔ اُسکی شاخ توڑکر ہیم چندر نے کہا۔ "دُور ہو۔ نہین تو اِسی چھڑی سے مار کے اُڑا دونگا"

گرجایا زیادہ تاب نہ لاسکی۔ آہستہ آہستہ کہنے لگی۔ "کیون نہ ہو۔ بڑے بہادر ہین معلوم ہوا کہ یہی بہادری دکھانے کے لیئے نودیپ آئے ہین۔ یہان آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایسی بہادری تو اپنے ملک مگدھ مین بھی دکھا سکتے تھے۔ وہین رہکر مسلمانو نکی جوتیان سیدھی کرتے اور غریب کنگال کی لڑکیون کو چھڑیون سے مارتے"

ہیم چندر نے کسی قدر شرماکر چھڑی ہاتھ سے پھینک دی۔ مگر گرجایا کا غصہ کم نہ ہوا کہنے لگی۔ "تم اور مرنالنی سے شادی کرو۔ مرنالنی تو بہت دور ہے۔ تم اُس قابل بھی نہین کہ مجھسے شادی کرو"

یہ کہکر گرجایا مغرور ہاتھی کی طرح وہان سے چلدی۔ اِس فقیرنی کی تمکنت دیکھکر ہیم چندر سناٹے مین آگیا۔

گرجایا نے پلٹ کر مرنالنی سے سارا حال بیان کیا۔ اِس مرتبہ کچھ نہ چھپایا۔

مرنالنی نے سنکر کچھ جواب نہ دیا۔ روئی بھی نہین۔ باتین سُنتے وقت جس طرح بیٹھی تھی اُسیطرح بیٹھی رہ گئی۔ یہ حالت دیکھکر گرجایا کو اندیشہ ہوا۔ اور یہ خیال کرکے کہ اسوقت خاموشی ہی اچھی ہے۔ وہ وہان سے کھسک گئی۔

ملاح کے مکان کے قریب ایک پختہ تالاب تھا۔ گرجایا اُس تالاب کی سیڑھیون پر جاکر بیٹھی۔ تالاب کے پانی پر چاند کی کرنین چمک رہی تھین۔ کنول کے نیم شگفتہ پھول سارے تالاب مین رونق دکھا رہے تھے۔

تالاب کے چارون طرف پھولون کے درخت چُپ چاپ کھڑے تھے۔

بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر کر رہی تھی۔
گرجایا نے پہلے آہستہ آہستہ کچھ گنگنانا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ صاف آواز منہ سے نکلی۔ پھر پورے طور پر تان اور لے کے ساتھ گانا شروع کیا۔ اسکی سریلی آواز دور دور تک جانے لگی۔ مرنالنی کے کان مین بھی پڑی۔ گرجایا گا رہی تھی۔

نیہ لگو میرا شیام سندر سون ⁂ پیا کے بروگ جوگن ہو مین نکسی
دھور م اڑاو ست کر سون ⁂ برھا تھا سے جیا ڈرت ہے
جب سے گئے ہر گھر سون ⁂ درس دیکھین کو مین ترسی
نیہ لگو میرا شیام سندر سون ⁂ سور شیام مری اتنی عرج ہے
کرپا سندہ گرور سون ⁂ گھری رے ندیا ناؤ پرا نی
اب کے ابھار و ساگر سون ⁂ عرج میری رادھا بر سون
نیہ لگو میرا شیام سندر سون

گاتے گاتے گرجایا نے دیکھا کہ اسکے سامنے کسی شخص کا سایہ نظر آتا ہے۔ پلٹ کر دیکھا۔ مرنالنی کھڑی تھی۔ چہرے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرنالنی رو رہی ہے مرنالنی کو روتے ہوے دیکھکر گرجایا کو کسی قدر تسکین ہوئی۔ جب مرنالنی کی آنکھون سے آنسو نکلے۔ تو معلوم ہوگیا کہ اسکے صدمے مین کسی قدر کمی ہوئی۔ اس بات کو ہر شخص نہین سمجھتا۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہین۔ "اسکی آنکھون مین آنسو تک نہین۔ پھر سے تکلیف کا ہے کی" اگر گرجایا کیطرح ہر شخص کا خیال ہوتا تو دنیا کی بہت سی تکلیفین رفع ہوجاتین۔
تھوڑی دیر تک دونون خاموش رہے۔ مرنالنی کی زبان سے کوئی بات نہ نکلتی تھی گرجایا کو ہمت نہ پڑتی تھی۔ کہ کچھ پوچھے۔ بالآخر مرنالنی ہی نے کہا۔ "گرجایا۔ تمھین ایک دفعہ اور جانا پڑے گا"
گرجایا۔ مین ایسے دغاباز کے پاس پھر نہ جاؤن گی۔

مرنالنی - ایسی بات زبان سے نہ نکالنا - ہیم چندر کو دھوکا ہوا ہے - اس دنیا مین کون ایسا شخص ہے جو دھوکا نہین کھاتا - ہیم چندر دغا باز نہین - مین خود ابھی اُن کے پاس جاتی ہون - تم میرے ساتھ چلو تمنے بہن سے بڑھکر میرے ساتھ سلوک کیا - اسمین شک نہین کہ جو کچھ تمنے کہا وہ سچ کہا - تم خواہ مخواہ کو ہرگز میرے دل کو رنج نہ دیتین - گرجبتک مین ہیم چندر کے منھ سے نہ سن لون کہ اُنھون نے مجھے بے قصور چھوڑ دیا - اُسوقت تک میرے دل کو تسکین نہو گی - اگر اُن کے منھ سے سن لون کہ اُنھون نے بدکار سمجھکر مجھسے کنارہ کیا تو مین خوشی سے اپنی جان دے سکتی ہون -

گرجایا - جان دینا - جان کیون دو گی -

مرنالنی نے کچھ جواب ندیا - گرجایا کے کندھونپر اپنے دونون ہاتھ رکھکر رونے لگی - گرجایا بھی اُسکے ساتھ رونے لگی

نوان باب

زہریلا آب حیات

مادھوآچارج کی بات کو یقین کرکے ہیم چندر نے مرنالنی کو بدچلن خیال کر لیا تھا - مرنالنی کے خط کو بغیر پڑھے ہوے پھاڑ کر پھینکدیا - اُس کے قاصد کو مارنے کے لیئے تیار ہو گیا - لیکن ان سب باتون سے اگر یہ نتیجہ نکالا جائے کہ اُس نے مرنالنی کی محبت چھوڑ دی تو غلط ہوگا - یہ وہی مرنالنی ہے - جسکی وجہ سے اُس نے اپنا راج چھوڑکر متھرا مین رہنا اختیار کیا تھا - اسی مرنالنی کی وجہ سے وہ اپنے گرو کے مارنے کے لیئے تیار ہو گیا تھا - مرنالنی ہی کی محبت مین وہ اپنے عہدہ کو بھول کر گرجایا کے ذریعے سے ملنے کا مشتاق ہوا تھا - اور اُس وقت ہیم چندر نے مادھوآچارج کے سامنے برچھی اُٹھا کر کہا تھا کہ اسی برچھی سے مرنالنی کی جان لون گا - کیا اب اُس کی محبت بالکل مٹ گئی تھی؟ کیا ایک دن مین محبت جا سکتی ہے - ندی بہت دنون مین اپنا

راستہ بنا تی ہے۔ کیا ایک دن کی تیز دھوپ اُس ندی کو خشک کر سکتی ہے۔ پانی نے جو راہ اپنے لیے نکالی ہے۔ اُسی راہ سے جائے گا۔ اگر اُس راستے کو روکو گے تو سیلاب آجائے گا۔ ہیم چندر اُس رات کو اپنے کمرے مین پلنگ پر لیٹا ہوا اُس کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اگر اُس وقت اُس سے کوئی یہ پوچھتا کہ چاندنی کھلی ہوئی ہے یا اندھیری رات ہے تو غالبًا وہ دفعتًا اُس بات کا جواب دے سکتا۔ اُس کے دل مین جو رات نمودار ہوئی تھی اُسکا خیال اُسی جانب تھا۔ اُس رات مین ابھی تک کسی قدر روشنی باقی تھی۔ اگر روشنی نہ تھی تو اُس کے تکیئے نم کیون تھے جس کے دل کی رات مین اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے وہ روتا نہین ہے۔

جس شخص کے کبھی آنسو نہ نکلے ہون اُس سے بڑھکر ذلیل انسان دنیا مین نہوگا ایسے شخص کا ہرگز اعتبار نہ کرنا۔ بلکہ یہ یقین کر لینا کہ اُس شخص کو دنیا کی خوشی کبھی نصیب نہین ہوئی۔ اور نہ وہ اور لوگون کو خوش دیکھ سکتا ہے۔

یہ ممکن ہے کہ کوئی ریاضت کیش عابد اپنے دل پر مختار ہو جائے۔ اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کرلے۔ لیکن اگر ایسے شخص کی بھی آنکھ سے کبھی آنسو نہ نکلا ہو تو وہ شخص ہزار عابد اور دل پر قابو رکھنے والا ہو مگر مین ایک چور سے ملاقات کرنا پسند کرون گا اور ایسے شخص سے نہ ملون گا۔

ہیم چندر رو رہا تھا جسکو بدکار اور قابل فراموش سمجھتا تھا۔ اُسی کے لیئے رو رہا تھا۔ اُس کے دل مین صرف مرنالنی کے عیوب ہی کا خیال نہ تھا۔ بلکہ اُسکے محبت بھرے چہرے محبت بھری باتون۔ محبت بھرے کامون کا بھی خیال کر رہا تھا۔ کیا ایسی مرنالنی ایسی بے وفا ہو سکتی تھی ایک روز متھرا مین ہیم چندر مرنالنی کو کچھ لکھنے والا تھا۔ کوئی قاصد نہ ملا۔ مگر ایک کھڑکی مین مرنالنی دکھائی پڑی۔ ہیم چندر نے ایک آم کے پھل پر اپنا مطلب لکھ کر اُسی کھڑکی مین اُس آم کو پھینک دیا۔ اُس آم کو ہاتھ مین لینے کے لیئے مرنالنی جھپٹی۔ وہ آم اُس کے

کان پر اس زور سے پڑا کہ کان کی بالی ٹوٹ پڑی اور کان پھٹ گیا - کان سے خون جاری ہوگیا - مگر مرنالنی کے چہرے پر شکن تک نہ پڑی - کان تک ہاتھ بھی نہ لے گئی ہنستے ہوئے اُس خط کو پڑھا - اور اُسی آم پر جواب لکھکر پھینک دیا - اور جبتک ہیم چندر نگاہ کے سامنے رہا اُسی طرح مسکراتی ہوئی کھڑکی کے سامنے کھڑی رہی - وہ بات ہیم چندر کو یاد آگئی - اب وہ مرنالنی ناقابل اعتبار ہوگئی - دل کو یقین نہین آتا -

اور ایک روز مرنالنی کے بچھو نے ڈنک مارا - مارے درد کے وہ تڑپ رہی تھی - ایک عورت کو اُسکا علاج معلوم تھا جس سے فوراً آرام ہو جاتا تھا - وہ عورت اُس دوا کے لینے کے لیئے گئی کہ اتنے مین ہیم چندر کا پیغام لیکر ایک عورت پہونچی کہ وہ ایک مقام پر اُسکا انتظار کر رہے ہین - دوا تھوڑی ہی دیر مین آنے والی تھی - مگر مرنالنی نے اُس کا انتظار نہ کیا فوراً اُسی تکلیف مین ہیم چندر کے پاس پہونچی وہان پہونچکر اُس کو دوا کی ضرورت باقی نہ رہی - درد محسوس ہی نہ ہوا - ہیم چندر کو وہ واقعہ یاد پڑا - کیا ایسی مرنالنی بدچلن ہوسکتی ہے ؟ - نہ - ایسا نہین ہوسکتا -

ایک روز ہیم چندر اپنے گرو کی ملاقات کے لیئے متھرا سے روانہ ہوا - ایک پہر سفر کرنے کے بعد درد مین مبتلا ہوکر مسافرون کے دھرم شالے مین پڑا رہا - کسی طور پر مرنالنی کو خبر پہونچی - وہ اُسی رات کو ایک خادمہ کو ساتھ لے کر پاؤن پیدل وہان پہونچی - اتنی دور چلنے سے وہ قریب بے جان ہو رہی تھی - پاؤن سوج گئے تھے - اور جا بجا خون بھی نکلا تھا - مگر ہیم چندر کو دیکھنے کے بعد وہ اپنے باپ کے خوف سے اُسی رات کو پیدل پھر اپنے مکان کو واپس گئی - وہ بات بھی ہیم چندر کو یاد آئی - کیا ایسی مرنالنی نالائق بامُ کیشَن کی وجہ سے ہیم چندر کو چھوڑ دے گی ؟ کیا یہ بات قابل اعتبار ہوسکتی ہے جو شخص ایسی بات کا اعتبار کرے وہ خود قابل اعتبار نہین -

ہیم چندر بار بار دل مین یہی سوچتا تھا ہائے مین نے مرنالنی کا خط کیون نہ پڑھا

وہ یہاں کیوں آئی - ہاے - مین نے یہ بھی نہ دریافت کر لیا" جس مقام پر خط پھاڑ کر پھینک دیا تھا - وہان ایک مرتبہ اس ارادے سے گیا کہ اگر ٹکڑے ملجائین تو اُن کو جوڑ کر پڑھے - مگر وہ ٹکڑے سب ہوا مین اُڑ گئے تھے - اگر اُسوقت کوئی شخص ہیم چندر کا داہنا ہاتھ کاٹ لیتا - اور وہ ٹکڑے دے دیتا تو بھی ہیم چندر راضی ہوجاتا - ہیم چندر پھر سوچتا تھا - " آچارج جھوٹ کیون بولتے - وہ تو کبھی جھوٹ نہین بولتے - خاصکر مجھے تو وہ اپنے لڑکے کے برابر سمجھتے ہین - اور جانتے ہین کہ ایسی خبر سے مجھے سخت تکلیف ہوگی وہ جھوٹ کہکر مجھے ایسی تکلیف کبھی نہ دیتے اور خود اُنھون نے کہا بھی نہین جب مینے یہ ظاہر کیا کہ مجھے سب حال معلوم ہے - تب اُنھون نے بیان کر دیا - ہان یہ ممکن ہے کہ رشی کیش نے اُن سے جھوٹ بیان کیا ہو - مگر رشی کیش بلاوجہ اپنے گرو سے جھوٹ کیون بولتے اور مرنالنی اُن کا گھر چھوڑ کر نو دیپ کیون آتی"

جس وقت ایسے خیالات ہیم چندر کے دل مین آتے تھے اُس وقت اُس کے چہرے پر سیاہی سی دوڑ جاتی تھی - اور ماتھے پر پسینا جھلک آتا تھا - بستر پر اُٹھ کے بیٹھتا - آپ ہی اپنے ہونٹ کاٹتا - اور آنکھین سرخ ہوجاتین - اور پھر کٹے ہوے درخت کی طرح دھم سے بچھونے پر گر پڑتا - اور تکیے مین مُنھ چھپا کر زار زار روتا - وہ اسیطرح پڑا ہوا رو رہا تھا کہ مکان کا دروازہ کھول کر گرجابایا داخل ہوئی -

ہیم چندر کو پہلے خیال ہوا کہ منورما آئی ہے مگر غور سے دیکھنے پر گرجابایا کو پہچانا - پہلے تعجب سا ہوا - پھر کچھ خوشی کے آثار نمایان ہوے - کہنے لگا -

" تم پھر کیسے آئین؟"

گرجابایا - مین مرنالنی کی لونڈی ہون - آپنے مرنالنی کو چھوڑ دیا - مگر مرنالنی نے آپکو نہین چھوڑا - اسی لیئے مجھے پھر آنا پڑا - اگر جی چاہے تو مجھے چھڑیون سے مار لیئے - مرنالنی کی خاطر سے مین برداشت کر لون گی -

ہیم - تم کچھ خوف نہ کرو - مین عورت ذات پر ہاتھ نہ چلاؤنگا - یہ بتاؤ کہ تم کیون آئین -
زر مرنالنی کہان ہے - شام کو تمنے کہا تھا کہ وہ اسی شہر مین ہے - وہ یہان کیون آئین -
ین نے اچھا نہ کیا کہ بغیر پڑھے ہوے اُن کا خط پھاڑ ڈالا -
گرجایا - مرنالنی تمھارے دیکھنے کے لیئے یہان آئی ہین -
ہیم چندر - مرنالنی ہے کہان -
گرجایا - وہ آپ سے ہمیشہ کے لیئے رخصت ہونے آئی ہین - تالاب کے کنارے کھڑی ہین - آپ وہین چلیئے -
یہ کہکر گرجایا چل دی - ہیم چندر بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلا - تالاب کے کنارے جہان مرنالنی بیٹھی ہوئی تھی - گرجایا پہونچی - ہیم چندر بھی وہین پہونچا - گرجایا نے کہا -
"مرنالنی - اُٹھو - دیکھو ہیم چندر آئے ہین -"
مرنالنی اُٹھکر کھڑی ہوگئی - دونون نے ایک دوسرے کے منھ کی طرف دیکھا - مرنالنی آنکھ بھر کے نہ دیکھ سکی - آنکھوںمین آنسو بھر آئے تھے - جس طرح کوئی بیل درخت سے علٰحدہ ہوکر گر پڑتی ہے - اُسی طرح مرنالنی ہیم چندر کے قدمون پر گر پڑی - گرجایا وہان سے ہٹ گئی -

دسوان باب

اتنے دنون بعد

ہیم چندر نے ہاتھ پکڑ کے مرنالنی کو اُٹھایا - دونون ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوئے - اتنے دنون بعد دونون سے ملاقات ہوئی - ایک روز جمنا کے کنارے مولسری کے نیچے دونون گلے مل مل کر رخصت ہوے تھے - اُسکے بعد آج ملاقات

ہوئی - ورنہ زمانہ موسم گرما کے اختتام کا تھا - گرما کے بعد برسات ہوئی - برسات کے بعد سردی کا موسم گذر رہا تھا - مگر ان دونوں کے نزدیک کتنا زمانہ گذر گیا تھا - اسکا شمار کوئی حساب دان نہیں کرسکتا -

اُس صاف شفاف پانی والے تالاب کے کنارے اُس رات کو یہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوئے - چاروں طرف لمبے لمبے گھنے درخت - سامنے تالاب میں گلِ نیلوفر کی بہار - سر پر چاند کی نکھری ہوئی روشنی - ساری خلقت سکون میں - مرنالنی ہیم چندر کے سامنے کھڑی ہے -

کیا زبان میں الفاظ نہ تھے - کیا اُن کے دلوں میں کوئی بات کہنے کے قابل نہ تھی - اگر زبان میں الفاظ تھے اور کہنے کے قابل باتیں تھیں تو ان دونوں میں بات چیت کیوں نہ ہوئی - اُسوقت ایک دوسرے کے دیکھنے ہی میں تو تھے - باتیں کیونکر ہوتیں - اپنے محبوب کے پاس ہونے سے وہ خوشی حاصل ہوئی تھی کہ دل میں اور خوشی کی گنجایش نہ تھی - جسکو یہ خوشی نصیب ہو - اُسکو باتوں سے خوش ہونے کی پروا کہاں -

جب بہت سی باتیں کہنے کو جی چاہتا ہے اُسوقت یہ طے کرنا مشکل ہے کہ کون بات پہلے کہی جائے -

دونوں ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے - ہیم چندر نے مرنالنی کا وہ پیارا پیارا اچھوتی چہرہ پھر دیکھا - رشتی کشش کی بات دل سے دور ہونے لگی - اُس مصحفِ رُخ کے ہر صفحہ پر معصومی اور عفت لکھی ہوئی تھی - ہیم چندر اُن آنکھوں کی طرف دیکھ رہا تھا - جنمیں دل کی کیفیت صاف طور پر آئینہ تھی - اُن آنکھوں سے محبت کے آنسو بہنے لگے - جسکی ایسی آنکھیں ہیں وہ بے وفا نہیں ہو سکتی - ؟

پہلے ہیم چندر نے بات کی - پوچھا - "مرنالنی کیسی ہو"

مرنالنی کے منہ سے جواب نہ نکلا۔ ابھی تک اسکی طبیعت ٹھکانے نہ ہوئی تھی۔ جواب دینے کا ارادہ کیا۔ مگر آنسوؤن نے وہ زور باندھا کہ کچھ نہ کہہ سکی۔ گلے سے آواز نہ نکلی۔

ہیم چندر نے پھر پوچھا۔ ”تم یہان کیسے آگئین“

پھر مرنالنی جواب نہ دے سکی۔ ہیم چندر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سیڑھی پر بٹھایا۔ اور خود اس کے پاس بیٹھ گیا۔ مرنالنی کے دل مین کسی قدر سکون آچلا تھا۔ مگر اس خاطرداری سے سکون پھر مٹ گیا۔ رفتہ رفتہ مرنالنی کا سر خود بخود ہیم چندر کے شانے پر پہونچ گیا۔ مرنالنی پھر رونے لگی۔ اس کے آنسوؤن سے ہیم چندر کا شانہ بھیگ گیا۔ اس دنیا مین مرنالنی کو جس قدر خوشیان ہوئی تھین ان مین اس رونے سے بڑھکر کوئی خوشی نہ تھی۔

ہیم چندر نے پھر کہا۔ ”مرنالنی۔ مین نے بڑا قصور کیا ہے۔ میرے قصور کو معاف کرنا۔ مین نے کچھ باتین سنکر خیال کر لیا تھا کہ تمھارا اعتبار نہین۔ کیا تم ان باتونکو بھول سکو گی۔ مین جو کچھ پوچھون اس کا صاف صاف جواب دو“

مرنالنی نے ہیم چندر کے شانے سے سر نہ اٹھایا اسی طرح سر رکھے ہوے کہا۔ ”کیا ہیم۔ تم رشی کیش کا گھر چھوڑکر کیون چلی آئین۔“

رشی کیش کا نام سنتے ہی مرنالنی نے اسطرح سر اٹھایا جسطرح کوئی ناگن غصے مین اپنا پھن اٹھاتی ہے کہنے لگی۔ ”رشی کیش نے مجھے اپنے گھر سے رخصت کر دیا“

یہ سنکر ہیم چندر کو رنج ہوا۔ کسی قدر اندیشہ بھی ہوا۔ کچھ سوچنے لگا۔ اتنا وقفہ جو ہوا تو مرنالنی کا سر پھر اس کے شانے پر پہونچ گیا۔

ہیم چندر نے پھر پوچھا۔ ”رشی کیش نے تمھین اپنے گھر سے کیون علحدہ کر دیا“

مرنالنی نے اپنا منھ ہیم چندر کے سینے مین چھپایا۔ اور نہایت ہی شیرین آواز سے کہا۔

"تم سے کہنے کی بات نہین۔ رشی کیش نے بدکار سمجھکر مجھے نکالدیا"
یہ بات سنتے ہی ہیم چندر تیر کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا۔ مرنالنی کا سر اُس کے سینے سے گرکر پختہ سیڑھی پر کھٹ سے بولا۔
"بدکار۔ اپنے منھ سے اقبال کیا" دانتون مین ہو کر یہ الفاظ ہیم چندر کے منھ سے نکلے۔ یہ کہکر وہ وہان سے چلدیا۔ راستے مین گرجا بالملی۔ ہیم چندر کی عبرتناک صورت دیکھ کر وہ متحیر ہو کر کھڑی ہو گئی۔
لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر بغیر لکھے ہوئے بھی نہین بنتا۔ ہیم چندر نے لات مار کر گرجا با کو راستے سے ہٹایا۔ اور کہنے لگا۔
"تو جسکی کٹنی ہے۔ اگر مین اُس کے لات مارتا تو میرے پانون ناپاک ہو جاتے"
یہ کہکر ہیم چندر وہان سے چلا گیا۔
جس شخص مین صبر نہین وہ غصے مین اندھا ہو جاتا ہے۔ اُسکو دنیا کی کوئی خوشی نصیب نہین ہوتی۔ ہیم چندر مین صرف بے صبری ہی نہ تھی۔ بلکہ بے صبری تمکنت اور غصہ۔
رات گذر کر تڑکا ہو گیا ہے مگر مرنالنی اسی طرح اپنا سر پکڑے ہوئے اُسی جگہ بیٹھی ہوئی ہے۔ گرجا بانے پوچھا۔
"کیا بہت چوٹ لگی"
مرنالنی نے جواب دیا۔ "چوٹ کیسی"
گرجایا۔ ماتھے مین۔
مرنالنی۔ ماتھے مین چوٹ۔ مجھے تو معلوم نہین۔

چوتھا حصہ

پہلا باب

مکڑی کا جال

جسوقت مرنالنی کے سکھ کا ستارہ ڈوب رہا تھا۔ اسی وقت بنگالے کی خوش نصیبی کا چاند بھی اُسی راستے جارہا تھا۔ جس شخص کے اختیار مین تھا کہ ملک کو بچاتا۔ وہ مکڑی کی طرح دور بیٹھا ہوا اپنے بدقسمت ملک کی تباہی کے لیئے جال پھیلا رہا تھا۔ رات کے وقت تنھائی مین بیٹھا ہوا پشوپتی اپنے قوت بازو شانت شیل سے خفا ہو رہا تھا۔ "کل تمنے بڑی بھدی کی۔ اب جی چاہتا ہے کہ کوئی اہم کام تمھارے سپرد نہ کیا جائے"

شانت شیل۔ جو بات میرے امکان سے باہر تھی۔ وہ مجھسے انجام نہ ہو سکی۔ اور جو حکم دیجیئے بجالاؤن۔

پشوپتی۔ فوج والون کو کیا حکم دیا گیا ہے۔

شانت۔ یہ کہدیا گیا ہے۔ کہ جب تک ہم لوگ حکم نہ دین کوئی شخص مسلح نہو۔

پشو۔ چوکیدارون اور پہرے والون سے کیا کہا گیا۔

شانت۔ مین نے اُن لوگون سے یہ کہدیا ہے کہ مسلمانون کے پاس سے خراج لے کر کچھ لوگ بطور قاصد کے یہان آئینگے اُن کے لیئے کوئی روک ٹوک نہ کی جائے۔

پشو۔ دامودر پنڈت نے ہدایت کے مطابق کام کیا یا نہین۔

شانت۔ اُنھون نے بڑی ہوشیاری سے اُس کام کو پورا کیا۔

پشو۔ کس طور پر۔

شانت۔ اُنھون نے ایک پرانی کتاب کے ورق پر کچھ اشعار اپنی طبیعت سے بناکر لکھ لئے۔ اور آج دوپہر کو جاکر راجہ کو سنائے۔ اور مادھواچارج کی بڑی

خدمت کی۔
پشو۔ پنڈت نے غالباً اُن شعروں مین فاتح بنگالہ کا حلیہ لکھا ہوگا۔ اُس کے بارے مین راجہ نے کچھ دریافت تو نہین کیا۔
شانت۔ ہان دریافت کیا تھا۔ مدن سین ابھی حال مین بنارس سے آئے ہین۔ اسکا حال راجہ کو معلوم تھا۔ اُس کتاب مین فاتح بنگالہ کا حلیہ سنکر راجہ نے اُن کو بُلایا۔ اور اُن سے کہا کہ مسلمانون کے سپہ سالار کا حلیہ بیان کرین۔ اُنھون نے ہو بہو وہی حلیہ بیان کیا جو اُس کتاب مین درج تھا۔
پشو۔ پھر کیا ہوا۔
شانت۔ راجہ نے رو رو کر کہا۔ ”مین اس بڑھاپے مین کیا کر سکتا ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ مع گھربار مسلمانون کے ہاتھون سے تباہ ہون گا۔“ اُسوقت دامودر نے ہدایت کے موافق عرض کی کہ
”مہاراجہ۔ سب سے اچھی ترکیب یہ ہے کہ آپ کُل خاندان کو ساتھ لے کر کسی تیرتھ کو تشریف لیجائین۔ ابھی موقع اچھا ہے۔ آپ پر کوئی آنچ نہ آنے پائیگی۔ اگر شاستر جھوٹا نکلا۔ تو آپ پھر واپس آکر یہان راج کرین گے“
راجہ کو یہ مشورہ پسند آیا۔ اور کشتیون کے تیار ہونے کا حکم دے دیا۔ امید تو یہی ہے کہ وہ اپنا کُل خاندان لے کر کسی تیرتھ کو چلے جائین گے۔
پشو۔ دامودر بڑا اچھا آدمی ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ میری آرزو بر آئے گی۔ اگر خود مختار راجہ نہ بھی ہوا۔ تو مسلمانون کا نائب ہو کر راج کرونگا۔ میری مراد پوری ہونے پر تم لوگون کو بھی حسب وعدہ انعام ملے گا۔ اچھا۔ اِسوقت جاؤ کل صبح تڑکے ہی راجہ کی روانگی کے لیئے کشتیان تیار ہوجائین۔
شانت شیل رخصت ہوا۔

دوسرا باب

بے دھاگے کا ہار

پشوپتی کے مکان مین نوکر چاکر بہ کثرت تھے۔ مگر اُسکا عالیشان مکان جنگل سے بھی زیادہ اندھیرا تھا۔ گھر مین اُجالا ہوتا ہے تو بیوی بچون سے۔ اُسکا گھر اُن سے خالی تھا۔

شانت شیل کے جانے کے بعد پشوپتی کو بھی ان باتون کا خیال آیا۔ دل ہی دل مین سوچنے لگا۔ ''اب معلوم ہوتا ہے کہ اتنے دنون بعد اس اندھیرے گھر مین اُجالا ہوگا۔ اگر پرمیشر کی مہربانی ہوئی تو منورما کے روے روشن سے یہ اندھیارا دور ہو جائے گا۔

یہی باتین سوچتا ہوا پشوپتی دیوی کے مندر کی طرف گیا تاکہ سونے کے قبل دیوی کے درشن کرے۔ وہان پہونچکر دیکھا کہ منورما بیٹھی ہوئی ہے۔

منورما کو دیکھ کر پشوپتی نے کہا۔ ''منورما تم کب آئین۔''

پوجا کے پھولون کو جمع کر کے منورما بے دھاگے کا ہار بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ پشوپتی کے سوال کا جواب نہ دیا۔

پشوپتی نے پھر کہا۔ ''منورما مجھسے بات کرو۔ جبتک تم میرے سامنے رہتی ہو مین دنیا کی تکلیفین بھول جاتا ہون۔''

منورما نے آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا۔ ''مین تمسے کیا جانین کیا کہنے آئی تھی۔ اب یاد نہین آتا۔''

پشوپتی۔ تم یاد کر لو۔ جبتک تمھین یاد نہ آئے۔ مین انتظار کرونگا۔

پشوپتی بیٹھا رہا۔ اور منورما ہار گوندھنے لگی۔ جب کسی قدر عرصہ ہوا تو پشوپتی

نے کہا ،، مجھے بھی کچھ کہنا ہے - جی لگا کر میری بات سنو - مین نے اپنی عمر علم - دولت - اور ثروت کے حاصل کرنے مین صرف کی - دنیا کا کچھ کام نہ کیا - شادی کرنے کی خواہش نہ تھی اس لیئے شادی بھی نہین کی - ہان جب سے تمکو دیکھا ہے اُسوقت سے مجھے رات دن یہی فکر ہے کہ کسی طور پر منورما میری ہو جائے - اِسی خواہش کے پورا کرنے کے لیئے مین اِن جھمیلون مین پڑا ہون - اگر پرمیشر کی عنایت ہوئی تو دو چار روز مین راجہ بن کر تم سے شادی کر دون گا - اگر کوئی یہ کہے گا کہ بیوہ کی شادی جائز نہین تو مین اُس اعتراض کی تردید شاسترون سے کرا دون گا - ہان ایک اور اندیشہ یہ ہے کہ جنار دن شرما مجھسے ذات مین بہت بڑھکر ہین -،،

اِس مین شک ہے کہ منورما یہ سب باتین سنتی تھی یا نہین -

پشوپتی کو یہ معلوم ہو گیا کہ اِسوقت منورما کا دھیان اور کہین ہے -

پشوپتی کو سادہ مزاج معصوم صفت منورما سے محبت تھی - اور دانشمند وسنجیدہ منورما سے خوف تھا - کچھ سوچکر پھر پشوپتی نے کہا -

،، مگر خاندانی رسم کی شاستر سے زیادہ وقعت نہین - اگر خاندانی رسم کے خلاف تم سے شادی کر دون تو کچھ ہرج نہین - یہ سب تمھاری مرضی پر منحصر ہے - اگر شادی کے بعد جنار دن کو بھی معلوم ہو جائے گا تو شادی فسخ نہین ہو سکتی ،،

منورما نے کچھ جواب نہ دیا - اس مین بھی شک ہے کہ اُسنے یہ سب باتین سنین یا نہین - ایک سیاہ بلی اُس کے قریب آکر بیٹھ گئی - منورما اُس سبز دھاگے کے ہار کو بلی کے گلے مین پنھاتی تھی - پنھاتے ہی سب پھول تتر بتر ہو گئے - منورما نے اپنے سر سے کچھ لمبے لمبے بال توڑے اور اُن مین پھولون کو پرونے لگی -

پشوپتی اُس کی اُنگلی کی حرکت کو محویت کے عالم مین دیکھ رہا تھا -

تیسرا باب

طائر قفس

پشوپتی نے کئی بار کوشش کی کہ منورما کو متوجہ کرے۔ مگر کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ مجبور ہو کر کہنے لگا۔

"منورما۔ رات بہت آگئی۔ مین سونے جاتا ہون"

منورما نے نہایت ہی بے پروائی سے کہا۔ "جاؤ"

پشوپتی سونے کے لیئے نہ گیا۔ بیٹھا ہوا ہار گوندھنا دیکھتا رہا۔ پھر یہ سوچا کہ شاید خوف دلانے سے منورما اُسکی باتون کا جواب دے۔ کہنے لگا۔

"منورما۔ اگر اسوقت مسلمان یہان آجائین تو تم کہان جاؤ"

منورما ہار ہی کی طرف دیکھتی رہی۔ مگر زبان سے کہا۔ "یہین رہون"

پشوپتی۔ یہان تمھاری حفاظت کون کرے گا۔

منورما۔ کیا معلوم۔

پشوپتی۔ تم آج اِس مندر مین مجھسے کیا کہنے کے لیئے آئی تھین۔

منورما۔ مین دیوی جی کے درشن کے لیئے آئی تھی۔

پشوپتی۔ منورما۔ پرمیشر کے لیئے جو کچھ مین کہون اُسکو جی لگا کر سُن لو۔ آج بھی وقت ہے۔ یہ بتاؤ کہ میرے ساتھ شادی کرو گی۔

منورما ہار بنا کر اس سیاہ بلی کے گلے مین پہنا رہی تھی۔ منورما بلی کے گلے مین ہار پہناتی تھی۔ اور بلی بار بار اُس ہار کو اپنی گردن سے نکال ڈالتی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر منورما کے ہونٹون پر مسکراہٹ بھی آجاتی تھی۔ پشوپتی کو بہت بُرا معلوم ہوا۔ اُس بلی کے ایک چانٹا رسید کیا۔ بلی دُم اُٹھا کر بھاگ کھڑی ہوئی منورما نے اسی طرح

مسکراتے ہوئے وہ ہار پشوپتی کے سر پر پنھا دیا۔
پلی کے گلے کا مالا پشوپتی وزیر لود یا گیا۔ ام اسکو کسی قدر غصہ معلوم ہوا۔ مگر منورما سی حسینہ کا مسکرانا دیکھکر اسکا دل بے قابو ہو گیا تھا۔ چاہا کہ ہاتھ بڑھاکر منورما کو گلے سے لگالے۔ منورما وہان سے اچک کر دور کھڑی ہوگئی۔ پھن اٹھائے ہوئے سانپ کو راستے مین دیکھکر جسطرح راہی دور ہٹ جاتا ہے اسی طرح منورما علیحدہ کھڑی ہوگئی۔
پشوپتی جھیپ سا گیا کہنے لگا۔ "منورما۔ برا نہ ماننا۔ تم میری بیوی ہو۔ مجھسے شادی کرلو۔ منورما نے پشوپتی کو تیز نگاہ سے دیکھکر کہا" پشوپتی کیشب کی بیٹی کہان ہے"
پشوپتی۔ مجھے نہین معلوم کہ کیشب کی بیٹی کہان ہے۔ اور نہ مین جاننا چاہتا ہون۔ ایک طور پہ تمھین میری بیوی ہو۔
منورما۔ مین جانتی ہون کہ کیشب کی بیٹی کہان۔ کہہ دون۔
پشوپتی متحیر ہوکر منورما کے منھہ کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ منورما کہنے لگی۔
"ایک جوتشی نے حساب لگا کر بتایا تھا کہ کیشب کی بیٹی کم سنی ہی مین رانڈ ہو جائیگی اور اپنے شوہر کی موت کے بعد وہ خود بھی اپنی جان دیدیگی۔ کیشب کو جب یہ حال معلوم ہوا تو وہ نہایت ہی پریشان ہوا۔ دھرم کے خوف سے شادی تو کردی۔ مگر اسی رات کو اپنی بیٹی کو ساتھ لیکر الہ آباد چلا گیا۔ یہ خیال کیا کہ جب شوہر کے مرنے کا حال بیٹی کو معلوم ہی نہ ہوگا تو وہ اپنی جان کیون دیگی۔ چند دنون بعد الہ آباد مین کیشب نے وفات پائی اسکی بیوی پہلے ہی مرچکی تھی۔ کیشب نے مرتے وقت اپنی بیٹی کو ایک آچارج کے سپرد کر دیا۔ سپرد کرتے وقت کہا کہ "اس لاوارث لڑکی کو اپنے ہی گھر رکھنا۔ پشوپتی اس کا شوہر ہے۔ جوتشی نے بتلایا ہے کہ بہت کم سنی مین یہ لڑکی ستی ہو جائے گی۔ آپ مجھسے یہ وعدہ کر لیجیے کہ اس لڑکی کو کبھی اس امر کی اطلاع نہ دین گے کہ اسکا شوہر پشوپتی ہے اور نہ پشوپتی کو خبر دینا کہ یہ انکی بیوی ہے

آچارج نے وعدہ کرلیا۔ اور اُسی زمانے سے وہ اُس لڑکی کی پرورش کرتے ہین۔

پیشو۔ اب وہ لڑکی کہان ہے۔

منورما۔ مین ہی کیشب کی بیٹی ہون۔ جنار دن شرما اُنکے آچارج ہین۔

پیشوپتی کی عقل چکر مین آگئی۔ دماغ کام نہ دیتا تھا۔ منھ سے کوئی بات نہ نکلی۔ اُشکر دیوی کو ڈنڈوت کی اُسکے بعد منورما کی طرف بڑھا کہ اُسکو اپنی آغوش مین لے۔ منورما مثل سابق علٰحدہ ہٹ کر کھڑی ہوگئی۔

منورما۔ ابھی نہین۔ اور بھی باتین ہین۔

پیشو۔ منورما تم بڑی سخت دل ہو۔ اِتنے دنون تک یہ باتین مجھسے کیون چھپائین۔

منورما۔ اگر مین کہتی بھی تو تمکو میری بات کا یقین کیون آتا۔

پیشو۔ مین نے تمھاری کس بات کا یقین نہین کیا۔ اور اگر مجھے شک بھی ہوتا تو مین جنار دن سے تصدیق کرلیتا۔

منورما۔ جنار دن کیا اُس بات کو زبان پر لاتے۔ وہ کبھی وعدہ خلافی نہ کرتے۔

پیشو۔ اگر ایسا تھا تو تم سے کیون کہا۔

منورما۔ مجھسے اُنھون نے نہین کہا۔ ایک روز چپکے چپکے برہمنی سے یہ باتین بیان کررہے تھے۔ اتفاق سے مین نے بھی سن لیا۔ مین تو بیوہ مشہور ہون۔ اگر تم میری بات کا یقین بھی کر لیتے تو اور لوگون کو تو اعتبار نہ ہوتا۔ جب دنیا تم کو بُرا کہتی تو تم کیونکر مجھے بیوی بنا سکتے تھے۔

پیشو۔ مین سب لوگون کو جمع کرکے اُنسے ساری کیفیت بیان کر دیتا۔

منورما۔ خیر وہ جو کچھ ہوتا۔ مگر جوتشی کے قول کا کیا ہوتا۔

پیشو۔ مین پوجا پاٹ کرتا کہ وہ آفت نہ آنے پائے۔ خیر۔ جو کچھ ہونا تھا ہوا۔ اب تم سا

جواہر مجھے مل گیا ہے۔ اُسکو کبھی اپنے پاس سے علیحدہ نہ کرون گا۔ اب تم میرے گھر سے باہر نجانے پاؤ گی۔

منورما۔ یہ گھر تو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ پشوپتی۔ مین جو باتین کہنے کے لیئے آج آئی ہون وہ کہتی ہون۔ سُنو۔ یہ مکان چھوڑدو۔ راجہ ہونے کی خواہش چھوڑ دو۔ اپنے آقا کی تباہی کی فکر چھوڑ دو۔ اِس ملک کو چھوڑ کر چلو۔ ہم تم چلکر کاشی مین رہین۔ وہان مین تمھارے قدمون کی پرستش کر کے اپنی زندگی بسر کرون گی جس دن عمر ختم ہو گی۔ اُس روز مین تمھارے ساتھ ہی اس دنیا کو چھوڑ دونگی۔ اگر یہ باتین منظور ہون تو مین تمھاری لونڈی ہون۔ ورنہ۔

پشوپتی۔ ورنہ کیا۔

اُسوقت منورما منھ اُٹھائے آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے دیوی کی مورت کے سامنے ہاتھ جوڑکر کھڑی ہوگئی اور نہایت ہی درد آمیز آواز سے کہنے لگی۔

"ورنہ دیوی کے سامنے قسم کھاتی ہون کہ میری تمھاری آج آخری ملاقات ہوگی۔ جیتے جی پھر کبھی نہ ملون گی"

پشوپتی بھی ہاتھ باندھے ہوئے مورت کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا۔

"منورما۔ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جبتک میری جان مین جان ہے تم کو اپنے گھر سے نہ جانے دون گا۔ منورما۔ مین جس راستہ پر جا رہا ہون اگر ممکن ہوتا تو مین اُس سے پھرتا۔ اور تم کو ساتھ لیکر کاشی چلا جاتا۔ مگر اب بہت دور پہونچ گیا۔ اب پھرنے کا موقع نہین۔ جو کچھ قسمت مین بدا ہے پیش آئے گا۔ مگر مین تم کو جُدا نہین کر سکتا۔ تم میری بیاہتا بیوی ہو۔ میری تقدیر مین جو کچھ ہو۔ مگر تمکو میرے گھر مین رہنا ہوگا۔ تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ مین ابھی آتا ہون"

یہ کہکر پشوپتی مندر کے باہر چلا گیا۔ منورما کا ماتھا ٹھنکا۔ کہ کچھ دال مین [illegible]

ضرور ہے۔ اسی فکر مین وہان کھڑی رہی۔ تھوری ہی دیر بعد نشوپتی والپس آیا اور کہنے لگا۔

"میری پیاری۔ تم آج مجھے چھوڑ کر نہ جانے پاؤ گی۔ مین سب دروازے بند کرا آیا"

منورما طائر قفس ہو گئی۔

چوتھا باب

مسلمانون کا قاصد

پہر دن چڑھا تھا کہ شہر کے باشندون نے نہایت متعجب ہو کر دیکھا کہ کسی نامعلوم قوم کے سترہ سوار شاہراہ سے راجہ کے محل کی طرف جا رہے ہین۔ ان لوگون کے ہاتھ پانون اور ڈیل ڈول دیکھ کر نودیپ کے لوگ تعریف کر رہے تھے۔ کہ کیسے قوی ہیکل جوان ہین۔ چھریرا مضبوط جسم۔ صاف رنگ شاندار چہرے۔ سیاہ ڈاڑھیان۔ چمکتی ہوئی آنکھین۔ پوشاکون کو دیکھ کر چکا چوندھ ہوتی تھین۔ زرہ بکتر پہنے ہوے سارا لباس سپاہیانہ۔ جن گھوڑون پر وہ لوگ سوار تھے۔ وہ گھوڑے بھی نہایت خوبصورت۔ لمبے چوڑے ہاتھ پانون۔ گٹھے ہوئے بدن۔ خوشنمائی کے ساتھ خمیدہ گردنین۔ کھینچی ہوئی باگون کی وجہ سے جمے ہوئے جا رہے تھے۔

سترہ سوار چپ چاپ راجہ کے محل کی طرف جا رہے تھے۔ اگر کوئی شہر والا پوچھتا تھا تو ایک ساتھی جواب دیتا تھا کہ یہ مسلمانون کے سفیر ہین۔

شہر پناہ پر پہرے والون کو بھی یہی جواب دیا تھا۔ پشوپتی کے حکم کے مطابق پہرے والون نے کوئی روک ٹوک نہ کی۔

جاتے جاتے وہ لوگ راجہ کے محل کے پھاٹک پر پہونچے۔ کچھ تو راجہ کی بدانتظامی

اور کچھ تشویق کی ترکیب - وہان بہت کم محافظ موجود تھے - ایک دربان نے پوچھا - "تم لوگ کس لیئے آئے ہو"

مسلمانون نے جواب دیا - "ہم لوگ مسلمانون کے قاصد ہین - راجہ سے ملاقات کرین گے"۔

دربانون نے جواب دیا - "راجہ ابھی محل مین تشریف لے گیئے ہین - اسوقت ملاقات نہو گی"

مسلمانون نے اُس جواب کا کچھ خیال نہ کیا اور کھلے ہوئے پھاٹک سے اندر داخل ہونے لگے - دربان ہاتھ مین برچھی لے کر سامنے کھڑا ہو گیا کہ اندر جانے کا حکم نہین ہے - کہنے لگا - "پلٹ جاؤ - نہین تو تمھاری جان کی خیر نہین"

"تمھاری جان کی خیر نہین" یہ کہکر ایک مسلمان جو قد مین کسی قدر چھوٹا تھا - اُس نے دربان پر تلوار چلا لی - دربان وہین کا وہین ٹھنڈا ہو گیا - اپنے ساتھیون کی طرف دیکھ کر اُس چھوٹے قد والے مسلمان نے کہا -

"اب اپنا کام کرو"

باقی سو مسلمان جواب تک چپ چاپ تھے اُنھون نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اپنی اپنی تلوارین میانون سے باہر نکال لین - اور دربانون پر حملہ کردیا - دربانون پر یہ ناگہانی آفت ٹوٹ پڑی تھی - بیچارے دربانون کے پاس ہتھیار تک نہ تھے - نتیجہ یہ ہوا کہ چشم زدن مین جتنے دربان وہان موجود تھے سب تلوار کے گھاٹ اُترے -

چھوٹے قد والے مسلمان نے کہا - "جو جہان ملجائے اُسکو وہین تہ تیغ کرو - بوڑھے راجہ کو بھی جان سے مار ڈالنا"

یہ حکم پاتے ہی وہ سوار بجلی کی طرح محلون پر ٹوٹ پڑے - جہان جس شخص کو پایا

اُس کا سر گردن سے اُڑا دیا۔ لوگون نے جب یہ حال دیکھا تو غل مچانا شروع کیا اور جس کو جدھر راہ ملی بھاگ کھڑا ہوا۔ بوڑھا راجہ جہان کھانا کھا رہا تھا۔ وہان بھی چیخنے چلانے کی آواز پہونچی۔ راجہ کا مُنہ خشک ہو گیا۔ پوچھنے لگا۔

"کیا ہوا؟ کیا مسلمان آ گئے"

کچھ لوگ جو وہان بھاگ کر پہونچے تھے کہنے لگے۔ "مسلمانون نے سب کو مار ڈالا۔ اب آپ کی تلاش مین آ رہے ہیں" راجہ بید کی طرح کانپنے لگا۔ مُنہ کا لقمہ مُنہ ہی مین رہ گیا۔ رانی قریب تھی۔ اُس نے راجہ کو اِس قدر خوف زدہ دیکھ کر اُس کا ہاتھ تھاما۔ اور کہا۔

"کچھ ڈر نہین۔ آپ آیئے" یہ کہکر رانی نے راجہ کو ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا۔ رانی کہنے لگی۔ "کچھ اندیشہ نہین سارا اسباب کشتیون پر لد چکا ہے۔ چلیے۔ ہم لوگ چور دروازے سے نکل چلین۔ اور ابھی یہان سے روانہ ہو جائین۔" رانی نے ایسا ہی کیا اُس کمزور اور نالایق راجہ کے ساتھون ساتھ ملک بنگالہ کی لکشمی بھی روانہ ہو گئی۔

اُنھین سولہ سوارون کے ساتھ بختیار خلجی نے بنگالے کی دارالسلطنت پر قبضہ کر لیا۔ اِس واقعہ کے ساٹھ برس بعد ایک مسلمان مورخ نے اسکو اپنی کتاب مین لکھا ہے۔ یہ معلوم نہین کہ اُس مین کس قدر جھوٹ ہے اور کس قدر سچ۔

جب انسان نے اپنی اور شیر کی تصویر بنائی۔ تو شیر کو مغلوب دکھلایا۔ اگر شیر مصور ہوتا تو معلوم نہین وہ کیسی تصویر بناتا۔ بدنصیب بنگالہ یون ہی کمزور ہے۔ اور پھر دشمن اُس کا مصور ہوا۔

پانچوان باب

جال ٹوٹ گیا

شاہی محلون پر قبضہ کرکے بختیار خلجی نے پشوپتی کو بلوا بھیجا۔

پشوپتی نے دیوی کو پرنام کیا۔ خشمناک منورما سے رخصت ہوا۔ اور کسی قدر خوش اور کسی قدر اندیشہ ناک حالت مین مسلمانون کے پاس پہونچا۔

خلجی نے اٹھکر اسکو تعظیم دی اور بڑی خاطر سے بٹھلایا۔ خیر و عافیت پوچھی پشوپتی ابھی ابھی اس زمین پر چلکر آیا تھا جو راجہ کے نوکرون کے خون سے بھری ہوئی تھی۔ فوراً کوئی جواب اسکے منھ سے نہ نکلا۔ بختیار خلجی سمجھ گیا کہ اسکے دلمین کیا کیا خیالات آ رہے ہین کہنے لگا۔ "پشوپتی۔ تخت شاہی پر جانے کی راہ پھولون سے بچھی ہوئی نہین ہوتی۔ نہ معلوم کس کس سر دن کو کچل کر جانا پڑتا ہے"

پشوپتی۔ بجا ہے۔ مگر جو مخالفت کرے اسکا قتل واجب ہے۔ ان بے گناہون کا کیا قصور تھا۔

بختیار۔ کیا یہ خون خرابہ دیکھکر آپ پشیمان ہوئے کہ آپ نے ایسے عہد و پیمان کیون کئے تھے۔

پشو۔ جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرون گا۔ اور آپ سے بھی یہی امید ہے کہ آپ بھی اپنے قول پر قائم رہین گے۔

بختیار۔ بلاشک۔ مگر ایک امر دریافت طلب ہے۔

پشو۔ فرمائیے۔

بختیار۔ قطب الدین نے آج سے آپ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ اور ملک بنگالہ آپ کے سپرد کیا۔ مگر بادشاہ کا یہ قطعی اصول ہے کہ سوا مسلمانون کے دوسرے کو نائب مقرر نہین کرتے۔ آپ کو مذہب اسلام قبول کرنا ہوگا۔

پشوپتی کا منھ خشک ہو گیا۔ کہنے لگا۔
"جب عہد و پیمان ہوئے تھے اُسوقت تو اس قسم کا ذکر نہین ہوا تھا"
بختیار۔ شاید خیال نہ رہا ہو۔ بہرحال اگر اُسوقت یہ بات ظاہر نہین ہوئی۔ تب بھی آپ ایسا عقلمند اور ہوشیار شخص خود سمجھ سکتا تھا کہ یہ بات ضروری ہے۔ یہ کیونکر ممکن تھا کہ مسلمان بنگالے کو فتح کرنیکے بعد بھی اُسکو کسی ہندو کے ہاتھ مین چھوڑ دیتے۔
پشو۔ مجھے تو اس بات کا خواب مین بھی خیال نہ تھا۔
بختیار۔ خیر۔ تو اب سمجھ لیجئے۔ اور مشرف بہ اسلام ہو جیئے۔
پشو۔ (متانت کے ساتھ) اگر آپ کے بادشاہ مجھے اپنی ساری سلطنت بخش دین۔ تب بھی مین اپنا قدیم ایمان چھوڑ کر مسلمان نہونگا۔
بختیار۔ یہ آپ کی غلطی ہے۔ جسکو آپ قدیم ایمان کہتے ہین وہ بیہودہ بتون کی پرستش ہے۔ اگر کوئی دین سچا ہے تو اسلام۔ محمد کا کلمہ پڑھنے سے دُنیا اور عاقبت دونون جگہ بھلائی ہے۔
پشوپتی تاڑ گیا کہ مسلمانون نے اُس کے ساتھ دغا کی۔ اپنا مطلب نکال لیا۔ اور اب اُسکو دھتا بتائین گے۔ اِسوقت یہی موقع ہے کہ چالاکی کا جواب چالاکی سے دیا جائے۔ اسی طور پر تھوڑی دیر تک سوچتا رہا۔ اُس کے بعد کہنے لگا۔ "بہتر جو حکم ہو۔ مین تعمیل کرونگا"
بختیار بھی سمجھ گیا کہ یہ جواب حکمت عملی کا ہے۔ اگر پشوپتی سے زیادہ ہوشیار نہ ہوتا تو ایسا جلد کیون دیتا۔
ہندوستان کی قسمت مین یہی لکھا ہے کہ اِسکو ہر شخص بہادری سے فتح نہ کریگا بلکہ حکمت عملی سے۔ کلایو صاحب نے بھی تو یہی ترکیب کی تھی۔
بختیار نے جواب دیا۔ "بڑی اچھی بات ہے۔ ہم لوگون مین آج کا دن

بہت مبارک ہے۔ ایسے اچھے کام مین دیر کرنے کی ضرورت نہین۔ ہمارے یہان کے مولوی موجود ہین۔ وہ ابھی آپ کو دین اسلام مین لے آئین گے۔
پشوپتی بڑی مصیبت مین پڑا۔ کہنے لگا۔ "کچھ مہلت دیجئے۔ مین گھر کے لوگون کو لے آؤن۔ اور مع جورو بچون کے مسلمان ہون"
بختیار۔ ان کے بلوانے کے لیئے مین آدمی بھیجتا ہون۔ آپ اس پہرے والے کے ساتھ جاکر آرام کیجئے۔
پہرے والے نے آکر پشوپتی کا ہاتھ پکڑا۔ پشوپتی نے بگڑکر کہا۔ "یہ کیا۔ کیا مجھے قیدی بنا دیا"
بختیار۔ خیر۔ ابھی یہی سمجھیے۔
پشوپتی ایک کمرے مین قید کیا گیا۔ مکڑی کا جال ٹوٹ گیا۔ اور مکڑی بھی اسی مین پھنس کر رہ گئی۔
اسی روز شب کو مسلمانون کی بیس ہزار فوج مہابن سے آکر نودیپ مین داخل ہوگئی۔ بنگالے کا آفتاب اسی روز غروب ہوا۔ اسدن کا ڈوبا ہوا آفتاب ابھی تک طلوع نہ ہوا۔ کیا اب طلوع نہ ہوگا۔ دنیا مین طلوع اور غروب دونون ہین۔

چھٹا باب

طائر آزاد

جبتک پشوپتی اپنے مکان مین رہا اسنے منورما کو برابر اپنی نگاہون کے سامنے رکھا۔ جس وقت وہ مسلمانون سے ملاقات کرنے گیا۔ اسوقت مکان کے سب دروازے بند کرا دیئے اور شانت شیل کو حفاظت کے لیئے تعینات کردیا۔

پشوپتی کے جانے کے بعد منورما نے نکل بھاگنے کی فکر کی۔
مکان کے ہر کمرے مین پھری کہ کوئی راہ نکل آئے۔ مگر کہین کوئی دروازہ کھلا نہ پایا۔ کچھ بلندی پر جھرو کے تھے۔ مگر وہ اتنے بڑے نہ تھے کہ انسان آمنین ہو کر نکل جائے۔ علاوہ اِسکے وہ زمین سے اِسقدر بلندی پر تھے کہ اگر وہان سے کوئی شخص زمین پر پھاندے تو ہڈیان پسلیان چور چور ہو جائین۔ منورما پاگل ہو رہی تھی اُسنے ارادہ کیا کہ اُنھین جھروکون کی راہ سے باہر نکلے۔
منورما ایک پلنگ پر چڑھی۔ اُسپر چڑھ کے جھرو کے کی طرف رُخ کیا۔ پہلے دونون ہاتھ ڈالے۔ پھر سر نکالا۔ اتفاق سے جھرو کے کے باہر ہی آم کے درخت کی ایک چھوٹی سی شاخ قریب تھی۔ منورما نے اُس شاخ کو پکڑا۔ اور آہستہ آہستہ اپنا جسم جھرو کے سے باہر نکال کر اُس شاخ مین جھولنے لگی۔ ملائم شاخ اُسکے بوجھ سے جھک گئی۔ زمین قریب تھی۔ منورما نے شاخ چھوڑ دی اور زمین پر پھاند پڑی۔ پھاندتے ہی وہان سے جناردن کے مکان کی طرف چلدی۔

ساتوان باب

مسلمانون کا حملہ

مسلمانون کی فوج جب شہر مین پہونچی تو وہان ایک تلاطم بپا ہو گیا۔ جدھر نگاہ جاتی تھی۔ جھنڈ کے جھنڈ سوار غول کے غول پیدل سپاہی۔ کوئی تلوارین لیئے۔ کوئی تیر کمان سے مُسلح۔ کوئی برچھیان تانے ہوئے۔ باشندگان شہر خوف زدہ ہو کر اپنے اپنے گھرون مین گھس گیئے اور اندر سے دروازے بند کر لیئے۔ مسلمانون نے جس کسی کو راستہ مین پایا اُسکو وہین مار ڈالا۔ اُس کے بعد بندکانون پر حملہ شروع کیا۔

کہین دروازہ توڑ ڈالا۔ کہین چھت پر سیڑھیان لگا کر چڑھ گئے۔ کہین یہ وعدہ کیا کہ جان سے نہ مارین گے اور دروازہ کھلوا لیا۔ مکانون مین داخل ہو کر سارا مال اسباب لوٹا۔ اُسکے بعد عورتون۔ مردون۔ بوڑھون۔ بچون کو مار ڈالا۔ جوان عورتون کو قید کرلیا۔

بہت سے گھرون مین خون بہ رہا تھا۔ راستون مین خون کی وجہ سے کیچڑ ہو گئی۔ مسلمان سپاہی بھی خون سے بھرے ہوئے سُرخ سُرخ معلوم ہوتے تھے اِتنا اسباب لوٹا کہ گھوڑون کی پیٹھین۔ اور آدمیون کے کاندھے دُکھنے لگے۔

اُس رات کو چارون طرف شور ہی شور تھا۔ گھوڑون کی ٹاپون کی آوازین۔ فوج والون کی شورش۔ ہاتھیون کی چنگھاڑ۔ مسلمانون کے نعرہاے فتح۔ دردمندون کی آہ و فغان۔ ماں کے بین۔ بچون کا چیخنا۔ بوڑھے بوڑھیون کی منت سماجت جوان عورتون کا بے تحاشا رونا۔

جس بہادر کو مادھوا چارج مسلمانون کے مقابلے کے واسطے لے آئے تھے وہ اِس وقت کہان ہے؟ جب یہ ہل چل مچی ہوئی تھی۔ بیچارہ ہیم چندر تنہا کیا کرتا۔ وہ اپنے کمرے مین تنہا لیٹا ہوا تھا۔ جب بہت شور غل سُنا تو دگبیجے سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے۔ دگبیجے نے کہا کہ مسلمان شہر کو لوٹ رہے ہین۔ ہیم چندر چونک سا پڑا۔ اُسکو ابھی تک اِس بات کی خبر ہی نہ تھی کہ بختیار خلجی وہان داخل ہو گیا ہے۔ اور راجہ بھاگ گیا۔

دگبیجے نے یہ حال اُس وقت بیان کیا۔

ہیم چندر نے پوچھا کہ شہر کے لوگ کیا کر رہے ہین۔

دگبیجے۔ جو بھاگ سکتا ہے۔ وہ بھاگ جاتا ہے۔ جس سے بھاگا نہین جاتا وہ جان دیتا ہے۔

ہیم - اور راجہ کی فوج -

دبیجے - لڑے تو کس کے لیئے - راجہ بھاگ گئے - فوج والے بھی اپنی اپنی جان بچاتے پھرتے ہین -

ہیم - میرا گھوڑا تیار کرو -

دبیجے - حضور کہان جائین گے -

ہیم - شہر کو -

دبیجے - تنہا -

ہیم چندر نے تیور بدل کر اسکی طرف دیکھا - وہ خوف زدہ ہوکر گھوڑا تیار کرنے کے لیئے چلا گیا -

ہیم چندر بیش بہا پوشاک پہنکر گھوڑے پر سوار ہوا - اور مسلح ہوکر تنہا شہر کے اندر پہونچا - وہان جاکر دیکھا کہ مسلمان لوگ صرف لوٹ مار کر رہے ہین - لڑنے پر کوئی آمادہ نہین جسکا مال لوٹتے ہین - اسی کو بغیر لڑائی بھڑائی مار ڈالتے ہین - اسی وجہ سے مسلمانون نے یکجا ہوکر ہیم چندر پر حملہ نہ کیا - اگر کوئی مسلمان تنہا ہیم چندر سے بھڑا اسکو ہیم چندر نے جان سے مار ڈالا -

ہیم چندر لڑائی کی جستجو مین آیا تھا مگر لوٹ مار کو چھوڑ کر اُس سے باقاعدہ لڑنے کے لیئے کوئی مسلمان نہ آیا -

ہیم چندر نے دل ہی دل مین خیال کیا - "ایک ایک پتہ توڑنے سے جنگل اُجڑ نہین سکتا - ایک ایک کرکے چند مسلمانون کی جان بھی لی - تو کیا فائدہ - لڑنے کے لیئے کوئی مستعد ہی نہین ہوتا - تو اُنکی جان لینا بے سود - اس سے تو یہی اچھا ہے کہ جو شخص مصیبت مین ہو اُسکی مدد کیجائے"

ہیم چندر نے اب یہی کام شروع کیا - مگر وہان کے باشندون کو بہت فائدہ

نہ پہونچا سکا۔ کیونکہ ادھر دو ایک مسلمانوں سے یہ بھڑتا تھا۔ اور اُدھر مسلمان لوٹ مار کر چل دیتے تھے۔ بہر حال جہانتک ممکن تھا۔ ہیم چندر مصیبت زدون کی مدد کرنے لگا۔ راستے کے قریب ایک مکان سے بہت زور زور سے چیخنے کی آواز اُسکے کان مین پڑی۔ ہیم چندر اُس مکان مین داخل ہوا۔ دیکھا کہ وہان مسلمان ایک بھی نہین۔ ہان لوٹ مار کی علامتین موجود ہین۔ اور ایک زخمی برہمن زمین پر پڑا ہوا چیخ رہا ہے۔ ہیم چندر کو دیکھکر اُسنے خیال کیا کہ کوئی مسلمان آگیا۔ کہنے لگا۔ "آؤ۔ آؤ۔ ایک ہاتھ اور لگاؤ۔ جلدی سے جان تو نکل جائے۔ سر کاٹ لو۔ میرا سر لیجا کر اُسی کمبخت کو دے دینا۔ ہائے۔ جان نکلی۔ پانی۔ پانی۔ پانی۔ دیگا کون؟"

ہیم۔ تمھارے گھر مین پانی ہے۔

برہمن۔ معلوم نہین۔ یاد نہین آتا۔ پانی۔ پانی۔ کمبخت۔ چڑیل۔ اُسی چڑیل کی بدولت جان گئی۔

ہیم چندر نے مکان مین تلاش کیا۔ تو ایک گھڑے مین پانی مل گیا۔ ایک برتن مین لاکر اُس برہمن کو دیا۔

برہمن۔ نہین۔ نہین۔ پانی نہ پیون گا۔ مسلمان کے ہاتھ کا پانی نہ پیون گا۔

ہیم۔ مین مسلمان نہین ہون۔ مین ہندو ہون۔ تم میرے ہاتھ کا پانی پی سکتے ہو۔

برہمن نے پانی پیا۔ ہیم چندر نے پوچھا "اور مین تمھارے لئے کیا کر سکتا ہون۔

برہمن نے جواب دیا۔ "اور کیا کروگے۔ اور کیا۔ ہائے مین مرا۔ مین مرا۔

ہیم چندر نے پوچھا۔ "تمھارا کوئی ہے۔ اگر ہو تو مین تمکو اُسکے پاس سپرد کر دون۔

برہمن نے کہا۔ "اور کون ہے۔ کون ہے۔ ہین تو بہتیرے۔ اور وہ چڑیل بھی۔ اُس چڑیل۔ سے کہدینا کہ مجھے اپنے اعمال کی سزا مل گئی۔

اسی طور پر دوپہر ہوئی۔ دوپہر کے بعد آفتاب مغرب کی طرف چلا۔ شام ہوئی مگر مرنالنی مکان مین جانے کا نام نہین لیتی۔ گرجایا کو بڑی پریشانی ہوئی۔ گذشتہ رات جاگ کر کٹی۔ آج بھی رات کو سونے کی اُمید نہین۔ مگر گرجایا نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ کچھ پتے توڑ لائی۔ اور وہین سیڑھیون پر پتون کا بستر بنایا۔ مرنالنی اُسکا مطلب سمجھ گئی۔ کہنے لگی۔ "تم مکان مین جاکر سوؤ۔" گرجایا کو بڑی خوشی ہوئی۔ کہ مرنالنی زبان سے بولی۔ گرجایا نے جواب دیا۔ "ہم تم ساتھ ساتھ چلین گے"

مرنالنی۔ مین بھی چلون گی۔

گرجایا۔ تو مین بھی تمھارا انتظار کرتی ہون۔ مین غریب آدمی مجھے کیا۔ جہان پڑ رہی۔ وہین اچھا ہے۔ بات کہتے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ ہیم چندر سے تم سے عمر بھر کے لیئے بے تعلقی ہو گی۔ اب اِس کاتک کے مہینے مین ہم لوگ بیکار شبنم مین پڑے ہین۔

مرنالنی۔ گرجایا۔ جیتے جی میرا اور ہیم چندر کا تعلق چھوٹ نہین سکتا۔ مین کل بھی اُنکی لونڈی تھی۔ اور آج بھی اُنھین کی لونڈی ہون۔

یہ جواب سنکر گرجایا کو بڑا غصہ آیا۔ کہنے لگی "کیا کہا۔ اب بھی یہی کہے جاتی ہو کہ تم اُس دغا باز کی لونڈی ہو۔ اگر تم اُنکی لونڈی ہو۔ تو مین جاتی ہون۔ اب میرا یہان کام نہین"

مرنالنی۔ گرجایا۔ اگر ہیم چندر نے تم کو تکلیف دی ہے تو تم اور کہین جاکر اُن کی بُرائی کرنا۔ اُنھون نے میرے ساتھ کوئی بُرائی نہین کی۔ مین اُنکی شکایت سُن نہین سکتی۔ وہ راجہ کے بیٹے ہین۔ میرے مالک ہین۔ خبردار۔ میرے سامنے اُن کو بُرا نہ کہنا۔

گرجایا کا غصہ اور بھی تیز ہو گیا۔ بہت ترکیبون سے جو بستر پتون کا بنایا تھا

اُسکو تتر بتر کر دیا۔ کہنے لگی۔ "ہان۔ تو دغاباز نہ کہونگی۔ ایک بار کہونگی۔ (یہ کہکر کچھ پتے پانی مین پھینکدیئے) سو بار کہون گی۔ (پھر کچھ پتے پھینکے) ہزار بار کہونگی" اسی طور پر رفتہ رفتہ وہ سب پتے اُسنے تالاب مین پھینکدیے۔ اور کہنے لگی "دغاباز کیون نکہون۔ آخر تمنے کیا قصور کیا تھا جو اُنھون نے تمھارے ساتھ یہ بدسلوکی کی؟"

مرنالنی۔ میرا ہی قصور ہے۔ مین صاف صاف کل حال اُن سے نہ کہہ سکی۔ کیا کہنا چاہتی تھی اور زبان سے کیا نکل گیا۔

گرجایا۔ مرنالنی۔ ذرا اپنے ماتھے پر ہاتھ لگاکر دیکھو۔

مرنالنی نے ہاتھ لگایا۔

گرجایا۔ کیا دیکھا۔

مرنالنی۔ کچھ درد ہے۔

گرجایا۔ یہ درد کہان سے آیا۔

مرنالنی۔ معلوم نہین۔

گرجایا۔ تمنے اپنا سر ہیم چندر کے سینے پر رکھا تھا۔ وہ تمھین پھینک کر چلے گئے پتھر پر گرنے سے یہ چوٹ لگی ہے۔

مرنالنی تھوڑی دیر تک سوچتی رہی۔ مگر کچھ یاد نہ پڑا۔ کہنے لگی "مجھے تو یاد نہین آتا۔ شاید مین خود ہی گر پڑی ہون"

یہ جواب سنکر گرجایا کو بڑی حیرت ہوئی۔

کہنے لگی۔

"مرنالنی۔ دنیا مین تمسے بڑھکر کوئی خوش نہین"

مرنالنی۔ کیون۔

گرجایا۔ تمھین غصہ نہین آتا۔

مرنالنی - مین خوش ہون - مگر اسوجہ سے نہین -
گرجایا - پھر کس وجہ سے -
مرنالنی - اِسوجہ سے کہ کل ہیم چندر سے ملاقات ہوگئی -

نوان باب

خواب

گرجایا نے کہا "مکان چلو" مرنالنی نے جواب دیا "شہر مین یہ شور وغل کیسا مچا ہے" اُسوقت مسلمان لوگ شہر کو لوٹ رہے تھے - جب یہ شور وغل بڑھا تو دونون کو پریشانی ہوئی - وہان سے راستے پر آئین - مگر وہان آکر دیکھا کہ ہیم بھاڑ مین بالکل جانیکا موقع نہین ہے - مجبوراً پلٹ کر پھر وہین سیڑھیون پر آکر بیٹھ گئین - گرجایا نے کہا - "اگر یہ لوگ یہان آجائین" مرنالنی خاموش رہی - گرجایا نے خود ہی پھر کہا - "اِن گھنیرے درختون کی تاریکی مین چھپ رہین گے - کوئی دیکھ نہ پائیگا"

دونون وہین سیڑھیون پر بیٹھی رہین - تھوڑی دیر بعد مرنالنی نے کہا "گرجایا - معلوم ہوتا ہے کہ اب میری قسمت پھوٹ گئی"

گرجایا - کیون کیا ہوا -

مرنالنی - ابھی ایک سوار ادھر سے گیا - وہ ہیم چندر ہین - شہر مین بڑی لڑائی ہورہی ہے - وہ وہان تن تنہا گئے ہین - کوئی مدد گار بھی ساتھ نہین - نہ معلوم کس آفت مین پڑجائین -

گرجایا کچھ جواب نہ دے سکی - اُسے نیند آگئی تھی - گرجایا سوگئی - مرنالنی بھی تھکی ماندی - بھوکی پیاسی تھی - اُسکی بھی آنکھ لگ گئی - سونے کی حالت مین خواب

دیکھنے لگی۔

دیکھا کہ ہیم چندر نے میدان جنگ مین فتح پائی جب اُسکی سواری نکلی تو مرنالنی سڑک پر کھڑی ہوئی تماشہ دیکھ رہی تھی۔ ہیم چندر کے آگے پیچھے بیشمار سوار اور پیدل جا رہے ہین۔ ایک سوار کے گھوڑے نے مرنالنی کو روند ڈالا۔ ہیم چندر نے جب یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر مرنالنی کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا۔ اور مرنالنی نے کہا کہ مین نے بڑی تکلیف اُٹھائی ہے۔ اب مجھکو نہ چھوڑنا۔ ہیم چندر نے جواب دیا کہ اب تم کو کبھی نہ چھوڑ دن گا۔

وہی آواز پھر مرنالنی کے کانون مین پڑی اُس کی آنکھ کھل گئی جاگنے کے بعد بھی سُنا کہ "اب تم کو کبھی نہ چھوڑ دن گا"

مرنالنی نے آنکھین مل کر دیکھا۔ کیا دیکھا۔ جو دیکھا اُسکا یقین نہ آیا۔ پھر دیکھا کہ کیا یہ سچ ہے۔ ہیم چندر سامنے موجود ہے۔

ہیم چندر کہہ رہا ہے "اِس مرتبہ اور معاف کر دو۔ اب کبھی تمکو نہ چھوڑ دنگا"

بے غیرت مرنالنی نے پھر ہیم چندر کے گلے سے لگ کر اُس کے شانے پر سر رکھدیا۔

دسوان باب

رنگ الفت

خوشی کے مارے مرنالنی کی آنکھون سے آنسو روان ہو گئے۔ ہیم چندر ہاتھ پکڑ کر اُسکو اپنے مکان کی طرف لے چلا۔

ایک مرتبہ ہیم چندر اِسی مرنالنی کو ذلیل و خوار بنا کر چھوڑ گیا تھا۔ مگر آج پھر اُسے اپنے سینے سے لگایا۔ یہ دیکھکر گرجایا کو بڑی حیرت ہوی۔ مگر مرنالنی نے

نہ کچھ پوچھا نہ کچھ خود کہا۔ جو آنسو کہ خوشی کے مارے نکل آئے تھے۔ اُنکو پوچھتی ہوئی چل دی۔ گرجایا کو بلانے کی ضرورت نہ پڑی۔ وہ خود کسی قدر فاصلے سے پیچھے پیچھے چلی۔

ہیم چندر کی قیام گاہ مین مرنالنی پہونچی۔ دونون نے اپنے اپنے دلون کی گذشتہ کیفیتین بیان کین۔ ہیم چندر کے دل مین جو جو خیالات مرنالنی کی طرف سے پیدا ہو گئے تھے۔ اُنکو بیان کیا۔ جس طریقے پر وہ بدگمانیان دور ہوئین۔ اُس کا ذکر کیا۔ مرنالنی نے بھی رشی کیش کے مکان چھوڑنے کا حال اور نودیپ آنے کی کیفیت بیان کی۔ دونون مین نہ معلوم کتنی باتین ہوئین۔ اور کہان کہان کی باتین ہوئین۔ نہ معلوم کتنی مرتبہ خوشی کی وجہ سے دونون کی آنکھون مین آنسو چھلک آئے نہ معلوم کتنی مرتبہ ایک نے دوسرے کو مسکرا مسکرا کر گھورا۔ جب تڑکا ہوا۔ اور چڑیان چہچہانے لگین تو دونون کو تعجب ہوا کہ آج اِس قدر جلد رات کیون گزر گئی۔

ہیم چندر کی قیام گاہ مین ایک اور مقام پر ایک اور لطف کی بات ہوئی۔ ہیم چندر کی عدم موجودگی مین دگبجے مکان کی حفاظت کرتا تھا۔ جب مرنالنی کو لے کر وہان پہونچے تو دگبجے نے مرنالنی کو پہچان لیا۔ وہ مرنالنی سے واقف تھا۔ کیونکر واقف تھا۔ اسکا حال بہت جلد بیان کیا جائے گا۔ تھوڑی دیر مین گرجایا بھی وہان پہونچی۔ یہ دیکھکر دگبجے نے دل ہی دل مین خیال کیا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون عورتین گوڑنگر سے ہم دونون سے ملنے کے لیئے آئی ہین مرنالنی تو ہیم چندر سے ملنے کے لیئے۔ اور اِس مین شک نہین کہ گرجایا میرے ملنے کے لیئے آئی ہے۔ مگر گرجایا ہے بڑی شریر۔ مجھسے ایک دن بھی اچھی طرح بات نہ کی۔ آئے دن گالیان ہی دیتی تھی۔ تو پھر میرے ملنے کے لیئے کیون آئی ہو گی۔ اچھا اِسکا امتحان کرون چلکر کسی کونے مین علیحدہ بیٹھ رہون۔ دیکھون مجھے ڈھونڈ نکالتی ہے یا نہین"

یہ سوچ کر دگیجے ایک کمرے کے کونے مین علیحدہ جاکر لیٹ رہا۔ گرجایا نے بھی دیکھ لیا کہ وہ کہان گیا۔

گرجایا دل ہی دل مین کہنے لگی "مین تو مرنالنی کی لونڈی ہون۔ مرنالنی اس گھر کی مالک ہوئین۔ یا اب ہوجائین گی۔ تو پھر یہان کے کام کاج کرنے کا حق مجھی کو ہے" یہ خیال کرکے گرجایا نے جھاڑو ہاتھ مین لی۔ اور جس کمرے مین دگیجے لیٹا تھا اُسی کمرے مین پہونچی۔ دگیجے نے آنکھین بند کر لی تھین۔ پانون کی آہٹ سے سمجھ گیا کہ گرجایا آئی ہے۔ دل مین بہت خوش ہوا کہ گرجایا اُسے چاہتی ہے۔ یہ سوچ کر اُسنے اپنی آنکھین بند رکھین۔ اِس انتظار مین کہ دیکھین گرجایا کہتی کیا ہے۔ دفعتہً اس کی پیٹھ پر تڑ پڑ تڑ پڑ جھاڑو کی مار پڑنے لگی۔ اور گرجایا چلا چلا کر کہنے لگی۔

"افوہ۔ گھر مین کتنی گرد جمع ہوگئی۔ این۔ ارے۔ یہ کیا۔ یہ تو کوئی نگوڑا مردوا ہے۔ کوئی چور ہے رے"۔

یہ کہکر پھر جھاڑو پھٹکارنے لگی۔ دگیجے تلملا گیا۔ کہنے لگا۔ ارے گرجایا مین ہون۔ مین"

گرجایا نے یہ کہکر پھر مارنا شروع کیا۔ "مین۔ تجھی کو دیکھکر تو مارے جھاڑون کے بچھائے دیتی ہون"

دگیجے بولا۔ "دوہائی۔ دہائی۔ گرجایا۔ ارے مین دگیجے ہون"۔

گرجایا۔ "کیون رے۔ پھر چوری کرنے آئے گا۔ دگیجے۔ دگیجے۔ اے مردوے دگیجے کون ہے"

دگیجے۔ ہاے۔ کیا مجھے بھول گئین۔

گرجایا۔ اے لو۔ ارے مردوے مجھے تجھسے کہان کی جان پہچان۔ (اور پھر جھاڑو کی مار شروع ہوئی)۔

دگبیجے نے دیکھا کہ پناہ نہین ملتی۔ میدان جنگ سے بھاگ جانا ہی مناسب ہے وہ وہان سے بے تحاشا بھاگا۔ اور گرجایا جھاڑو ہاتھ مین لیے ہوے پیچھے پیچھے دوڑی۔

گیارھوان باب

پچھلی باتین

صبح کو ہیم چندر مادھوآچارج کی تلاش مین گیا۔ گرجایا آکر مرنالنی کے پاس بیٹھی۔ گرجایا نے مصیبت مین مرنالنی کا ساتھ دیا تھا۔ اُس کی مصیبت کا سارا قصہ سنا تھا۔ آج خوشی کے دن وہ خوشی مین کیون نہ شریک ہو۔ اور خوشی کا قصہ کیون نہ سُنے۔ وہ گرجایا بھیک مانگنے والی۔ مرنالنی ایک دولتمند کی بیٹی۔ سماجی قاعدون سے دونون مین فرق۔ مگر جب مرنالنی گرفتار مصیبت ہوئی۔ اور گرجایا ہمدردی سے اُس کی شریک حال ہوئی۔ تو دونون مین وہ امتیاز جاتا رہا۔ اِسی بھروسے پر آج گرجایا مرنالنی کے پاس اُس کی خوشی کی داستان سُننے کے لیئے آئی۔

مرنالنی اور ہیم چندر مین جو لطف کی باتین ہوئین اُنکو دیکھکر گرجایا بھی خوش ہوئی۔ اور متحیر بھی ہوئی۔

مرنالنی سے پوچھنے لگی۔

"تمنے آجتک اپنے اور اُن کے مراسم کا حال کیون نہ کہا"

مرنالنی۔ ہیم چندر نے منع کردیا تھا کہ کسی سے نہ کہنا۔ اب آج اُنھون نے اجازت دیدی ہے۔

گرجایا۔ تو مجھے سب حال بتادو۔ مجھے بڑی تمنا ہے کہ مین ساری کیفیت سُنتی

مرنالنی نے اپنا پچھلا قصہ چھیڑا کہنے لگی :-
"میرے باپ کا مذہب بودھ مت ہے۔ وہ متھرا مین سیٹھ ہین۔ اور وہان کے راجہ کے خاص رفیقون مین اُن کا شمار ہے۔ متھرا کے راجہ کی بیٹی سے مجھے بہناپا تھا۔ ایک روز راجہ کی بیٹی کے ساتھ مین جمنا مین ندی کی بہار دیکھنے گئی۔ دفعتہً آندھی پانی نے وہ زور باندھا کہ ناؤ ڈوب گئی۔ راجہ کی بیٹی کو ملاحون نے بڑی مشکل سے بچایا۔ مین پانی مین بہتی ہوئی چلی گئی۔ حسن اتفاق سے ہیم چندر بھی کشتی پر سیر کرنے نکلے تھے۔ اُسوقت مین اُن سے واقف نہ تھی۔ طوفان کے خوف سے وہ اپنی کشتی کو کنارے کی طرف لیئے جاتے تھے۔ اِتنے مین اُنکی نگاہ میرے بالون پر پڑی۔ اور وہ مجھے دیکھکر پانی مین پھاند پڑے اور میری جان بچائی۔ مین بیہوش تھی۔ ہیم چندر بھی نئے نئے متھرا مین آئے ہوئے تھے۔ وہ جانتے نہ تھے کہ مین کون ہون۔ اپنی قیام گاہ پر لیجاکر اُنھون نے میرا علاج کیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میرا پتہ دریافت کرکے اُنھون نے چاہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیجدین مگر تین دن تک آندھی پانی کا وہ زور رہا کہ کوئی شخص گھر کے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ ہم دونون تین دن تک ایک ہی مکان مین رہے۔ دل ہی دل مین ایک دوسرے سے محبت کرنے لگا۔

اُسوقت میری عمر پندرہ برس کی تھی۔ مگر اُسی کم سنی مین میرا دل اُن کا مطیع ہوگیا۔ زیادہ سمجھ تو تھی نہین۔ مگر ہیم چندر کو دیوتا کی طرح ماننے لگی۔ جو کچھ وہ کہتے تھے اُس کو وید پُران سمجھتی تھی۔ اُنھون نے کہا کہ شادی کرلو۔ اُن کے کہنے سے مجھے بھی یہی معلوم ہوا کہ یہی مناسب ہے۔ اُن کے پروہت ساتھ تھے۔ اُنھون نے چوتھے روز میری اور ہیم چندر کی شادی کردی۔
گرجایا۔ کنیادان کس نے کیا۔

مرنالنی - آرندھتی نامی میرے گھر مین ایک بڑی بوڑھی عورت تھین - اور رشتہ مین میری مان کی بہن تھین - بچپن سے اُنھین نے مجھکو پالا تھا - اور ہر طرح سے میری خاطر کرتی تھین - مین نے اُنکا نام بتایا - دیگجے نے کسی ترکیب سے اُنکو خبر کردی اور ہیم چندر کے مکان پر بلا لایا - اُنکو خیال تھا کہ مین جمنا مین ڈوب مری - مجھے زندہ پاکر وہ ایسی خوش ہوئین کہ اور جو کچھ اُن سے کہا گیا اُس مین وہ راضی ہوگئین - جو کچھ مین نے کہا اُسکو منظور کر لیا - کنیادان اُنھین کے ہاتھون ہوا - شادی کے بعد مین اپنی خالہ کے ساتھ اپنے باپ کے مکان پر گئی - وہان جاکر اور سب حال بیان کر دیا - مگر شادی کا واقعہ چھپا ڈالا - سوا میرے اور ہیم چندر - دیگجے - پروہت - اور میری خالہ کے اور کسی کو شادی کا حال معلوم نہین - یا آج اِسوقت تم سے بیان کیا -

گرجایا - کیا مادھوآچارج کو بھی علم نہین -

مرنالنی - نہ - اگر اُن کو معلوم ہوجاتا تو بڑی آفت ہوجاتی - کیونکہ وہ مگدہ کے راجہ کو اطلاع کرتے - اور راجہ بودھ لوگون کا جانی دشمن تھا -

گرجایا - اگر تمھارے باپ تمکو بن بیاہی سمجھتے تھے تو اتنے دنون تک تمھاری شادی کی فکر کیون نہ کی -

مرنالنی - اُنھون نے تو بڑی فکرین کین - مگر بودھ لوگون مین اچھا آدمی بہت کم ملتا ہے - وجہ یہ کہ بودھ دھرم اب قریب قریب مٹ گیا ہے - ایک شخص سے شادی کی تجویز ہوئی مگر مین اُس زمانے مین ایسی بیمار پڑگئی کہ جینے کی امید نہ تھی - میری شادی ٹل گئی - اور اُس شخص کی شادی دوسری جگہ ہوگئی -

گرجایا - یہ عین وقت پر تم بیمار کیونکر ہوگئین

مرنالنی - میرے باغ مین ایک کنوان ہے جسکا پانی ایسا خراب ہے کہ کبھی کوئی شخص ہاتھ سے نہین چھوتا - اُس کنوین کے پانی پینے یا اُس مین نہانے سے بہت سخت بخار

آجاتا ہے مین نے اور لوگون کی آنکھ بچا کر اسی کے پانی سے نہانا شروع کر دیا تھا
گرجابایا - اگر دوسری جگہ شادی ٹھہرتی - تو کیا کرتین -
مرنالنی - پھر اسی کنوئین کے پانی سے نہاتی - یا ہیم چندر کے پاس بھاگ جاتی -
گرجابایا - متھرا سے مگدہ پہونچنے مین ایک مہینہ لگتا ہے - تم تن تنہا اتنا بڑا سفر کیونکر کرتین -
مرنالنی - مجھسے ملاقات ہو جانے کے بعد ہیم چندر نے یہ ترکیب کی کہ متھرا مین ایک دوکان کھول دی - اور اپنا نام رتن داس سوداگر ظاہر کیا - سال مین ایک مرتبہ وہ وہان ضرور آتے تھے جب وہ چلے جاتے تھے - تو انکی جگہ دگبجے کام کاج کرتا تھا - دگبجے کو انھون نے حکم دے دیا تھا کہ مین جسوقت جس بات کے لیئے اس سے کہون وہ اسکو انجام دے اگر ضرورت پڑتی تو مین دگبجے کے ساتھ مگدہ کو چلی جاتی -
گرجابایا - مین کیا کہون - مجھسے ایک بڑا قصور ہو گیا - تمھین معاف کرنا پڑے گا - اور جو کچھ جرمانہ تجویز کرو گی اس کے لیئے بھی حاضر ہون -
مرنالنی - کون ایسا جرم کیا ہے -
گرجابایا - مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ دگبجے تمھارا ایسا رفیق ہے - مین سمجھتی تھی کہ وہ ایک نکما ذلیل آدمی ہے - اسی خیال سے آج صبح مین نے مارے جھاڑون کے اسے بوکھلا دیا - مجھسے بڑا قصور ہوا -

مرنالنی نے ہنس کر کہا - "اچھا تو جرمانہ کیا دو گی"
گرجابایا - کیا فقیرنی کی شادی ہو سکتی ہے -
مرنالنی - (ہنس کر) شادی کرنے ہی سے شادی ہو جاتی ہے -
گرجابایا - تو مین دگبجے سے شادی کر لون گی - اور میرے امکان مین کیا ہے -
مرنالنی نے ہنس کر کہا - "اچھا تو آج تمھارے ہاتھ پیلے کر دون گی"

بارھواں باب

مشورہ

ہیم چندر جب مادھو آچارج کے قیام گاہ پر پہونچا۔ تو دیکھا کہ وہ جپ کر رہے ہین۔ پرنام کرنے کے بعد ہیم چندر نے کہا۔

"ہم لوگون کے سارے مشورے بیکار ہو گئے۔ اب بندہ کو کیا حکم ہوتا ہے۔ مسلمانون کا قبضہ اس ملک پر بھی ہوا چاہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی قسمت مین ہی لکھا ہے کہ مسلمانون کے قبضۂ قدرت مین آجائے۔ ورنہ بغیر جنگ ملک بنگالہ فتح کرلینا ممکن نہ تھا۔ اگر میری جان بھی چلی جائے اور ایک دن کے لیئے بھی مسلمانون کی غلامی سے ہندوستان بچ سکے تو مجھے کوئی عذر نہین کل رات کو مین شہر مین گیا۔ مگر وہان کسی آدمی کو آمادۂ جنگ نہ پایا۔"

مادھو آچارج نے جواب دیا۔ "بیٹا۔ اِسکا رنج نہ کرو۔ دیوتاون کا حکم ٹل نہین سکتا۔ مین نے جوتش سے حساب لگایا ہے کہ مسلمان مغلوب ہون گے۔ اِس حساب مین غلطی نہین ہوسکتی۔ مسلمانون نے نودیپ پر قبضہ کرلیا ہے۔ مگر نودیپ ملک بنگالہ مین نہین ہے۔ یہ مانا کہ یہان کا راجہ بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر اِس ملک مین اور بہت سے ماتحت راجہ ہین۔ اُنپر ابھی تک مسلمانون کو فتح نہین حاصل ہوئی۔ شاید وہ سب لوگ کوشش کرکے مسلمانون کو یہان سے بھگا دین۔"

ہیم۔ اِس کی بہت کم امید ہے۔

مادھو۔ جوتش کا حساب غلط نہین ہوتا۔ ہان ایک بات ممکن ہے۔ حساب سے یہ معلوم ہوا کہ پورب کے ملک مین مسلمان نیچا دیکھین گے مین نے اسی ملک بنگالہ کو پورب کا ملک خیال کرلیا تھا۔ مگر اِس ملک سے بھی پورب مین

کام روپ ہے - ہو نہ ہو ہم لوگون کی امید اس ملک مین پوری ہو گی -
ہیم - مگر ابھی تک تو مسلمانون کا ارادہ کام روپ کی طرف جانے کا نہین پایا جاتا -
مادھو - یہ لوگ چین نہ لینے دین گے - بنگالہ فتح کرنے کے بعد ضرور کام روپ پر حملہ کرین گے -
ہیم - یہ بھی سہی - اگر یہ لوگ کام روپ مین مغلوب بھی ہوے تو مجھے میرا ملک کیونکر مل جاے گا
مادھو - بات یہ ہے کہ ابھی تک مسلمانون نے جدھر رُخ کیا - فتح وظفر نے ان کا ساتھ دیا - لوگون کے دلون پر ہیبت طاری ہوگئی ہے کہ یہ بڑے بہادر ہین - اگر ایک مرتبہ بھی انھون نے شکست پائی - تو وہ ہیبت لوگون کے دلون سے مٹ جاے گی - اور ہندوستان کے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اگر بگڑ کھڑے ہوے اور سب نے یکجائی کوشش کی تو مسلمانون کا ہندوستان مین پتہ بھی نہ ملے گا -
ہیم - آپنے آئندہ کی امیدون پر اپنے دل کو سمجھا لیا - اس وقت مجھے کیا حکم ہوتا ہے -
مادھو - مین بھی اس بات پر غور کر رہا ہون - اس شہر مین تمھارا زیادہ قیام مناسب نہین - میری راے ہے کہ تم آج ہی اس شہر سے روانہ ہو جاؤ -
ہیم - کہان جاؤن -
مادھو - میرے ساتھ کام روپ چلو -
ہیم چندر کسی قدر پریشان ہوا - اور دبی زبان سے کہا - " اور مرنالنی کو کہان ٹھہرا جایئے گا "
مادھو آچارج نے متعجب ہو کر پوچھا - " یہ کیا - مین تو سمجھا تھا کہ کل کی باتین سنکر تمنے

مرنالنی سے قطع تعلق کیا۔"
ہیم چندر نے پھر اسی طرح دبی زبان سے کہا۔ "مرنالنی کیسے چھوٹ سکتی ہے وہ میری بیاہتا بیوی ہے۔"
مادھو آچارج کو یہ سنکر سخت حیرت ہوئی۔ ہیم چندر نے اپنی اور مرنالنی کی شادی کا سارا حال کہہ سنایا۔ یہ حال سنکر مادھو آچارج تھوڑی دیر تک سکوت کے عالم مین بیٹھا رہا۔ اُس کے بعد کہنے لگا۔ "مگر جو بیوی بدکار ہو اُس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔"
اس وقت ہیم چندر نے ہام کیش کی ساری کیفیت بیان کی۔ وہ باتین سنکر مادھو آچارج بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔
"بیٹا۔ اس وقت مجھے بڑی خوشی ہوئی یہ میری غلطی تھی کہ تم کو ایسے شخص سے اتنے دنون علٰحدہ رکھا۔ اب مین دل سے دعا دیتا ہون کہ تم دونون بہت دنون تک زندہ رہو۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ عیش مین کاٹو۔ اس حالت مین ضرور نہین ہے کہ تم میرے ساتھ کام روپ چلو۔ مین تنہا جاتا ہون۔ اگر کوئی ضرورت آپڑے تو میرے پاس وہین آدمی بھیجدینا۔ اُس وقت تم بہو کو لیکر متھرا چلے جاؤ۔ اور جہان تمھاری خوشی ہو۔ وہان رہو۔"
اسی قسم کی باتون کے بعد ہیم چندر وہان سے رخصت ہوا۔

تیرھوان باب

محمد علی کی تلافی

جس رات کو شہر مین لوٹ مار مچی ہوئی تھی اس رات کو پشوپتی ایک کمرے مین قید تھا۔ آدھی رات کے بعد جب شہر مین کسی قدر تسلط ہوا اس وقت محمد علی پشوپتی کے

پاس آیا - پشوپتی نے کہا -
"تم مجھسے کیون ملنے آئے - ایک مرتبہ مین تمھاری میٹھی میٹھی باتون مین آگیا اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان حالتون کو پہونچا بے ایمان مسلمانون کے اعتبار کرنے سے جو نتیجہ ہونا چاہیے تھا وہ ظہور مین آیا - مین تو اب مرنے کے لئے تیار ہون - کسی کی چکنی چُپڑی باتون مین نہ آؤن گا"
محمد علی - مین اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے آیا ہون - میرے آقا کے حکم کے مطابق تم کو مسلمانی پوشاک پہننا پڑے گی -
پشو - اس کا خواب مین بھی خیال نہ کرو - مین خوشی سے جان دون گا مگر مذہب اسلام نہ قبول کرون گا -
محمد علی - مین تو یہ نہین کہتا کہ تم مسلمان ہو جاؤ - ہان اپنے آقا کو اطمینان دلانے کے لئے یہ کہتا ہون کہ تم مسلمانی لباس پہن لو -
پشو - برہمن ہو کر نجس مسلمانون کی پوشاک مین کیون پہنون -
محمد - اگر تم خوشی سے نہ پہنوگے تو زبردستی پہناؤن گا - بیکار حجت کرنے سے کوئی فائدہ نہوگا -
پشوپتی نے کچھ جواب نہ دیا - محمد علی نے اپنے ہاتھون سے اس کو مسلمانی پوشاک پہنائی - اور کہا کہ میرے ساتھ آؤ "
پشو - کہان جانا ہوگا -
محمد - تم قیدی ہو - تم کو اس بات کے پوچھنے سے کیا فائدہ -
محمد علی اپنے ساتھ پشوپتی کو صدر دروازے کی طرف لے چلا - اُس کمرے مین جو محافظ تھا وہ بھی ساتھ ہو لیا صدر دروازے پر جب پہرے والون نے ٹوکا تو محمد علی نے اپنا نام بتا دیا - اور کچھ ایسا اشارہ کیا کہ پہرے والون نے

روک ٹوک نہ کی۔ وہان سے بڑھکر یہ تینون شخص بڑی سڑک پر پہونچے۔ اس وقت چارون طرف سناٹا تھا۔ محمد علی نے کہا۔

پشوپتی۔ تمنے مجھے بلاوجہ خطاوار ٹھہرایا۔ مجھے بالکل خبر نہ تھی کہ بختیار خلجی تمھارے ساتھ ایسی دغا کرینگے۔ اگر مجھے ایسا معلوم ہوتا تو مین ہرگز اُن کا قاصد بنکر تمھارے پاس نہ جاتا۔ خیر۔ ان باتون کا ذکر بیکار ہے۔

میرے قول کے اعتبار پر تم ان حالتون کو پہونچے۔ جہان تک میرے امکان مین ہے مین اس کی تلافی کرتا ہون۔ گنگا کے کنارے کشتی تیار ہے۔ جدھر تمھارا جی چاہے چلے جاؤ۔ مین یہین سے رخصت ہوتا ہون۔

پشوپتی کو ایسی حیرت ہوئی کہ اُس کے منھ سے ایک بات بھی نہ نکلی محمد علی پھر کہنے لگا۔

تم راتون رات اس شہر سے چلے جاؤ۔ کیونکہ اگر کل کسی مسلمان نے تمھین دیکھ لیا تو آفت آجائے گی۔ مین نے یہ باتین خلجی کے خلاف کی ہین۔ یہ محافظ میرے راز سے واقف ہے۔ اس کا بھی یہان ٹھہرنا مناسب نہین۔ تم اُسکو اپنے ساتھ ہی لیتے جانا۔

یہ کہکر محمد علی رخصت ہوا۔ پشوپتی تھوڑی دیر تک حالت تحیر مین رہا اُس کے بعد گنگا کی طرف روانہ ہوا۔

چودھوان باب

مورت

پشوپتی آہستہ آہستہ چلا۔ مسلمانون کے قیدخانے سے نکلنے کے بعد بھی اُسمین یہ تیزی نہ آئی کہ جلد جلد قدم اٹھاتا۔ سڑکون پر جو حالت دیکھی اُس کو

دیکھ کر اپنے اوپر دل ہی دل مین لعنت ملامت کرنے لگا۔ جا بجا مردون کے جسم پڑے ہوئے تھے۔ پشوپتی کے پاؤن ان بیچارون کے خون سے آلودہ ہوئے جنکو وہ بچا سکتا تھا۔ سڑک کی دونون جانب مکانات سنسان۔ اکثر مکانات خاک سیاہ۔ بعض بعض مکانون مین ابھی تک آگ جل رہی تھی۔ اکثر جگہ دروازے ٹوٹے ہوے چھتین گری ہوئی۔ ابھی تک کہین کہین کوئی مظلوم نہایت ہی دردناک آواز سے کراہ رہا تھا۔ پشوپتی نے دل ہی دل مین خیال کیا کہ وہ ایسا گناہگار ہے کہ اس کے لئے سزاے موت ضروری ہے۔ اُسنے قید خانے سے نکلکر بیکار محمد علی کو جھگڑے مین پھنسا دیا۔ دل مین آیا کہ پھر اسی قید خانے کو واپس جائے۔ ایک مرتبہ دلمین خیال دیوی جی کا بھی آیا۔ مگر دیوی سے خواہش کرے تو کس بات کی۔ ایسے وقت مین کیا آرزو ہو سکتی ہے۔ جاتے جاتے اسمان کی طرف دیکھا۔ چاند اور ستارون کی صاف شفاف روشنی کو اس کی آنکھین برداشت نہ کر سکین۔ دفعتہً دل مین کچھ خوف سا سما گیا۔ مارے خوف کے پاؤن آگے نہ بڑھا سکا۔ طاقت زائل ہو گئی۔ چاہا کہ سڑک پر ایک بغلہ بیٹھ جائے جہان بیٹھنے کا ارادہ کیا وہان پر دیکھا کہ ایک مردہ پڑا ہے۔ اس مردے کے جسم سے خون بہ رہا تھا۔ وہ خون اس کے کپڑون مین لگا وہ ٹھہر نہ سکا۔ پھر تیز تیز چلا۔ دفعتہً اس کو اپنے مکان کا خیال آ گیا۔

اس مکان کی کیا حالت ہے، کیا مسلمانون نے اُسے چھوڑ دیا؟ - اور اس مکان مین جس پری چہرہ محبوب کو وہ بند کر آیا تھا۔ اس کا کیا حال ہوا؟ جس محبوب نے اُس کو ان حرکتون سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ کیا وہ بھی بلا مین گرفتار ہو گئی۔ یہ مصیبت کا طوفان نہ معلوم اسے کہان بہاے گیا ہو۔ پاگل کی طرح پشوپتی اپنے مکان کی طرف جھپٹا۔ آکر مکان کے سامنے کھڑا ہو گیا جس بات کا

خوف تھا وہی ہوا۔ مکان جل رہا تھا۔ دیکھتے ہی پشوپتی کو خیال گذرا کہ مسلمانون نے منورما کو اور اس کے نوکرون کو مار کر مکان مین آگ لگا دی۔ منورما کے بھاگ جانے کا حال اُسکو معلوم نہ تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ سکوت کے عالم مین رہا۔ اس کے بعد پتنگے کی طرح اس جلتے ہوئے مکان مین گھس گیا۔ پھرے والا جو ساتھ تھا وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ نہایت تیزی کے ساتھ پشوپتی جلتے دروازے سے گھس کر مکان کے اندر داخل ہوا۔ پاؤن جل گئے۔ بدن بھی جھلس گیا۔ مگر پشوپتی وہان سے واپس نہ پھرا۔ اپنے سونے والے کمرے کی طرف گیا۔ وہان کسی کو نہ پایا۔ اُسیطرح بےچین پھرتا رہا۔ کبھی اس کمرے مین۔ کبھی اس کمرے مین۔ اس کے دل مین جو آگ جل رہی تھی۔ اُسکی وجہ سے اُسنے مکان کی آگ کی کچھ پروانہ کی۔ رفتہ رفتہ مکان کے کچھ حصے جل جل کر گرنے لگے۔ دھوان چھایا ہوا تھا۔ چنگاریان اڑ اڑ کر آسمان کیطرف جاتی تھین۔ پشوپتی ادھر ادھر منورما اور اپنے نوکرون کی تلاش مین بےتکلف گھوم رہا تھا۔ کسی کا کوئی نشان نہ ملا۔ بڑی مایوسی ہوئی۔ اسوقت اس کی نگاہ دیوی کے مندر کی طرف پڑی۔ دیکھا کہ اس مندر کے ادھر ادھر بھی آگ جل رہی ہے۔ بیچ مین دھات کی مورت کھڑی ہے۔ پشوپتی پاگل کی طرح کہنے لگا۔

مان۔ دیوی۔ اَب تم کو جگدمبا نہ کہون گا۔ اَب تمھاری پوجا نہ کرون گا۔ تمکو برنام بھی نہ کرون گا۔ اتنے دنون تک مین نے تہ دل سے تمھاری پرستش کی مگر ایک غلطی نے مجھے تباہ کر دیا۔ تو پھر تمھاری پرستش سے مجھے کیا نفع ہوا۔ تمنے مجھے کیون نہ اس غلطی سے روکا۔"

مندر کی آگ اَب اور زور ون پر تھی۔ پشوپتی نے پھر مورت کو مخاطب کر کے کہا۔ "تم دھات کی مورت۔ تم دھات کی مورت ہو۔ دیوی نہین ہو۔

وہ دیکھو آگ جل رہی ہے - جس راستے میری پیاری گئی ہے اسی راستے پر یہ آگ
تم کو بھی پہونچا دے گی - مگر مین تم کو آگ کے اختیار مین نہ چھوڑون گا - مین
یہان لایا تھا - اور مین ہی تم کو یہان سے لے جاؤن گا - چلو - دیوی جی - جب
تم کو لنگا - چھوڑ آئین ؟

یہ کہکر پشوپتی مورت کے قریب پہونچ گیا - اور چاہا کہ دونون ہاتھو
اسکو اٹھالے - مگر آگ نے ترقی پکڑی - اور وہ مندر جھپٹ پڑا - وہ مورت
پشوپتی اسی جلتے ہوے ڈھیر مین دفن ہوگئے -

پندرھوان باب

وقت آخر

پشوپتی نے اپنے مندر مین درگاداس برہمن کو پوجاری مقرر کیا تھا - مسلمانون نے
جس شب کو شہر مین لوٹ مار کی تھی - اس کے دوسرے روز درگاداس کو
خیال آیا کہ پشوپتی کا مکان تو جلا دیا گیا - مگر مورت وہان موجود ہوگی - اس نے
ارادہ کیا کہ اس مورت کو اپنے مکان مین اٹھا لائے - رات کو مسلمانون نے
جی بھر کے شہر لوٹ لیا تھا - صبح کو بختیار خلجی نے حکم دیدیا کہ لوٹ مار موقوف کیجائے
جب یہ حال معلوم ہوا تب وہان کے باشندے مکان سے باہر نکلنے لگے
درگاداس بھی اپنے مکان سے نکلا اور پشوپتی کے مکان کی طرف گیا - وہان
جاکر یہ دیکھا کہ مندر جھپٹ پڑا ہے - اور جبتک جلتی ہوئی اینٹون کا ڈھیر نہ ہٹایا
جائے مورت کا پتہ نہین چل سکتا - وہ اپنے لڑکے کو بھی بلا لایا باپ
بیٹے ایک تالاب سے پانی بھر بھر کر لائے اور اینٹون کو ٹھنڈا کیا - دونون
بڑی محنت سے اینٹون کا ڈھیر ہٹایا - مورت نظر پڑی - مگر مورت کے قدمون

لپٹا ہوا یہ کون ہے؟ - بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کا جسم ہے - اس جسم کو دونوں نے مل کر اٹھایا - دیکھا تو معلوم ہوا کہ پشوپتی ہے - درگاداس نے یہ تجویز کی کہ پشوپتی کا کریا کرم گنگاجی کے کنارے کر دیا جائے - باپ بیٹے اس مُردے کو گنگا کے کنارے لئے گئے - وہاں پہونچکر - لکڑی - خوشبو - صندل - گھی وغیرہ کا انتظام کیا - لکڑی کی چتا بنائی اور اسپر لاش رکھکر درگاداس نے ارادہ کیا کہ اس میں آگ لگا دے - مگر دفعتہً سان میں یہ کون آ پہونچا - دونوں نے دیکھا کہ ایک عورت میلے کچیلے کپڑے پہنے - بال پریشان کئے - بدن میں خاک ملے ہوئے وہاں پہونچی - درگاداس نے پوچھا - "تم کون ہو -" اُس عورت نے جواب دیا - "تم لوگ کسکو جلا رہے تھے -" درگاداس نے کہا "پشوپتی کو"

اس عورت نے کہا - "پشوپتی نے کیونکر جان کھوئی" -

درگاداس نے جواب دیا - "آج صبح لوگون سے سُنا تھا کہ پشوپتی کسی ترکیب سے قید خانے سے بھاگ آئے تھے - آج ان کے مکان مین جب ہم لوگون نے دیوی کی سورت تلاش کی تو وہان ان کی لاش برآمد ہوئی"

اُس عورت نے کچھ جواب نہ دیا - وہین ریت پر بیٹھ گئی - بہت دیر سکوت کی حالت مین رہی - اُس کے بعد کہنے لگی -

"تم لوگ کون ہو"

درگاداس نے کہا - "ہم لوگ برہمن ہین - اور پشوپتی کے نمک سے ہم لوگ پلے ہین - تم کون ہو"

عورت - مین اُن کی بیوی ہون -

درگاداس - ان کی بیوی کا تو بہت دنون سے پتہ نہ تھا - تم ان کی بیوی کس طرح ہوئی

عورت - میرا ہی پتہ نہ تھا - مین ہی کیشب کی بیٹی ہون - میرے باپ نے اسی لئے مجھے چھپایا تھا کہ مین اپنے شوامی کے ساتھ ستی نہ ہو جاؤن - مگر تقدیر کا لکھا مٹ نہین سکتا - مین اسوقت تقدیر کے حکم کو پورا کرنے کے لئے آئی ہون - جو کام بیوہ کے لئے مناسب ہے مین کرون گی - تم اس کا انتظام کر دو -

درگاداس - تم ابھی کمسن نادان لڑکی ہو - ایسے مشکل کام کا ارادہ نہ کرو -

عورت - تم برہمن ہو کر ایسی بے دھرمی کی بات زبان سے نکالتے ہو - تم اسکا انتظام کر دو -

مجبور ہو کر وہ برہمن پھر شہر کو روانہ ہوا کہ ستی ہونے کے لئے اور جو جو سامان ضروری ہے اسکو بہم پہونچائے چلتے وقت اس عورت نے کہا -

تم شہر کی طرف جاتے ہو - شہر کے باہر ہی راجہ کے محل مین ایک شخص ہیم چندر نامی رہتے ہین - ان سے کہدینا کہ منورما گنگا کے کنارے چتا پر جلنے والی ہے - وہ آکر مل جائین - اس دنیا مین ان سے یہی میری آخری آرزو ہے -

ہیم چندر سے جب یہ حال درگا داس نے جاکر بیان کیا تو ہیم چندر کی کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ معاملہ کیا ہے - وہ درگا داس کے ساتھ ساتھ گنگا کے کنارے آیا - منورما کو دیکھ کر ہیم چندر کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے - کہنے لگا -

"منورما - بہن ہائے یہ کیا ہے"

منورما - بھائی ! جن کے ساتھ میری زندگی تھی - اس کا آج خاتمہ ہو گیا - مین بھی اپنے شوامی کے ساتھ جاتی ہون -

منورما نے مختصر الفاظ مین اپنی اور پشوپتی کی پچھلی کیفیت بیان کی - اور اُس کے بعد کہنے لگی -

میرے شوامی نے بے انتہا دولت چھوڑی ہے۔ اَب مین اس کی دولت کی مالک ہون۔ مین وہ دولت تم کو دئے جاتی ہون۔ تم اس کو لے لینا۔ ورنہ کمبخت مسلمانون کے ہاتھ لگے گی تھوڑا روپیہ دے کر جنارون کو کاشی مین ٹھہرا دینا۔ اُن کو زیادہ روپیہ نہ دینا کیونکہ اگران کے پاس زیادہ روپیہ ہوگا تو مسلمان ان سے چھین لین گے۔ میرے جل جانے کے بعد تم میرے شوامی کے مکان مین جاکر اُس دولت کو تلاش کر لینا۔ اُس کا پتہ مین بتائے دیتی ہون۔ سوا میرے اور کسی کو نہین معلوم ہے کہ وہ دولت کہان ہے۔

یہ کہکر منورما نے وہ مقام ہیم چندر کو بتلا دیا جہان پشوپتی کا خزانہ تھا اس کے بعد منورما ہیم چندر سے رخصت ہوئی۔ اور جنارون اور اس کی بیوی کو ہیم چندر کی زبانی کہلا بھیجا کہ مت رنج نہ کرین۔ اسوقت برہمنون نے حسب قاعدہ منورما کے ستی ہونے کا انتظام کیا۔ نیا کپڑا جو برہمن لایا تھا اس کو منورما نے پہن لیا۔ پھولون کا ہار گلے مین ڈالا۔ پشوپتی کی جلتی ہوئی چتا کا طواف کرنے کے بعد اسی مین منورما پھاند پڑی۔ اور اپنے شوامی کے ساتھ جل کر خاک ہو گئی۔

خاتمہ

ہیم چندر نے پشوپتی کا خزانہ نکلوالیا۔ اور کچھ حصہ جنارون کو دے کر کاشی روانہ کر دیا۔ باقی دولت لینا چاہیئے یا نہین اس کے بارے مین ہیم چندر نے مادھو چارج سے دریافت کیا۔ مادھو اچارج نے کہا۔

"مناسب تو یہ ہے کہ اسی دولت کے ذریعے سے پشوپتی کے دشمن بختیار خلجی کو اُس کے اعمال کی سزا دی جائے اِس نیت سے [illegible] دولت کے

لینے مین کوئی ہرج نہین ہے۔ دکھن مین سمندر کے کنارے نہ معلوم کتنے مقامات خالی پڑے ہین۔ میری راے یہ ہے کہ اس روپیہ کو لیکر تم وہان نیا راج قائم کرو۔ اور وہین رہکر مسلمانون کے مقابلے کے لئے فوج تیار کرو۔ اسی فوج کے ذریعہ سے پشوپتی کے دشمن بختیار خلجی کی سرکوبی ہو سکتی ہے۔"

یہ مشورہ دیکر مادھو آچارج نے اسی شب کو وہان سے ہیم چندر کو دکھن کی جانب روانہ کیا۔ خفیہ طور پر پشوپتی کی دولت بھی ہیم چندر نے اپنے ساتھ لے لی مرنالنی۔ گرجایا۔ اور دگبجے بھی اُنکے ساتھ روانہ ہوگئے۔ نیا راج قائم کرنے کے لئے مادھو آچارج بھی اس کے ساتھ گیا۔ بڑی آسانی سے وہ تجویز پوری ہوگئی کیونکہ مسلمانون سے پریشان اور خوف زدہ ہوکر نہ معلوم کتنے آدمی اپنا دیس چھوڑکے اس نو آبادی مین جا بسے۔

مادھو آچارج کے مشورے سے بہت سے دولتمند اور ذی اختیار لوگ بھی ہیم چندر کی پناہ مین آگئے۔ تھوڑے ہی دنون مین ایک چھوٹی سی ریاست قائم ہوگئی۔ رفتہ رفتہ فوج تیار ہونے لگی۔ ایک نہایت خوبصورت اور عالیشان شہر بس گیا۔ مرنالنی نے اس شہر کی رانی ہوکر اس کو اپنے روے انور سے روشن کیا۔

گرجایا اور دگبجے کی شادی ہوگئی۔ گرجایا مرنالنی کی خدمت مین رہی اور دگبجے باہر ہیم چندر کی خدمت کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ گرجایا دو چار ہاتھ جھاڑو کے دگبجے پر نہ پھٹکار دیتی ہو۔ دگبجے کو اسبات کا غم نہ تھا۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ گرجایا جھاڑو پھٹکارنا بھول گئی۔ دگبجے بہت گھبرایا اور پریشان ہوکر گرجایا سے جاکر پوچھا۔ "دگری۔ ہو نہ ہو آج تم

مجھسے خفا ہوئے [illegible]

بہرحال دونون کی زندگی بڑی خوشی مین کٹی -

نوآبادی قائم کرانے کے بعد مادھو آچارج وہان سے کام روپ چلا گیا - ہیم چندر کی فوج نے جابجا مسلمانون کو شکستین دین - بختیار خلجی نے بھی شکست پائی اور نہایت تکلیف مین اُس کی جان گئی - مگر اِس کتاب مین اِن سب باتون کے تذکرے کی ضرورت نہین ہے -

رتن مئی - نے ایک اچھے ملاح سے شادی کی - اور اس کے بعد وہین مرنالنی کے نوآباد شہر مین جا بسی - اس کے شوہر کو ملاحون کی افسری کا عہدہ ملا - رتن مئی اور گرجا یا کی بے تکلف دوستی عمر بھر قائم رہی - مادھو اچارج کے ذریعے سے مرنالنی نے مَن مالنی کو بھی وہین بلوا لیا -

مَن مالنی اور مرنالنی بہنون کی طرح وہان رہنے لگین -

مَن مالنی کے شوہر کو ہیم چندر نے اپنی ریاست کا پروہت مقرر کر دیا -

شانت شیل نے جب دیکھا کہ مسلمانون کا ستارہ عروج پر ہے وہ انھین کی خوشامد کرنے لگا - اور ہندوؤن کے خلاف ہو کر مسلمانون کی ماتحتی مین کام شروع کیا -

(ضمیمہ)

سیر کشمیر

یہ جگہ سیرگاہِ عالم ہے

آج اسیر نگاہِ عالم ہے

لکھنؤ کی لُو اور گرمی نے ایسا ستایا کہ آپ کے سیلانی نامہ نگار نے نہ ساعت پوچھی نہ دن دیکھا۔ کشمیر کے جانے کی ٹھان لی۔ بوریا بدھنا سنبھال۔ اسٹیشن پر داخل۔ شام کو میل ٹرین پر دوستوں سے ؎

سیٹی بجی ریل کی مری جان ؎ ہو جاتے ہیں آب خدا نگہبان

کہہ کر چلتا ہوا۔ رات کو گرمی کی وہ شدت تھی کہ الامان۔ صرف ململ کا ڈھیلا کرتہ پہنے۔ دھوتیا پرشاد بنے۔ اینجانب رات بھر کروٹین لیا کئے۔ صبح ہوتے ہوتے سہارنپور داخل ہوئے۔ ریل کے ٹھہرتے ہی طاعونی ڈاکٹر بابو ڈا ئے ناگہانی کی طرح سر پر نازل ہوئے اور فرمانے لگے۔ "آپ کلکتہ سے آتا ہے" جی نہیں میں لکھنؤ سے آتا ہوں۔ "آپ کا دیس بنگال ہے؟" نہیں۔ اودھ۔ مگر بابو کے چہرے سے ظاہر تھا کہ اس کو یقین نہیں آیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر آیا اور بنگلہ زبان میں پوچھا مہاشائے آپ کلکتہ میں رہتے ہیں؟ میری شامت نے بھی بنگلہ میں جواب دیا کہ میں لکھنؤ کا رہنے والا ہوں۔ بابو ہنسا اور کہنے لگا کہ اب کہئے۔ اب تو آپ دھر لئے گئے بہت چھپتے تھے۔ تب تو مجھے

ابھی اسوقت خیال گزرا کہ دھوتی اور کرتہ اور ننگا سر۔ بنگالی وضع ضرور تھی۔
ادھر رات بھر کی پریشانی نے صورت بھی بھوکے بنگالی کی بنا رکھی تھی اور سب
سے طرفہ یہ کہ بنگلہ زبان مین جواب دیا کچھ غصہ بھی کہ بابو نے مجھے جھوٹا سمجھا۔
اسکا پلا ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کا سرٹیفکیٹ موجود تھا کہ مین کشمیر جاتا ہون اسی جھلاہٹ
مین مین نے کھول کر بابو صاحب کو دکھلایا تب تو وہ مجھسے جھیپ سے گئے
ورسٹ پٹا کر خواستگار معافی ہوئے۔

رفتہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ خدا خدا کر کے آفت ٹلی۔ دوسری گاڑی پر سوار
ہوئے۔ سوار ہوتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ کوٹ پتلون پہن کر نائٹ کیپ زیب سر
کر لی۔ اس لباس مین گرمی نے بوکھلا دیا پسینے کے شرائٹے چلتے تھے۔ دم گھبراتا تھا
مگر تا کیا نہ کرتا۔ دھڑکا سمایا ہوا تھا کہ کوئی بنگالی سمجھ نہ لے۔ راستہ مین اکثر مقامات
پر طاعونی ڈاکٹرون نے سرسری نگاہ ڈالی مگر وضع قطع دیکھ کر کوئی پاس نہ آیا سارا
دن ریل پر کٹا۔ رات کو خدا خدا کر کے راولپنڈی پہونچا بعض اصحاب کے اصرار
نے وہان سے دو روز تک ٹلنے نہ دیا۔

سرحدی جنگون مین انگریزی فوج یہین آکر جمع ہوتی ہے۔ اول درجے کی چھاؤنی ہے
چھاؤنی کی سڑک قابل رشک ہے۔

لکھنؤ کے چوک۔ اور امین آباد مین اگر ایسی سڑک ہو جائی تو کیا کہنا تھا۔ ایک
جانب گاڑیون۔ بگھیون کے لئے وسیع راستہ۔ دوسری جانب گھوڑے کے سوارون
کے لئے کافی جگہ۔ بیچ مین پیدل کے لئے راستہ۔ یہان کا کمپنی باغ بہت ہی معمولی
ہے۔ ہان سردار سوجان سنگہ کا باغیچہ بہت وسیع اور پر فضا۔ کدھی خوش قطع
دلہن کی طرح سجی ہوئی۔ چمنون مین ہر شہر کے مشہور باغچون کے نمونے بنانے کی
کوشش۔ یہان کا پارک کئی میل کے حلقے مین ہی۔ تیسرے روز علی الصباح تانگے پر روانہ ہوئے وہان سے

برامولا قریب ۵۶ میل ۔ دو روز کا سفر ۔ راستے کی کیفیت لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے خنکی تو راولپنڈی ہی سے شروع ہو گئی تھی ۔ مگر کوہ مری پہونچتے پہونچتے اچھی خاصی ٹھنڈک شروع ہو گئی ۔ راستے مین پہاڑ ۔ پہاڑیان ۔ کھڈ ۔ گھاٹیان ۔ درے ۔ نہرین ۔ نالے ۔ چشمے ۔ جھرنے ۔ پہاڑون پر چیڑ ۔ صنوبر ۔ اور دیودار کے سڈول درخت ایسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ گھنٹون دیکھئے اور وجد کیجئے سامنے اونچی اونچی برف سے لدی ہوئی پہاڑیان ۔ کسی طرف دھوان سا اُوڑ رہا ہے ۔ بادل منڈلا رہے ہین ۔ کسی طرف سورج کی کرنین برف پر مچل رہی ہین ۔ دامن کوہ پر مخملی گھاس اور اسپر رنگ برنگ کے پھولون کا قدرتی قالین ۔ جنگلی گلاب کی جھاڑیان پھولون سے لدی ہوئین ۔ خوشبو کی لپٹین باد نسیم کے ساتھ آ رہی ہین ۔ سرو قدان کوہی تنے ہوئے آن بان سے کھڑے ہین ۔ پہاڑ کے نیچے نیچے دریائے جھیلم پتھرون سے ٹکراتا ۔ درون سے غراتا ہوا ۔ لڑتا ۔ بھڑتا ۔ غل مچاتا ۔ ہا ہا ۔ ہاہا کرتا ہوا چلا جاتا ہے ۔ بس خدا کی قدرت کاملہ یاد آتی ہے ۔ مگر ہائے ۔ انسان اپنی جان کس قدر عزیز سمجھتا ہے ۔ نیچر کے کرشمون کو دیکھ کر محویت تو ضرور طاری ہوتی ہے مگر اپنی جان کا دھڑکا نہین جاتا ۔ ہموار سطح بہت کم ۔ کہین چڑھاؤ کہین اتار ۔ تانگون کے مضبوط تیز گام گھوڑے ہوا سے باتین کرتے چلے جاتے ہین ۔ خدانخواستہ اگر بھڑک اٹھین تو کھڈ مین ہڈی پسلیون کا پتہ نہ چلے ۔ ایک جانب کھڈ ۔ دوسری جانب پہاڑیان ہاتھ پھیلائے سر پر موجود ۔ اگر ایک ٹکرا بھی پھسل پڑے تو وہین کے وہین پس کے رہجائین ۔ ریاست کی جانب سے سڑک کی نگرانی کافی ہے ۔ ہر منزل پر بازار اور ڈاک بنگلے ہین ۔ مگر دو دن تک انسان سہما ہوا چلا جاتا ہے ۔ خوف کے مارے آدھی جان خشک ہو جاتی ہے ۔ اگر مسیحائی کرتی ہے تو وہان کی ہوا ۔ راستے کا تکان معلوم ہی نہین ہوتا ۔

برامولا سے وادی کشمیر کا آغاز ہوتا ہے ۔ یہان کی پہاڑی سے نہایت ہی دلفریب

دلکش منظر معلوم ہوتا ہے۔ شام کا وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ تین طرف عظیم الشان پہاڑوں کی سلسلہ وار بلندی۔ سامنے چھبیس سو فیٹ کی بلندی پر ننگا پربت کی چوٹی۔

کوسوں تک سبزہ زار۔ کہیں کہیں جھنڈ کے جھنڈ درختوں سے جھانکتے ہوئے دیہاتی مکانات۔ جابجا کہیں لمبی چوڑی جھیلوں کی سفیدی جھلکتی ہے۔ کسی جانب ترشح ہوتا ہے۔ کسی طرف گھٹائیں اٹھی ہیں۔ سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں ہر شئے کو سنہری رنگت دینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور دریائے جھیلم سانپ کی کینچل کی طرح ادھر ادھر لہرا رہا ہے یہی وادیٔ کشمیر ہے۔ یہی جائے امید ہے۔ یہیں آکر مریض شفا پاتے ہیں۔ یہیں آکر زاہد جنت کو بھول جاتے ہیں۔ وادیٔ عیش اور دنیا کی جنت اسی کے نام ہیں۔ زندگی سے مایوسوں کو از سر نو زندہ کر دینا اسی کا کام ہے۔

بارہمولا پہونچتے ہی آسمان سے باتیں کرتے سفیدے کے درخت دیکھ کر انسان حیرت میں آجاتا ہے۔ اللہ اللہ۔ درختوں میں کیسی یہ شان۔ یہ دلکش رعنائی یہ درخت لمبا ستون کی طرح بہت ہی بلند چلا جاتا ہے۔ ادھر ادھر کی شاخیں پتلی پتلی ٹہنیاں ہیں جن میں نازک نازک پتیاں۔ اسی کو انگریزی میں پاپلر کہتے ہیں۔ بارہمولا سے سرینگر ۲۱ میل ہے سڑک کے کنارے ڈیڑھ ڈیڑھ گز کے فاصلے پر دو رویہ انھیں درختوں کی قطار یہ شاہ بہار کے جھنڈے ہیں۔ جو کشمیر جنت نظیر کا نقشہ دکھانے کے لئے لہرا رہے ہیں۔ یا سبزہ پوشان بہشت کی صف آرائی ہے جو تھکے ماندے مسافروں کے خیر مقدم کے لئے پندرہ سولہ کوس تک برابر جمائے کھڑے ہیں۔

اگر انھیں درختوں کا لطف دیکھنے کے لئے کشمیر چلا جائے تو ساری محنت وصول ہو جائے۔ سری نگر پہونچتے پہونچتے اور بھی بڑے بڑے سفیدوں کے جھنڈ معلوم ہوتے ہیں۔ گویا یہ فوج کے سردار ہیں۔ جو پیشوائی کے لئے

شہر پناہ تک آئے ہین -
شہر کے اندر پہونچتے ہی اس کی خوشنمائی ظاہر ہوتی ہے - تخت سلیمان اور ہری پربت کی پہاڑیان شہر کی نگران ہین جھیلم کے دونون کنارون پر شہر آباد ہے - دریا بل کھاتا ہوا ناز و انداز سے چلا جاتا ہے - ایک جانب چنار باغ ہے چنار سایہ فضا - باعظمت - سایہ دار درخت شاید ہی کوئی ہو - بعض درختون کے تنون کا دور بیس بیس گز کا ہوتا ہے - درخت کاہے کو اسے عالم نباتات کا پہاڑ کہین تو زیبا چنار درختون کا بادشاہ اور سفیدہ اُس کا وزیر - کشمیر کی سیر کرنے والے کیا انگریز کیا ہندوستانی اس چنار پر جان دیتے ہین - وادی ہو یا شہر جہان جہان چنار کے درخت ہون وہان دس پانچ ہوس بوٹ اور خیمے ضرور نظر آئین گے -
جھیلم کے کنارے کنارے منشی باغ - شیخ باغ - ریزیڈنسی - انگریزون کی قیام گاہ - لال منڈی - ہسپتال - آگے بڑھ کر ہبہ کدل - امیرا کدل - بدکدل پل لگے ہوئے ہم کم اور جھیلون کے لوگ یہان کشتیون پر آیا جایا کرتے ہین - امیرا کدل سے آگے تک تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ اور پل - تین میل تک دریا کے دونون کنارون پر بھی کنارے کنارے ریاست کے شاندار محلات - چار چار پانچ پانچ منزل اونچے لکڑی کے خوشنما مکانات - جھنجھری دار کھڑکیون سے بستان نسیم بدن کی سی آنک جھانکتے چمکتے ہوئے مندرون مین سنہری اور روپہلی کلسون کی جگمگاہٹ - دریا مین سورج کی کرنین اٹھکھیلیان کرتی ہین - بادنسیم سفیدہ اور مجنون کے درختون کو چومتی ہوئی چلی جاتی ہے -
دریا مین مختلف طرح کی کشتیون کی بہار - صاحب لوگون کی سواری کے لئے خوش رنگ سجی ہوئی - پرندی - لری ناؤ - جال داری کشتیان سیر گڈھی کے سامنے صف لگائے ہوئے - جابجا غلہ - لکڑی وغیرہ سے

لدی ہوئی - دار کھوچ اور بہلس لنگر ڈالے ہوئے
ذہب ناؤ پر مختلف اقسام کی ترکاریاں لائے ہوئے - مانجتین -(اہانجی - ملاح) بازار جاتی ہین - کسی نے "مرادی اد" کی صدا لگائی - اور انھون نے ہزارون گالیان سنا دین -

مسافرون کے ہوس بوٹ اور ڈونگے کنارے لگے ہوئے - کسی مین باجا بجتا ہے کسی مین شراب اُڑ رہی ہے - ہوس بوٹ کا ہے کو ہے ایک سجا سجایا نفیس مکان ہے متعدد کمرے ہر ضرورت کے لئے کافی شیشے کی کھڑکیان اور لیڈیون کی جھلمین جنٹلمین کے لئے پورا فرنیچر - ہوس بوٹون - اور ڈونگون سے جھانکتے ہوئے اکثر حسینان کشمیر نظر آتے ہین یہ وہان کیونکر پہونچے اس کا حال تاحال نہین معلوم - معمولی سواری کے لئے شکارے زنازن - ربار سپ ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر جا رہے ہین - سب سے بڑھ کر دلفریب بہار گھاٹون کی ہے - چھوٹے چھوٹے خوبصورت بچے پانی مین کھیل رہے ہین - عورتین طرح طرح کی پھرن پہنے جہلمین کر رہی ہین - کم سن - الھڑ لڑکیان عجب ناز و انداز کے ساتھ بھبوکا سے ہاتھ پاؤن دھو رہی ہین - پانی مین آگ سی لگی ہوئی ہے - ع

رسانده از ادائے شستے شوئے ؛ بہر موجے نوید آبروئے

کوئی عورت جھپ جھپ گھڑے بھر رہی ہے - کوئی گھڑا سر پر رکھے عجیب بانکپن کے ساتھ جا رہی ہے - کوئی بچون کا منھ دھوتی ہے - کوئی برتن صاف کرتی ہے - کوئی ڈنڈے سے پیٹ پیٹ کر کپڑا دھو رہی ہے - کوئی ماتھے پر قشقہ لگا رہی ہے - بڑی بوڑھیان بے تکلف - ہان کم سنون کو نگاہ بھر کے اگر دیکھیے تو ضرور منھ پھیر لیتی ہین - قیامت وہ ڈھاتی ہین جو نقاب مین منھ چھپائے

ہوئے کسی کام کے لئے کھڑی ہین - ع
فغان زپردہ نشینان کہ پردہ دارانند
رنگتین سب کی صاف - گوری چٹی - ناک نقشہ بھی سڈول - مگر عمر بڑھنے سے خوشنمائی جاتی رہتی ہے - ہان کمسنون مین بلا کا جوبن ہے - آنکھین واقعی لاجواب ہین - خوش چشمی کے ساتھ خوش نگاہی بھی ہے - مردست بے تکلف پھرن اتار کر رکھدی اور خالی چیٹ باندھے ہوئے نہا رہے ہین کشتیون کے قریب بانجین اپنے اپنے کام مین مشغول کوئی شالی دہان کوٹ رہی ہے - کوئی چولھا پھونکتی ہے - کوئی دیگچی سے چاء نکال کر بانجیون کو پلا رہی ہے -
کوئی گرم کا ساگ اور بھتا رکھا رہی کھاتی ہے - صورتین تو خداداد ہین - مگر عموماً یہان کے باشندون کی پوشاک بس کثیف و متعفن ہے کہ خدا کی پناہ - پھرن ایک لمبا سا کرتہ ہے جو گردن سے ٹخنون تک لٹکتا ہے - مرد عورت دونون کا یہی لباس - نیچے اور کوئی کپڑا نہین - اُس کو دھلوانا تو یہ لوگ جانتے ہی نہین مکانات بھی نیچی چھتون کے چھوٹے چھوٹے بنائے جاتے ہین - تاکہ سردی مین بہ آسانی گرم ہو سکین - مگر مکانون اور چھتون مین بلا کی گندگی ہے - ایسا گندہ شہر شاید ہی کوئی ہو - ایک چھوٹے سے شاعر مولانا وسیم نگرگرم فرماتے ہین ؎

ہر شخص کے جسم پر پھرن ہے	گویا کہ غلاف زیب تن ہے
کیسا ہے پھرن کثیف و بدبو	گندہ - میلا - غلیظ - آخ تھو
پہنے ہوئے مرد بھی ہین سایا	انگریزون کی ہین مگر وہ آیا
بھدا بدن اور رنگ پھیکا	ماتھے پہ کلنگ کا سا ٹیکا
کنگڑ (انگیٹھی) یہ ہے اُن کا ہاتھ ہر وقت	دوزخ کی ہے آگ ساتھ ہر وقت

تنگ و تاریک ان کے کمرے	کمرے ہین کہ مرغیون کے دڑبے
جائے جو کوئی مکان کے پاس	معلوم ہو کھل گیا ہے سنڈاس

شہر کی دوسری جانب ڈل دروازے ہوکر جھیل کی سیر کیجئے - دروازے پر بعض وقت بہت زور سے پانی آتا ہے - (اسوقت رہا بجی) "پیر دستگیر" کی صدا ئین لگاتے ہوئے جی توڑکر چھپے لگاتے ہین - دروازے کے پار ہوتے ہی جھیل نظر آتی ہے - پانچ میل چوڑی - ڈھائی میل لمبی جھیل - نام ڈل - پانی صاف اور ایسا ملائم کہ ہاتھ لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ریشم کا لچھا ہے بہتے ہوئے کھیت اسی جھیل مین ہین - کھیتون کی چوری یہین ہوتی ہے - بائین جانب ہری پربت کا قلعہ - اور مخدوم شاہ کی زیارت - داہنی جانب تخت سلیمان کی پہاڑی اور شنکر آچارج کا مندر ہے اس پہاڑی سے ڈل کا لطف دیکھنے کے قابل ہے - تین طرف چار چار ہزار فٹ اونچی پہاڑیان - پہاڑون کا دلکش سبزہ جابجا میوہ دار درختون کے باغیچے دامن کوہ مین خوشنما عمارتین بیچوں بیچ مین جھیل - مینار کا آرسی مین آئینہ جڑا ہوا - داہنی جانب اور آگے بڑھ کر گوپکار کی کوٹھیان - میان ڈلو کا مزار - یہ حضرت ایک رئیس زادے تھے جنھون نے لاکھون روپیہ حسینان کشمیر کے لطف مین صرف کیا - ڈل مین خوب گلچھرے اڑائے - جب ٹھکانا کفن کو پاس نہ رہا تو اسی عشرت گاہ کے قریب دامن کوہ مین پڑ کر سو رہے -

آگے چل کر پری محل شاہ جہانگیر کے زمانہ کا بنا ہوا - یہ محل ایسی مناسب بلندی پر واقع ہے اور وہان سے ایسا پیارا پیارا دل لبھانے والا سمان معلوم ہوتا ہے کہ بے اختیار جی چاہتا ہے کہ یہین عمر بسر کیجئے - مگر افسوس کہ ویران پڑا ہے - انسانون نے تو چھوڑ دیا - اسی لئے اب وہان جنات

کی آبادی ہے وہان سے تھوڑے فاصلے پر چشمہ شاہی دومنزلہ نفیس عمارت چشمہ کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ ہاضم ایسا کہ دن مین چار بار کھائیے سب ہضم۔ گرد ونواح کے دہاتون مین انگور بکثرت۔ دو میل بعد نشاط باغ بالکل جھیل کے کنارے۔ شاہ جہانگیر کا آراستہ کیا ہوا۔ باغ اور فوارون کی بہار قابل دید۔

خاص عمارت کے چارون طرف ہوادار بارہ دریان۔ بیچ مین کھلی ہوئی چھت۔ صحن مین مینہ کی ننھی ننھی پھوارین پڑتی ہین۔ اور ادھر ادھر بارہ دریون مین بہشت کا مزہ آتا ہے۔ دو میل اور جاکر شالامار باغ یہ مقام واقعی نمونہ بہشت ہے اور کیون نہ ہو۔ جہانگیر نے نورجہان بیگم کے خوش کرنے کے لئے بنایا تھا۔ ہاے وہ کیا زمانہ ہوگا جب حوضون اور نہرون کے کنارے کنارے چبوترون پر پریخانِ چمن بر کا مجمع ہوگا۔ ٹھمریان اڑتی ہون گی۔ بائین کی آنکھ دلون کو ہلا ہلا دیتی ہوگی۔ رم جھم مینہ برستا ہوگا۔ اور جھولون پر لمبے پینگ لئے جاتے ہون گے پکے ہوئے میوون کے گیند اچھلتے ہون گے اور حوضون مین کود کود کر بیگمات موجین اڑاتی ہون گی۔

ایک میل اور جائیے۔ یہ لیجئے نسیم باغ آگیا۔ چنار کے بڑے بڑے سیکڑون درخت۔ زمین پر گھاس کا مخملی فرش۔ جیسے نسترن کی گلکاری۔ موقع ایسا مناسب ہے کہ ہر وقت باد نسیم چلتی رہتی ہے اخاہ! یہ سامنے آگ کیسی لگی ہے؟ اور ہٹ کر دیکھئے۔

نہین نہین۔ سرخ بانات کا فرش کئی میل تک ہے۔ ہانجی بولا نہین حضور۔ گل لالہ ہے۔ عمر کا وہ دن یاد رہیگا جب یہ منظر دیکھا۔ سنا کرتے تھے کہ گل لالہ کھلا ہوا ہے مگر دیکھا ایسا ان آکر۔ اب تو سادہ تھک گیا۔ پھر کبھی۔ فی الحال ص

صبح در باغِ نشاط و شام در باغ نسیم
شالہ مار و لالہ زار و سیر کشمیر است بس

ورناگ کشمیر

نور جہان بیگم! نور جہان بیگم! ؎

زبان پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

نور جہان کی شوخی - طبیعت داری - تمکنت - اسی سے ظاہر ہے کہ عورتون کے میلے مین جہانگیر نے اُس سے دو کبوتر خریدے - اور کہا کہ پلٹ کر لے لین گے - اتفاقاً ایک کبوتر اُڑ گیا - جب پلٹ کر آئے - تو بگڑے کہ ایک کبوتر کیا ہوا - نور جہان بولی - اُڑ گیا - وہ بولے کیونکر اُڑ گیا - نور جہان نے دوسرا کبوتر بھی ہاتھ سے چھوڑ کر اُڑا دیا - اور کہا کہ "یون اُڑ گیا" ہائے اس بانکپن - اس شوخی پر کون ایسا تھا جو مجنون نہ ہو جاتا - اس مین شک نہین کہ قدرت نے پورے طور پر نور جہان کو دولت حسن وادا سے مالا مال کر دیا تھا - مگر نور جہان کی تمکنت اس بات کو کب گوارا کرتی کہ کسی کا احسان رکھے - اُس نے بھی جہان کہین نیچر کا حسن دیکھا - وہان مصنوعی عمارتون سالا ابو - باغچون - اور آبشارون سے اسے دوبالا کر دیا - اس کا ایک اعلےٰ نمونہ ورناگ ہے - جہان سے دریائے جھیلم نکلتا ہے - جہانگیر کا تو نام ہی نام تھا - مگر کشمیر کو انسانون کے لئے جنت نظیر بنایا تو نور جہان نے - وہان نام کے لئے یہ تاریخ پتھر پر اسنے کندہ کرائی - ؎

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ ٭ این بنا سر کشید بر افلاک
بانی عقل یافت تاریخش ٭ قصر آباد چشمۂ ورناگ

غالباً اس عمارت کی تکمیل شاہجہان کے زمانے مین ہوئی اور اسی وجہ سے کسی نے کیا خوب تاریخ لکھی۔ ؎

حیدر بحکم شاہ جہان بادشاہ دہر ٭ شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوئے
این جوئے دادہ است ز جوئے بہشت یاد ٭ زین آبشار یافتہ کشمیر آبروئے
تاریخ جوئے اب بگفتہ سروش غیب ٭ از چشمۂ بہشت برون آمدست جوئے

شام کا وقت۔ ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار ہوا۔ جنگلی پھولون کی بھینی بھینی خوشبو۔ سامنے پہاڑی پر چیڑ اور دیودار کے درخت سرو صنوبر کی طرح سڈول۔ اور خوشنما نیچے سے اوپر تک سلسلے کے ساتھ اُگے ہوئے داد خوش ادائی دے رہے ہین گھٹنون گھٹنے اور واہ واہ کیجئے۔ چوٹیون پر درخت معشوقون کیطرح تنے ہوئے پرا جمائے کھڑے ہین دور سے معلوم ہوتا ہے کہ پہرے والے جوان نگہبانی کر رہے ہین۔ وہ بادل نمودار ہوئے ادھر دھوان سا اُٹھنے لگا ادھر دھوان سا منڈلانے لگا۔ ایک جانب درختون کے سائے سے ملجل کر کالی کالی گھنگھور گھٹا چھا گئی۔ دوسری جانب سفید گھیردار بادل اُمنڈ آئے۔ ہوا جو سنکی تو بادل ادھر اُدھر پھیل گئے۔ نیچے رنگ کچھ اور ہلکا ہو گیا۔ اور ٹپ ٹپ بوندین پڑنے لگین۔ چرواہے نے سیٹی بجائی کتے نے مویشیون کو ادھر ادھر سے گھیر کر یکجا کر دیا۔ گائین اور بھیڑین نیچے اُترنے لگین۔

اسی پہاڑی کے نیچے چشمہ۔ چشمہ کے چارون طرف کوئی سو فیٹ لمبا اور اسیقدر چوڑا ہشت گوشہ تالاب۔ تالاب کے چارون طرف کنارے کنارے سبزے کا حاشیہ۔ اُس کے بعد گھومنے پھرنے کے لئے پتھر کا چبوترہ۔ پھر سبزے کی گوٹ پھر چوطرفہ وسیع اور شاندار کمرے۔ تالاب کا پانی صاف شفاف۔ آسمان کا عکس

ظاہر ۔ پہاری بوٹون کا عکس نمودار ۔ بیشمار مچھلیان تیر رہی ہین ۔ جوار کے لائے پھینکیے اور لطف دیکھئے ۔ مچھلیان ایک پر ایک ٹوٹی پڑتی ہین ۔ پانی سے بالشت بھر اوپر ترپڑ کرتی ۔ ایک دوسرے سے لڑتی ہوئی لائے کھا رہی ہین ۔ کچھ خوف تو ہے نہین ۔ ہندوون نے اسے نیل کنٹھ مہادیو کا چشمہ قرار دیا ہے پھر بھلا کسکی مجال جو ان متبرک مچھلیون کو پکڑے ۔ ان مچھلیون سے زیادہ حریص پنڈت جی مہاراج پگیا باندھے قشقہ لگائے بھرن پہنے ہاتھ مین پھول اور اخروٹ لئے زبردستی دے رہے ہین کہ یہ پرشاد ہے ضرور لیجئے ۔ مہادیو جی نے ترسول مارا تب یہ چشمہ پاتال لوک سے نکلا ۔ اس کا ثبوت کیا ۔ ثبوت کیون نہین ہے فارسی تاریخ مین لکھا ہے کہ یہ چشمہ بہشت سے نکلا ہے جو مسلمانون کا بہشت وہی ہندوون کا پاتال لوک ۔ اس سے بڑھ کر معقول دلیل کیا ہو سکتی ہے ۔

تالاب سے پختہ نہر دور تک بنی ہوئی ۔ نہر کے اختتام پر آٹھ دس گز نشیب مین پانی ہاہاہا کرتا ہوا گرتا ہے ۔ جھاگ اٹھتی ہے چھینٹین اڑتی ہین ۔ اس آبشار مین وہ لطف آتا ہے کہ گھنٹون دیکھا کیجئے اور طبیعت سیر نہ ہو ۔ نہر پر جا بجا مکانات بنے ہوئے ۔ ان مکانون کے رہنے والون کو بہشت کا مزہ ملتا ہے ادھر چشمہ کوثر روان ۔ اُدھر منہ بڑھایا اور پکے ہوئے میوے منہ مین آ گئے ۔ حسینان کشمیر ادھر اُدھر گھاس کاٹتی ہین یا مویشیان چرا رہی ہین ۔ آپس والیون سے دو گال ہنس بول بھی لیتی ہین ۔ طوبے کی جگہ چنار کا عظیم الشان سایہ دار درخت دربانی کے لئے پنڈت جی مہاراج ۔

چارون طرف جہان تک نگاہ دوڑایئے بڑے بڑے پہاڑ اور سبزہ زار بے شمار نہرین ۔ نالے چشمے ۔ دریائے برنگی ادھر بہہ رہا ہے ۔ جہیلم نے بھی ہاتھ پاؤن نکالے ہین ۔

درختون مین گوندنی کی طرح میوے لدے ہوئے ۔ سیب نریل ۔ ناشپاتی گوشہ بگو ۔ انگور ۔ شہتوت ۔ خوبانی ۔ گردآلو ۔ آلوچہ ۔ گیلاس ۔ اخروٹ باڑی بہی ۔ اڑو ۔ اور خدا جانے ۔ کون کون میوے ۔ سفیدے کے درخت بکثرت ۔ جدھر دیکھیے جھنڈ کے جھنڈ آسمان سے باتین کر رہے ہین ۔

بید مجنون کی انوکھی آن بان سے لہرا رہا ہے ۔ نسرین و نسترن کی خوشبو اور باد نسیم کے جھونکون نے کشمیریون کو مست کر دیا ۔ اور وہ لگے آلاپنے ۔

"دور ری جانبی مرے سور گرتھم دلبرے ۔"
(دور رہنے سے تیرے مرتا ہون راکھ کر دیا ہے اے دلبر)

دوسری طرف کسی نے تان لگائی ۔

"بوئین کر عرض بار صاحبیتے ۔ بوئین اسس میو دکو نو درام"
(چنار کرتا ہے عرض درگاہِ خدا سے ۔ چنار ہون مجکو میوہ کیون ندیا)

جن کو کام کاج ہے وہ پلہرد (گھاس کا بنا ہوا جوتا) پہنے جا رہے ہین ۔ خدا بخشتے کشمیری ہین بڑے غریب ۔ کھانے کو اُن کی قسمت مین صرف کرم کا ساگ ۔ اور شالی (چاول) لکھا ہے ۔ اور دنیا کی کوئی نعمت انکی تقدیر مین نہین ۔ ہان چاء کے عاشق ہین ۔ مگر کھانیوالے بھی قیامت کے ہین ۔ رات دن مین سات آٹھ مرتبہ کھاتے ہین اور پیٹ بھر بھر کے مگر وہی ساگ ۔ اور بھتا ۔ تازہ کھانا خوشگوار نہین ۔ باسی نہ کھائین تو طبیعت سیر ہو پھر ہضم کیونکر ہوتا ہے ۔ رات دن کنگڑی پیٹ سے لگی رہتی ہے ۔ اسی کی گرمی کھانا ہضم کرتی ہے ۔ مگر وہی گرمی انکو نکما اور بودا بنا دیتی ہے ایک بھی کشمیری ایسا نہ ملا جس کی جیبوں مین ہیکڑی پن ہو ۔ بھیک منگے بھی بلا کے ہین ۔ بات بات پر بخشیش کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ۔ مہمان نوازی سے ناواقف ۔ بے پیسہ کوئی کام نہ کرے گا ۔ ایک کشمیری مسافر دھوپ مین جا رہا تھا ۔ دوسرے نے کہا میاں مسافر درختون کے سائے سائے چلو کہ دھوپ کی تکلیف نہ ہو ۔

کشمیری مسافر بولا کہ اگر سایہ سایہ چلون تو کیا دگے۔
انگریز سیاحون کے آنے سے یہ لوگ روپیہ کمانے مین اور بھی ہوشیار ہو گئے کشمیری حسن کے دلدادہ انگریز یہان خوب لٹتے ہین۔ پھٹا پرانا کوٹ پتلون پہنے ہوے بیرنگ واپس جاتے ہین۔ شاید انھین باتون کی طرف اشارہ کرکے بی عیشی اور راجونے سری نگر مین چیخ چیخ کر یہ ٹھمٹا گایا تھا۔
"چھری نہین۔ کاٹتا نہین۔ ہاتھ سے روٹی کھا بو بی بی۔ ہاتھ سے روٹی کھابو۔۔"
یہان کی شادابی اور زرخیزی تو ضرب المثل ہے۔ مگر عورتین بھی بلا کی بچہ کش ہین شاید ہی کوئی کمبخت سال ناغہ جاتا ہو ورنہ ہر سال ایک بچہ گرڈھ لیتی ہین۔ جس عورت کو دیکھئے بچون سے گھری ہوئی۔ دو چھاتیون سے لگے ہوے دو کندھون پر۔ دو گھٹنون کے پاس۔ دو ایک دہنے بائین۔
زمین کی شادابی کا کیا کہنا۔ دامن کوہ پر سبزے کی کثرت دیکھئے۔ پھر طرح طرح کے پودے۔ رنگ برنگ ہزارون قسم کے پھول۔
۵

صبا مست افتادہ در سبزہ زار ۔۔۔ سر سبزہ ہا در کنار بہار
زبوئے بنفشہ سرے بر قدم ۔۔۔ بہار گل عنبرش ہر قدم
زہر سبز گلفنے چتر طاؤسیے ۔۔۔ زہر غنچہ تاج کاؤسیے
زشوق تماشائے گلہائے تر ۔۔۔ بہ نظارہ ہردم نظر تشنہ تر

(از اودھ پنچ)

عورتون کا حسن

بہت سی عورتین اپنے حسن کے غرور مین زمین پر پانون نہین رکھتین ۔سمجھتی ہین کہ جدھر چمک کر نکلجائین گے ۔اسی طرف ان کے نور حسن کی موجون مین لوگون کے ہوش و حواس ڈوب جائین گے۔
وہ خیال کرتی ہین کہ ان کے حسن کی آندھی جس طرف جاتی ہے اسی طرف سب لوگون کے صبر کے چھپر اڑ جاتے ہین ۔ ایمان کے مکانات گر جاتے ہین ۔ جس وقت ان کے بحر حسن کی موجین اٹھتی ہین ۔ اسوقت مردون کے افعال کے جہاز ۔ان کے ایمان کی کشتی ۔عقل کی ڈونگی غرقاب ہو جاتی ہین ۔ لطف تو یہ ہے کہ یہ خیال صرف ان عورتون ہی کا نہین جو نشۂ حسن مین چور ہین بلکہ مرد بھی جسوقت عورتون کی خوبصورتی پر ریجھ کر محو ہو جاتے ہین ۔ اور ان کی تعریف شروع کرتے ہین اسوقت ایسی ایسی باتین کہتے ہین کہ سنکر اچنبھا ہوتا ہے ۔ اسوقت لوگ عورتون سے تشبیہ دینے کے لئے آسمان کے نورانی اجرام اور زمین کے پہاڑون چرندون پرندون ۔کیڑے مکوڑون اور درختون مین کشمکش پیدا کر دیتے اور انکو ذلیل کر ڈالتے ہین ۔کسی حسینہ کے چہرے کی تشبیہ کے لئے ماہ کامل کو مدعو کرتے ہین پھر یہ کہکر کہ اس کے منہ مین سیاہ جھائیان ہین اُسے واپس کر دیتے ہین غریب چاند اپنی بدنامی لے کر رات بھر تو اپنا کام کرتا ہے ۔مگر صبح ہوتے ہی بھاگ جاتا ہے ۔
کسی جمیلہ خوب رو کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیکھ کر کہتے ہین کہ اُسمین

نکلتے ہوئے سورج سے زیادہ رونق ہے۔ سورج دیوتا غصہ ہو کر زمین کو جلاتے ہوئے چل دیتے ہین۔ کسی پری چہرہ۔ نازک لب کی ہنسی دیکھ کر ان کو کھلے ہوئے کنول پر سورج کے کرنون کی چمک یا شگفتہ نیلوفر پر چاند کی شعاعون کا ناچ بھلا نہین معلوم ہوتا۔ اسیوجہ سے کنول اور نیلوفر کیڑے مکوڑون کے قبضے مین رہتے ہین۔

کسی کامنی کے گلے کا ہار دیکھ کر آسمان کے تارے ان کی نگاہون مین نہین جچتے کیا تعجب ہے کہ لوگ علم نجوم چھوڑ کر ستارون کا کام سیکھنے لگین۔ وہ لوگ حسینانِ خوش اندام کے جسم کی جنبش دیکھ کر چاندنی رات مین نرم نرم پتون کا مزے سے ہلنا۔ یا سمندر کی لہرون پر چاند کی کرنون کا کھیلنا پسند نہین کرتے۔ اور جب وہ کسی پری پیکر کی آنکھین دیکھ لیتے ہین تو دکن کی ہوا سے ہلتے ہوئے گل نیلوفر پر کیا منحصر ہے دنیا کی ساری چیزین انکی نظرون سے گر جاتی ہین۔

بہر حال ان زن پرستون مین تشبیہ دینے کی جو قابلیت ہے اُس کی تعریف ضرور کرنی چاہیئے۔ اگر آنکھ دیکھ لی تو پرندون مین کھنجن اور چکور۔ دریائی جانورون مین گری اور سہو مچھلی۔ نباتات مین کنول اور نیلوفر۔ بیجان اشیا مین آسمان کے تارون سے تشبیہ دینے کے لئے تیار ہین۔ ایک چاند اسکو کبھی چہرے سے کبھی پاؤن کے ناخن سے ملاتے ہین۔ سینے کے لئے کبھی آسمان کی چوٹی۔ کبھی کنول کے اندرونی حصے کا ذکر ہے۔ جب اس سے بھی سیری نہین ہوتی تو انار۔ قدم کا پھل۔ ہاتھی کی مستک کو تشبیہ کے لئے گھسیٹتے ہین۔ چال کی تعریف مین دریا کے ہنس اور زمین کے ہاتھی سے مشابہت دیتے ہین۔ ان کو ان دونون مین کوئی فرق ہی نہین معلوم ہوتا۔ دونون کی رفتار عورتون کی چال ڈھال سے مشابہ سمجھتے ہین۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ ایسے ویسے ہاتھی سے سروکار نہین بلکہ جو ہاتھی سب ہاتھیون کا راجہ ہو اُس سے

تشبیہ دیتے ہین۔ ہاتھی ہین شباب خرامی اور ڈیل ڈول کو سنبھال کے چلنے کے علاوہ تیز رفتاری بھی تو ہے۔ وہ ایک دن مین جتنی دور جا سکتا ہے گھوڑا یا اور کوئی جانور نہین جا سکتا۔ پس جسکو دور دراز مقام تک جانا ہو وہ اسی عورت کی پیٹھ پر کیون نہین سوار ہو لیتا۔ جو ہاتھی کی سی چال چلتی ہے۔ کیا خوب ہو کہ جسطرف ریل نہین ہے اُس طرف چُن چُن کر ایسی عورتون کی ڈاک بٹھا دی جائے

مین بھی ایک زمانے مین عورتون کے حُسن پر مفتون ہو کر ایسے شاعرون کے گروہ مین شامل تھا۔ مجھے بھی ساری دنیا مین عورتون سے زیادہ کوئی چیز بھلی نہ معلوم ہوتی تھی۔ چمپا۔ کنول۔ گلاب۔ کسی پھول کی خوبصورتی عورتون کے حُسن کے سامنے کچھ نہ تھی۔ حسینہ گل اندام کے روبرو پھولون سے بھرا ہوا باغیچہ ماند تھا مگر اب وہ خیالات مٹ گئے۔ اب مجھے ہوش آگیا۔ عورتون نے مردون کے پھانسنے کے لئے جو جال بچھا رکھا ہے مین اُسکو توڑ کر بھاگ نکلا۔

مچھلی پکڑنے کے جال سے جسطرح کوئی بڑی مچھلی جال توڑ کر نکل جاتی ہے۔ مکڑی کے جال سے جسطرح کوئی بڑا کیڑا نکل جاتا ہے اسیطرح مین بھی نکل آیا جس طرح کوئی زوردار شریر جانور رسیان توڑ کر بھاگتا ہے اسیطرح مین بھی توڑ کر بھاگا۔ یہ سب افیون کھانے کا پھل ہے۔ اے افیون کی دیوی تمھاری ڈبیا سلامت رہے۔ تم ہر سال سونے کے جہاز پر چڑھ کر ملک چین مین لوجا کی چیزین کھانے جاؤ۔ جاپان۔ سائبیریا۔ یورپ۔ امریکہ۔ ہر ملک مین تمھارا راج پاٹ ہو۔ مجھے اپنے قدمون سے الگ نہ کرنا۔ تمھاری عنایت سے مین اِس وقت دو چار باتین اور لوگون کی بھلائی کے لئے بیان کرونگا میری باتین سُنکر عورتین تو عورتین۔ بہت سے مرد بھی مجھے پاگل کہین گے

کہنے دو۔ ہرج ہی کیا ہے۔ جو نئی بات کہتا ہے اُسی کو لوگ پاگل کہتے ہین۔ گلیلیو نے کہا کہ زمین گھومتی ہے یہ سنکر اٹلی کے علما و شرفا ہنس دیئے۔ اپنے دلون مین سمجھے کہ گلیلیو عقل سے معذور ہو گیا۔ زمانہ گذر تا گیا۔ اب اٹلی کے علما و شرفا زمین کو گھومتا ہوا سنکر نہین ہنستے۔ گلیلیو کو اب پاگل نہین سمجھتے۔

ہر شخص کا خیال ہے کہ حسن مین درجۂ اعلیٰ عورتون کو حاصل ہے۔ علم عقل اور قوت مین مردون کو فضیلت دیتے ہین۔ مگر حسن کا سہرا عورتون ہی کے سر رہتا ہے۔

میرے نزدیک یہ عین خطا ہے۔ مین نے خود دیکھا ہے کہ بہ نسبت عورتون کے مردون مین حسن کہین زیادہ ہے۔ اے حسن کی متوالی عورتو۔ اپنی خشم آلود نگاہون سے زہر برسا کر مجھے ہلاک نہ کرنا۔ اپنے سانپ کو شرمانے والی چوٹی سے باندھکر مجھے قید نہ کرنا۔ اپنے ابرون کی کمان سے نکلے تیر چلا کر میری جان نہ لینا۔ بات یہ ہے کہ تمھاری برائی کرتے ہوے جی ڈرتا ہے۔ موقع پا کر اگر تم اپنی نتھ کا حلقہ پھیلا دو تو بڑے بڑے ہاتھی پھنس کر جھولنے لگین۔ مین بیچارا کس قطار مین ہون۔ اگر تمھاری نتھ کا لٹکن گر پڑے تو بہت سے مردون کا خون ہو سکتا ہے۔ اگر تمھارے چندرہار کا ایک چاند ٹوٹ کر کسی مرد پر گر پڑے تو اُس کے ہاتھ پاؤن ٹوٹ سکتے ہین۔ خدا کے لئے تم مجھ پر غصہ نہ کرنا۔ اور اے عورتون کے عاشق۔ تشبیہون کے دلدادہ شاعرو۔ تم بھی اس خیال سے میری جان نہ مارنا کہ مین تمھاری پرستش کرنے کی مورت کو توڑنے والا ہون۔ مین ثابت کر دون گا کہ تم لوگ بیجا طور پر بت پرست ہو۔ تم شاہد حقیقی کو چھوڑ کر ایک ذلیل مورت کی پوجا کرتے ہو۔ جسکے بال خود ہی خوشنما ہین۔ وہ مصنوعی بال استعمال نہین کرتا۔ جس کے صاف شفاف دانت یون ہی موجود ہین۔ وہ بنے ہوئے

دانت نہین لگاتا جس کے چہرے کا رنگ یون ہی مردم فریب ہے - اُسکو پوڈر سے چہرے کی چمک بڑھانے کی حاجت نہین جس کو خدا نے صحیح و سلامت آنکھین دی ہین وہ عینک کی مدد نہین لیتا - جس کے پاؤن ہین وہ کاٹھ کے پانون استعمال نہین کرتا - اسی طور سے جس کے پاس جو چیز موجود ہوتی ہے وہ اُس کا خواہشمند نہین ہوتا - ہان جو یہ سمجھتا ہے کہ نیچر نے اس کو کسی عمدہ چیز سے محروم کیا ہی وہی کمی کے پورا کرنے کی فکر کرتا ہے - یہی باتین دیکھ سُنکر مین نے یہ راے قایم کی ہے کہ عورتون مین حُسن بہت کم ہے - وہ ہمیشہ اپنی خوبصورتی بڑھانے کی فکر مین رہتی ہین - ہمیشہ اسی خیال مین محو ہین کہ کسی ترکیب سے اپنا جوبن دکھلائین ہمیشہ یہی فکر اور یہی کوشش ہے کہ کہین عمدہ طور سے زیور کی چیزین ہاتھ لگین - زیور ہی ان کے لیے ہوتا ہے - زیور ہی کا دھیان ہے - زیور ہی کی ہر وقت دھن ہے - جس کو اپنا بناؤ سنگار کی اتنی فکر ہو اس کو ہرگز قدرتی طور پر حسین نہین خیال کر سکتے - جن کی ناک خوبصورت نہین وہی نتھ کے حلقہ مین لٹکن کے جگنا تھ کو جھلاتی ہے - جس کے کان اچھے نہین وہی ڈھاکے کے بنے ہوے جھمکے کرن پھول وغیرہ کانون مین لٹکائے پھرتی ہے - جس کا سینہ اُبھرا ہوا نہین ہے وہی بچلڑی کی رسیان گلے مین ڈالتی ہے جو بغیر زیور کے اپنے تئین حسینہ سمجھے گی وہ اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے کیون راضی ہو گی - مرد کو زیور کی پروا نہین - مگر عورتین بغیر زیور کے انسانون کے مجمع مین منھ دکھاتے ہوے شرماتی ہین -

پس خود انھین کی حرکتون سے معلوم ہو گیا کہ بہ نسبت ان کے مردون مین حسن زیادہ ہے - نیچر کو اگر غور سے دیکھئے تو یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے - جس چاند کو دیکھ کر قوس قزح شرمائے اس طرح کے بہت سے چاند ہوز کے پرون مین ہین نہ کہ ہورنی مین - جن ایال سے شیر کی رونق ہے وہ شیرنی مین نہین

جو جوبن سانڈ کے جسم میں ہے ۔ گائے میں کہاں ۔ مُرغ کے تاج میں جو حُسن ہے مرغی میں نہیں ۔ اسی طور پر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنے اعلیٰ درجے کے جانور ہیں سب میں بہ نسبت مادہ کے نر زیادہ خوبصورت ہوتا ہے ۔ یہ امر قابل یقین نہیں کہ پروردگار عالم نے انسانوں میں اس قاعدے کو الٹ دیا ہو ۔ بدّیا سندر ایک قصہ ہے جس میں عورت کا نام بدیا اور مرد کا نام سندر رکھا تھا ۔ اس کتاب کے مصنف کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے کیا اسی وجہ سے تم نے عاشق کا نام سندر رکھا تھا ۔ کیا تمنے بھی سمجھ لیا تھا کہ عورت کیسی ہی لائق کیوں نہ ہو مگر حسن اور عقل میں مرد کے سامنے ہاری مان جائیگی حُسن کی بہار جوانی بھر ہے ۔ مگر اے جوبن کی متوالیو ۔ تمہارا جوبن کتنے دنوں رہتا ہے ۔ سمندر کے جوار بھاٹے کی طرح آتے ہی آتے چلا جاتا ہے ۔ تھوڑے ہی دنوں میں تمہارا جسم ڈھیلا ڈھالا ہو جاتا ہے ۔ ؟ چالیس پچاس برس کی عمر تک جو حالت مردوں کی رہتی ہے ۔ وہ حالت تمہاری بیس پچیس برس کی عمر تک بھی نہیں رہتی ۔ تمہارے حُسن کو ایسا ہی قیام ہے جیسے بجلی یا قوس قزح کو ۔ بس تھوڑی دیر میں کچھ نہ تھا ۔ جو عورتوں کے حُسن پر مفتون ہیں ۔ مجھے اُنکی تکلیفوں کا خیال اُسوقت آتا ہے ۔ جب میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھتا ہوں ۔ مجھے اس بات کی بڑی تکلیف رہتی ہے کہ کھانا پتے پر ڈالتے ہی ڈالتے ٹھنڈا ہو جاتا ہے ۔ عورتوں کا جوبن بھی موٹے چاولوں کا بھات ہے ۔ محبت کے پتے پر آتے ہی آتے ٹھنڈا ہو جاتا ہے ۔ پھر بھلا اُسکو کون کھا سکتا ہے ۔ تب کو ہونا یہ ہے کہ بناؤ سنگار کی چٹنی میں خاطر داری کا نمک ڈالتے ہیں اور اس کے سہارے تھوڑا بہت نگل لیتے ہیں ۔ اے حُسن پر مغرور عورتو ! سچ کہنا ۔ کیا تمہارے حُسن کی اسیوجہ سے اتنی خاطر ہوتی ہے کہ اُسکو زیادہ قیام نہیں ۔ کیا مرد اسی لئے تمہارے حُسن پر مفتون ہو جاتے ہیں کہ ان کو ہر وقت یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں دیکھتے ہی دیکھتے غائب نہ ہو جائے ۔ کیا تمہارا جوبن اسی لئے تھا کہ وہ اس طور پر

چل دیتا ہے کہ کسی کو کانون کان خبر نہین ہوتی۔ صرف یہی بات نہین بلکہ اور بھی وجوہ ہین۔ جن سے عورتون کا حسن مرغوب ہو گیا۔ جن لائق لوگون کا کلام مقبول عوام ہوا ہے وہ سب مرد تھے اسی لئے انھون نے عورتون کی تعریف کرنے مین اپنی ذاتی محبت کو بھی صرف کیا۔ جب محبت ہوئی تو اس مین اچھے برے کی تمیز کہان وہ اپنی آنکھون مین محبت کا سرمہ لگاکر عورتون کو دیکھتے تھے۔ پھر بھلا بہ نسبت مردونکے عورتون کو حسین کیون نہ خیال کرتے۔

اے محبت کے دیوتا۔ مغربی شاعرون نے تمکو اندھا بیان کیا ہے۔ یہ بات جھوٹ نہین۔ تمھاری بدولت جو جس کو چاہتا ہے اس مین کوئی عیب نہین دیکھتا۔ بدنما سی بدنما عورت بھی آنکھون کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ دلخراشش آواز مین شیرینی پیدا ہوتی ہے۔ ہوا مین خوشنما بیلون کے آہستہ آہستہ ہلنے سے زیادہ کسی چڑیل کے جسم کی جنبش بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اسی لئے ملک چین مین چپٹی ناک پسند ہے اسی لئے ولایت مین رنگین بال اور بلی کی سی آنکھین مرغوب ہین۔ اسی لئے حبش مین موٹے ہونٹون کی قدر ہے۔ اسی لئے بنگالے مین جسم پر کالے گودنے اور دانتون مین کالی مستی کی خاطر ہے۔ اسی لئے مردون مین عورتون کا حسن مطبوع ہے۔ گو عورتین اپنے خیالات اور دلی جذبات کو زبان پر لانے مین بہت کچھ پس و پیش کرتی ہین۔ تب بھی ان کے افعال سے ان کا دلی منشا ظاہر ہو جاتا ہے۔

اکثر لوگون نے دیکھا ہوگا کہ عورتین ایک دوسرے کی تعریف نہین کرتین۔ اگر مردون کی تعریف کبھی کبھی ان کے منھ سے نکل ہی جاتی ہے۔ اس سے کیا یہ مترشح نہین ہوتا کہ دل ہی دل مین وہ مردانہ حسن کی معترف ضرور ہین۔ حسن حسن کی پکارتے عورتون کو تباہ کردیا۔ سب یہی سمجھنے لگین کہ ان کا جو کچھ سرمایہ ہے حسن ہی ہے اور ان کے پاس سوا حسن کے اور کچھ بھی نہین۔ اسی سے لئے

عورتین جس چیز کی خواہش کرتی ہین مرد اسی شئے کو حسن ہی کے عوض مین دینا چاہتے ہین - اسیوجہ سے انسانون مین کسبیون کا گروہ پیدا ہو گیا - اسیوجہ سے بیچاری گھر گرستون کو غلامی نصیب ہوئی -

عورتون مین جو کچھ قوت ہے وہ حسن کی - دنیا کے سمندر سے پار ہونے کیلئے عورتون کے لئے حسن ہی ان کا جہاز ہے - مین ایسی باتین سننا نہین چاہتا بہت دنون سن چکا سنتے سنتے کان بھر گئے - زیادہ نہین سن سکتا ہین سننا چاہتا ہون کہ عورتون مین حسن سے سوگنی ہزار گنی لاکھ گنی خوبیان خوش اطواری کی ہین مین سننا چاہتا ہون کہ وہ صبر عفت اور محبت کی مورتین ہین جن لوگون نے دیکھا ہے کہ عورتین کسی اپنے عزیز کی علالت مین کس کس طرح پر خدمت اور تیمار داری کرتی ہین - اُن کو عورتون کے صبر و استقلال دیکھنے کا موقع ملا ہے جن لوگون نے دیکھا ہے کہ عورتین اپنے شوہر یا لڑکے کے لیے جان دیدیتی ہین ایمان اور عصمت کی خاطر سے دنیا پر لات ماردیتی ہین وہ کچھ کچھ اس بات کو سمجھ سکتے ہین کہ عورتون کے دل مین محبت اور ایمانداری کہانتک ہے جسوقت مین اعلیٰ درجے کی عورتون کا خیال کرتا ہون اسوقت میری نظر کے سامنے ستی کے جان دینے کا سمان پھر جاتا ہے مین دیکھتا ہون کہ نعشین جلانے کے لئے لکڑیان جل رہی ہین جلتی ہوئی آگ مین ستی اپنے شوہر کے قدمون کو گود مین لئے ہوئے بیٹھی ہے - آگ رفتہ رفتہ پھیلتی جاتی ہے - جسم کے ایک حصہ کو جلا کر دوسرے حصے مین لگا لگاتی ہے مگر وہ ستی اپنے شوہر کے جلے ہوئے قدمون کا خیال دل سے دور نہین کرتی - کبھی کبھی ہری بول زبان سے نکالتی ہے - یا آسمان کی طرف آنکھ اٹھاتی ہے - اپنی جسمانی تکلیف کو کسی طور پر ظاہر نہین ہونے دیتی چہرے پر برابر بحالی موجود ہے رفتہ رفتہ آگ کے شعلے اور بھڑکے - اُس ستی نے جان گنوائی